چادرِ زہراؓ کا سایہ ہے ترے سر پر نصیرؔ!
فیضِ نسبت دیکھئے، نسبت بھی زہرائی ملی

فیضِ نسبت

مجموعۂ مناقِب

از

پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

باایماءورضا

پیر سیّد غلام نظام الدّین جامیؔ گیلانی قادری
سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف، E-11 اسلام آباد (پاکستان)

چادرِ زہراؓ کا سایہ ہے ترے سر پر نصیرؔ!
فیضِ نسبت دیکھیے، نسبت بھی زہرائی ملی

فیضِ نسبت

مجموعۂ مناقِب

از

پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

با ایماءٔ و رضا

پیر سیّد غلام نظام الدین جامیؔ گیلانی قادری

سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف، E-11 اسلام آباد (پاکستان)

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ ہیں ©

نام کتاب : فیضِ نسبت

نام مصنّف : علّامہ پیر سیّد نصیر الدّین نصیر گولڑوی

اشاعت : بارِ پنجم

تعداد : 2000

کمپوزنگ : افتخار احمد گولڑہ شریف

پروف ریڈنگ : مولنا محمد اشفاق سعیدی چشتی، پروفیسر محمد اعجاز، ماسٹر منور حسین آتش

سرِورق : محمد دانش نجم (حمزہ پرویز پرنٹرز)

ناشر : مہریہ نصیریہ پبلشرز، گولڑہ شریف

نگرانیِ طباعت : حاجی عبد القیوم گولڑوی

مطبع : حمزہ پرویز پرنٹرز، راولپنڈی

ہدیہ : [redacted] روپے

سنِ طباعت : مئی 2012ء بمطابق جمادی الثانی 1433ھ

ISBN 969-8537-00-7

ملنے کا پتہ

طلوعِ مہر آڈیو ویڈیو لائبریری، مکتبہ مہریہ نصیریہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف
سیکٹر E-11 گولڑہ شریف اسلام آباد، فون 051-2106464 / مکتبہ ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ، لاہور

ویب سائٹ: www.pirnaseeruddin.com ای میل: tlooemehrmagzine@gmail.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی
الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ
سُجَّدًا وَّقِیَامًا ○

ترجمہ۔ اور رحمٰن کے (خاص) بندے (وہ ہیں) جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جاہل لوگ جب اُن سے بات کرتے ہیں، تو کہہ دیتے ہیں بس (ہمارا) سلام۔ اور جو اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہیں۔

(القرآن، 25 :63-64)

Marfat.com

ارشادِ نبویؐ

خِیَارُکُمُ الَّذِیۡنَ اِذَا رُؤُا ذُکِرَاللّٰہُ

ترجمہ

تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں
جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے

(الحدیث: مشکوٰۃ شریف، باب الحُبّ فی اللہ)

Marfat.com

پاکی چو بحر موج زند از جبینِ شاں
قومیکہ از گدازِ تمنّا وُضو کُنند

حضرت عبدالقادر بیدلؒ

Marfat.com

اِنتساب

بہ اَخیارِ عالَمِ اِنسانیت

Marfat.com

ترتیب

نمبر شمار		متعلق	صفحہ نمبر
1	کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں، اور دنیا میں حاجت روا کون ہے	حمد	1
2	خدائے کون و مکاں، سب کا پاسباں تُو ہے	(ایضاً)	3
3	دیدنی ہے جلوۂ دربارِ عبدُالمطّلب	سیّدنا عبدُالمطّلب	5
4	بندھی حجاز میں ایسی ہوائے عبدُاللہ	سیّدنا عبدُاللہ	7
5	ختمُ الرُّسل ہیں نُورِ نظر، جانِ آمنہؓ	سیّدہ آمنہؓ	9
6	نذرِ محبوبِ خدا، جانِ ابُو طالبؓ ہے	سیّدنا ابو طالبؓ	11
7	تجھے مل گئی اک خدائی حلیمہؓ	سیّدہ حلیمہ سعدؓیہ	13
8	مقصود ہے اصل میں تو ازواجؓ کی ذات	ازواجِ مُطہّراتؓ	14
9	کیوں نہ لب پر ہو مرے مدحتِ ازواجِ رسول	(ایضاً)	15
10	قابلِ دید ہیں سب، ماہ لقا لڑکے ہیں	شہزادگانِ رسالت مآبؐ	17
11	نازشِ صدق و صفا تُم پر سلام	دخترانِؓ خیرُالانام	19
12	خلافتِ شہِ بطحا کی ابتدا، صدیقؓ	سیّدنا ابوبکر صدیقؓ	20
13	مُسلّم ہے محمدؐ سے وفا، صدیقِ اکبرؓ کی	(ایضاً)	25
14	اسلام کی شوکت، صدفِ دیں کا گُہر ہے	سیّدنا عمرؓ فاروق	27
15	مثالی ہے جہاں میں زندگی فاروقِ اعظمؓ کی	(ایضاً)	30
16	اللہ اللہ! یہ تھی سیرتِ عثمانؓ غنی	سیّدنا عثمانؓ غنی	32

Marfat.com

متعلق	صفحہ نمبر	نمبر شمار	

نمبر شمار		متعلق	صفحہ نمبر
17	السّلام اے نوعِ انساں را نویدِ فتح باب	سیّدنا علیؓ	34
18	کیوں عقیدت سے نہ میرا دل پکارے یا علیؓ	(ایضاً)	38
19	گنبدِ آفاق میں روشن ہُوئی شمعِ نجات	ولادتِ سیّدنا علیؓ	40
20	منظر فضائے دہر میں سارا علیؓ کا ہے	سیّدنا علیؓ	56
21	کیوں کر نہ ہوں معیارِ سخا فاطمہ زہرؓا	سیّدہ فاطمۃ الزّہرؓاء	58
22	زمیں سے تا بہ فلک ہر طرف صدائے حسنؓ	امام حسنؓ	60
23	عارف بود کسے کہ دلش نسبتِ ولا	امام حسینؓ	62
24	سِبطِ شہِؐ دیں، نازِ حسنؓ، پیکرِ تنویر	(ایضاً)	68
25	حُسینؓ، گُلشنِ تطہیر کی بہارِ مُراد	(ایضاً)	72
26	لاکھ نالہ و شیون، ایک چشمِ تر تنہا	(ایضاً)	76
27	لافِ تبرد، سبطِ پیمبرؐ کے سامنے!	(ایضاً)	78
28	زبانِ حال سے کہتی ہے کربلا کی زمیں	(ایضاً)	80
29	تھا مہر صفت، قافلہ سالار کا چہرا	(ایضاً)	82
30	ہو گیا کس سے بھرا خانۂ زہرؓا، خالی	(ایضاً)	84
31	آگ سی دل میں لگی، آنکھ سے چھلکا پانی	(ایضاً)	86
32	مثلِ شبّیرؓ کوئی حق کا پرستار تو ہو	(ایضاً)	89
33	نظر نواز ہیں، دل جگمگا رہے ہیں حسینؓ	(ایضاً)	91
34	اللہ! اہلِ بیتِ پیمبرؐ کے ساتھ ہے	(ایضاً)	93
35	غمِ شبّیرؓ کا یُوں دل پہ اثر ہے کہ نہیں؟	(ایضاً)	95
36	رسمِ شبّیرؓ جگانے کے لیے	(ایضاً)	97
37	حسینؓ کا ہو کہیں ذِکر، کوئی بات چلے	(ایضاً)	99

Marfat.com

صفحہ نمبر	متعلق		نمبر شمار
101	امام حسینؓ	ابنِ حیدرؓ کی طرح پاسِ وفا کس نے کیا؟	38
103	(ایضاً)	جنہیں نصیب ہُوئی تن سے، سَر کی آزادی	39
106	(ایضاً)	پانی کی جو اِک بوند کو ترسا لبِ دریا	40
109	(ایضاً)	حُسنِ تخلیق کا شہکار، حسینؓ ابنِ علیؓ	41
112	(ایضاً)	اے دوست! چہرہ دستِ دورِ جہاں نہ پوچھ	42
123	یومِ عاشور	آج کا دن، شہِ دل گیر کا دن ہے لوگو	43
142	امام حسینؓ	طاری ہے اہلِ جبر پہ ہیبت حسینؓ کی	44
144	تشنہ گانِ کربلا	نہ گُل کی تمنا، نہ شوقِ چمن ہے	45
147	(ایضاً)	بس اب تو رہتے ہیں آنکھوں میں اَشک آئے ہوئے	46
150	امام حسینؓ	تڑپ اٹھتا ہے دِل، لفظوں میں دُہرائی نہیں جاتی	47
152	(ایضاً)	تذکرہ سُنیئے اب اُن کا دلِ بیدار کے ساتھ	48
155	(ایضاً)	حُسینؓ زُبدۂ نسلِ رَسُول، ابنِ رَسُول	49
157	(ایضاً)	جس کی جُرأت پہ جہانِ رنگ و بُو سجدے میں ہے	50
159	(ایضاً)	یوں رن کے درمیاں پسرِ مرتضیٰؓ چلے	51
161	داتا گنج بخشؒ	دلِ مایوس کو دیتا ہے سہارا داتاؒ	52
163	(ایضاً)	ہر قدم پر ہمیں بخشے گا سہارا، داتاؒ	53
165	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	اک اک ولی رہینِ کرم غوثِ پاکؒ کا	54
167	(ایضاً)	سارا عرب، تمام عجم، غوثِ پاکؒ کا	55
169	(ایضاً)	ہُوا سارے جہاں میں بول بالا غوثِ اعظمؒ کا	56
171	(ایضاً)	نظر میں رہتی ہے ہر دَم وہ شکلِ نُورانی	57
173	(ایضاً)	اللہ رے کیا بارگہِ غوثِؒ جلی ہے	58

Marfat.com

نمبر شمار		متعلق	صفحہ نمبر
59	تُم ہو اولادِ حضرت مرتضےٰؓ یا غوثِ اعظمؒ	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	175
60	شہنشاہِ ولایت، خسروِ اقلیم رُوحانی	(ایضاً)	177
61	محشر میں مغفرت کی خبر غوثِ پاکؒ ہیں	(ایضاً)	179
62	مَیں تو جاؤں گی واری مَیں اُڑاؤں گی آج گُلال	(ایضاً)	181
63	مورے جگ اُجیارے غوث پیا	(ایضاً)	183
64	یا غوثَ الاعظمؒ جیلانی فیض ترا لاثانی	(ایضاً)	185
65	الٰہی ! سَر پہ رہے دستگیرؒ کی چادر	(ایضاً)	189
66	شاہِ بغداد! سدا بول ہے بالا تیرا	(ایضاً)	191
67	آستاں ہے یہ کس شاہِ ذیشان کا مرحبا مرحبا	(ایضاً)	199
68	حق ادا و حق نُما بغداد کی سرکار ہے	(ایضاً)	206
69	ادب سے عرض ہے با چشمِ تر غریب نوازؒ !	معین الدینؒ اجمیریؒ	210
70	دل رُبا، دل نشیں، معین الدینؒ	(ایضاً)	213
71	مِرا جہاں میں ظُہور و خِفا معینی ہے	(ایضاً)	214
72	پیرِ رُومیؒ، آں معارف دستگاہ	مولٰنا جلال الدینؒ	216
73	ہُوئے ہیں دیدہ و دل محوِ شانِ گنجِ شکرؒ	بابا فریدؒ	219
74	صُورتِ ابرِ عطا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے	(ایضاً)	221
75	جانشینِ قُطبؒ و دل بندِ عُمرؒ کا عرس ہے	(ایضاً)	223
76	تیرے دَر پر مَیں آیا ہُوں خواجہؒ، میرا تجھ بن سہارا نہیں ہے	نظام الدینؒ اولیاء	225
77	عاشقانِ ذاتِ حق کا مدّعا، کلیر میں ہے	صابرؒ کلیری	228
78	حق جلوہ و حق شانی، بہ شکلِ نُورانی	شمس الدین سیالویؒ	230
79	عارفِ حق، زُبدۂ اہلِ نظر	قمرالدین سیالویؒ	232

Marfat.com

نمبر شمار		متعلق	صفحہ نمبر
80	دلوں کے سہارے، تو آنکھوں کے تارے، مرے پیشوا پیر مہرؒ علی ہیں	پیر مہرِ علی شاہؒ	235
81	جگ تُم پر بلہار	(ایضاً)	237
82	کب تک رہیں محرومیٔ قسمت کے حوالے	(ایضاً)	239
83	جمالِ مہرؒ سے دل جگمگانے آئے ہیں	(ایضاً)	242
84	یہی زندہ حقیقت ہے، یہی سچ بات بابُو جیؒ	بابُو جی قدس سرہٗ	244
85	سُنے کون قصّۂ دردِ دل، مرا غم گُسار چلا گیا	(ایضاً)	246
86	گھرانہ ہے یہ اُن کا، یہ علیؓ کے گھر کی چادر ہے	(ایضاً)	248
87	ضیاءُ الاولیا ہے آپ کی سرکار، بابُو جیؒ!	(ایضاً)	250
88	شعر گوئی میں جُدا ہے طرزِ اظہارِ فریدؒ	خواجہ غلام فریدؒ (کوٹ مٹھن)	253
89	از بزمِ فقر، صدرِ طریقت شعار رفت	محمد اسمٰعیل شاہؒ کرمانوالہ	256
90	رب کی ہر شان نرالی ہے	مہد سے لحد تک	259
91	اے کہ تُو رگ ہائے ہستی میں ہے مثلِ خُوں رواں	ابنِ آدم سے خطاب	271
92	ممکن ہے، جی اُٹھے قضا کا مارا	بددُعائے درویشاں	279

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم
ہست کلیدِ درِ گنجِ حکیم

پیش لفظ

دُرویشانند ہرچہ ہست ایشانند
در صُفۂ یار در صفِ پیشانند
خواہی کہ مسِ وُجُود زر گردانی؟
با ایشاں باش! کیمیا ایشانند

(حضرت ابوسعید ابوالخیر میہنیؒ)

خداست حاصلِ خدمت گزینِ دُرویشاں
مکار غیرِ جبیں، در زمینِ دُرویشاں
سپہرِ خرمنِ اقبالِ بے نیازی ہاست
چو بیدلؒ آنکہ بود خوشہ چینِ دُرویشاں

(حضرت عبدالقادر بیدلؒ)

مناقب، منقبت کی جمع ہے، جس کا مادہ نَقَب ہے۔ نَقَب کے لغوی معنیٰ تلاش، کُرید اور چھان پھٹک کے ہیں۔ گویا منقبت کسی فرد کے کردار کی تفتیش کرنے کے بعد اُس کے فضائلِ حمیدہ، اخلاقِ حسنہ اور مکارمِ عالیہ کا ایسا بیان ہے، جو نظم یا نثر میں کیا گیا ہو۔ مناقب کی اہمیت کا اندازہ اِس امر سے لگایا

Marfat.com

جاسکتا ہے کہ حضور رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بہ نفسِ نفیس حضرت حسّان بن ثابتؓ سے حضرت سیّدنا ابُوبکرؓ صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت سماعت فرمائی اور اُس کو پسند فرمایا۔ معلوم ہُوا کہ کسی کے مناقب بیان کرنا اور اُن کا سُننا ایک ایسی روش ہے، جسے تائیدِ نبوی حاصل رہی ہے۔ یہ منظومات چوں کہ نفیس مضامین، عمدہ خیالات اور دلکش پیرایۂ بیان پر مُشتمل ہوتی ہیں اِس لیے براہِ راست تطہیرِ رُوحانی اور اخلاقی اقدار کے فروغ کا باعث بنتی ہیں۔ لہٰذا کسی علمی یا رُوحانی شخصیّت کی ذات و صفات سے متاثّر ہو کر اُس کو خراجِ تحسین پیش کرنا ایک طرح کا اعترافِ عظمت ہے اور یہ عمل ایک مخصوص دائرے میں رہتے ہوئے انجام دینا ممنوع نہیں۔ بلکہ ایک فعلِ مُستحسن ہے۔ یہ روایت عربی، فارسی اور اُردو میں بہت قدیم ہے۔ جس کا تسلسل اسلام کے مختلف اَدوار سے گُزرتا ہُوا ہم تک پہنچا۔ بعض اوقات ممدوح میں ایک ایسی عالی نسبت پائی جاتی ہے جو بجائے خود ایک مقامِ مدح ہو؛ وہاں بھی خراجِ محبّت و عقیدت پیش کیا جاسکتا ہے۔ جیسے حضور علیہ السّلام کے ازواجِ مُطہّرات، ابناء و بنات اور خدّامِ کرام وغیرھم۔ کیوں کہ اِن میں ایک عظیم ہستی کی نسبت موجود ہے۔ لہٰذا ایسی ذوات بھی قابلِ ستائش ٹھہرائی جاتی ہیں۔ نسبت کا یہی تسلسل اپنے اپنے مقام اور قرابت و قُربت کے اعتبار سے اہلِ بیت اور صحابۂ کرام علیہم الرّضوان میں بھی بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے، پس حضور علیہ السّلام سے محبّت و عقیدت رکھنے والوں کے لیے یہ ہستیاں بھی قابلِ تعظیم ٹھہرتی ہیں۔ اِن کے بعد صُوفیائے کرام اور علمائے خیر کے دو ایسے عظیم طبقے ہمارے سامنے آتے ہیں کہ اِن کی علمی و رُوحانی حیثیت اور اِن کی دینی و ملّی خدمات کو دیکھتے ہُوئے اِن کے حق میں رطبُ اللّسان ہونا ایک قدرتی امر

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ
جَلَّ جلالہٗ

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں، اور دُنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تُو، سب کو دیتا ہے تُو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

کون مقبول ہے، کون مَردُود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کُھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

کون سُنتا ہے فریاد مظلُوم کی، کس کے ہاتھوں میں کُنجی ہے مقسُوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے

اولیا تیرے محتاج اے ربِّ کُل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورُسُل
اِن کی عزّت کا باعث ہے نسبت تری، اِن کی پہچان تیرے سوا کون ہے

میرا مالک مِری سُن رہا ہے فُغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زُباں
اب مِری راہ میں کوئی حائل نہ ہو، نامہ بر کیا بَلا ہے، صبا کون ہے

ابتدا بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے، خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نُما، اُس اَحد کے سوا دُوسرا کون ہے

Marfat.com

وہ حقائق ہوں اَشیا کے یا خُشک و تَر، فہم و ادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ماسوا، ایک اُس ذاتِ بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماورٰی کون ہے

انبیا، اولیا، اہلِ بیتِؓ نبیؐ، تابعینؒ و صحابہؓ پہ جب آ بنی
گِر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تُو نہیں ہے تو مشکل کُشا کون ہے

اہلِ فکر و نظر جانتے ہیں تجھے، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ! اِس کو تُو فضلِ باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

خدائے کون و مکاں ، سب کا پاسباں تُو ہے
کریم و رازق و خلّاقِ اِنس و جاں تُو ہے

ہر ایک شے میں، ہر اک رُوح میں، رواں تُو ہے
وہاں خرد کی رسائی نہیں ، جہاں تُو ہے

ازل سے خاص حجابوں کے درمیاں تُو ہے
کوئی بتا نہ سکے گا کبھی ، کہاں تُو ہے

روش روش ترے حُسن و جمال سے روشن
چمن میں رنگِ گُل و لالہ سے عیاں تُو ہے

جگہ جگہ تری موجودگی کی آئنہ دار
ہر ایک سُو ترے جلوے ، یہاں وہاں تُو ہے

زباں زباں پہ ہے دن رات داستاں تیری
نظر سے دُور سہی ، سب کے درمیاں تُو ہے

Marfat.com

خفی ہے ذات تری ، ہے تجلی تری قدرت
جہاں میں برتر از اندیشہ و گماں تُو ہے

عجب ہے تیرے جمال و جلال کا عالَم
ہر ایک موج میں ، ہر برق میں رواں تُو ہے

ہر ایک شے سے جھلکتی ہے تیری زیبائی
عیاں شعور پہ ہے ، آنکھ سے نہاں تُو ہے

تری ادائے کرم کی ہر ایک شے مرہون
ہر اک وجود کے پیکر میں ضوفشاں تُو ہے

ہُوا ہے حمد سرا ربِّ دو جہاں کے لئے
نصیر ! آج خود اپنے پہ مہرباں تُو ہے

Marfat.com

بحضورِ

سیّدنا عبدالمطّلب، جدِّ حضرتِ ختمِ رُسل صلی اللہ علیہ وسلم

دیدنی ہے جلوۂ دربارِ عبدُالمطّلب
مصطفٰی ہیں، دولتِ بیدارِ عبدُالمطّلب

زینتِ کعبہ بنے، انوارِ عبدُالمطّلب
کس قدر اُجلا رہا، کردارِ عبدُالمطّلب

کیوں نہ چُومے باادب ہوکر فرشتوں کی نظر
قابلِ تعظیم ہے، دستارِ عبدُالمطّلب

تربیت گاہِ محمد مصطفٰے ہے اُن کا گھر
اللہ اللہ! جذبۂ بیدارِ عبدُالمطّلب

اپنا گھر روشن کیا صبحِ ازل کے نُور سے
یہ شرف تھا اور یہ معیارِ عبدُالمطّلب

Marfat.com

ابرہہ کے سامنے حق کی حمایت بے دھڑک
تیغ سے بھی تیز تھی ، گفتارِ عبدُالمطّلب

ابنِ ہاشم ، آلِ ابراہیم و سرخیلِ قریش
نذرِ کعبہ ہے ، دُرِ شہوارِ عبدُالمطّلب

زندگی بھر ہم نصیر اُن کی ثنا لکھیں نہ کیوں
جاگزیں دل میں ہُوئے اطوارِ عبدُالمطّلب

Marfat.com

بحضورِ
سیّدنا عبدؓ اللہ' والدِ گرامیؑ
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلِہٖ وسلّم

بندھی حجاز میں ایسی ہوائے عبدؓ اللہ
خدا کا خاص کرم تھا برائے عبدؓ اللہ
نگاہ و دل میں سمائی ضیائے عبدؓ اللہ
پسند آئی ہے سب کو' ادائے عبدؓ اللہ
ہوئی عرب کے خواص و عوام میں شہرت
بسے نظر میں' تو دل میں سمائے' عبدؓ اللہ
اِس ایک جلوے سے ہے دل کے آئینے کا بھرم
نگاہِ شوق میں ہے نقشِ پائے عبدؓ اللہ
یہی بہت ہے کہ والد ہیں وہ محمدؐ کے
بیان اور کروں کیا' ثنائے عبدؓ اللہ
اُسے ملی ہے نویدِ نجات کی سوغات
پڑی ہے کان میں جس کے' صدائے عبدؓ اللہ

Marfat.com

چمک رہا ہے محمدؐ کا نُور ماتھے پر
لقائے سرورِ دین ہے لقائے عبدؐاللہ
ہے اُن کی ذات ' دُعائے خلیلؑ کا مظہر
نبیؐ کا نُور ہے عظمت فزائے عبدؐاللہ
نصیرؔ! میرے لیے ہے نجات کا باعث
ثنائے احمدِ مُرسَل ' وِلائے عبدؐاللہ

Marfat.com

بحضورِ

سیّدۃ اُمّہاتِ المؤمنین جنابِ سیّدہ آمنہ علیہا السلام

والدۂ حضرت محمدِ عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم

ختمُ الرّسُل ہیں نُورِ نظر، جانِ آمنہؓ
ہم ہیں بہ صد خلوص، ثنا خوانِ آمنہؓ
رُتبہ بُلند، اور بڑی شانِ آمنہؓ
دُنیا کی ساری مائیں ہیں، قُربانِ آمنہؓ
ہم کو ملے رسُولِ خدا اِن کی گود سے
اُمّت پہ ہے یہ شفقت و احسانِ آمنہؓ
شاہِ عربؐ کی والدۂ ماجدہ ہیں آپ
اللہ رے یہ مرتبہ و شانِ آمنہؓ
دونوں جہان جس کی ضیا سے ہیں فیض یاب
وہ نُورِ حق ہے، مہرِ درخشانِ آمنہؓ

Marfat.com

تخلیقِ کائنات کا باعث ، رسُولؐ ہیں
لکّھا گیا یہ باب ، بعنوانِ آمنہؓ
اُن کی نوازشات ہیں میری نگاہ میں
مَیں ہُوں نصیرؔ! دل سے ادب دانِ آمنہؓ

Marfat.com

بحضورِ

سیّدنا ابو طالب، ابنِ جنابِ عبدالمطّلب

عمِّ حضرت رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم

نذرِ محبوبِ خدا، جانِ ابُو طالب ہے
ساری دُنیا پہ یہ احسانِ ابُو طالب ہے

اللہ اللہ! عجب شانِ ابُو طالب ہے
حرمِ کعبہ، ادب دانِ ابُو طالب ہے

مُصحفِ رُوئے محمدؐ ہے نظر میں ہر دَم
مرحبا، خوب یہ قرآنِ ابُو طالب ہے

اِن کے آغوش کی زینت ہیں علیؑ شیرِ خدا
نُورِ احمد، تہِ دامانِ ابُو طالب ہے

احترام اِن کا فرشتوں کی صفوں میں بھی ہُوا
جس کو دیکھو، وہ ثنا خوانِ ابُو طالب ہے

مُرتضٰی ہوں کہ ہوں سبطین، سبھی پیارے ہیں
ہر کرن، شمعِ شبستانِ ابُو طالب ہے

Marfat.com

اُلفتِ پنج تنِ پاک نے بخشا یہ شرف

آج کل دل مِرا مہمانِ ابُو طالب ہے

چشمِ بیدار ملی ، معرفت آگاہ نظر

درسِ حق ، خُطبۂ عرفانِ ابُو طالب ہے

مَیں دل و جاں سے ہُوں مدّاح ، ابُو طالب کا

جو نَفَس ہے ، وہی قُربانِ ابُو طالب ہے

ہر گُلِ تر پہ نچھاور ہیں فلک کے تارے

پُر بہار ایسا ، گُلستانِ ابُو طالب ہے

قابلِ رشک ہیں انداز ابُو طالب کے

حق کا عرفان ہی وجدانِ ابُو طالب ہے

مَیں کہوں گا کہ ہے محروم بڑی نعمت سے

جو کوئی دست کشِ خوانِ ابُو طالب ہے

بعدِ تحقیقِ احادیث و روایات ، نصیرؔ !

میرا دل قائلِ ایمانِ ابُو طالب ہے

Marfat.com

سیّدہ حلیمہ سعدیہ نوّر اللہ مرقدہا

تجھے مِل گئی اک خدائی حلیمہ — کہ ہے گود میں مُصطفائی حلیمہ
یہ کیا کم ہے تیری بڑائی حلیمہ — زمانے کے لب پر ہے "مائی حلیمہ"
بہت لوریاں دِیں مہِ آمنہؓ کو — کہاں تک ہے تیری رسائی حلیمہ
جو ہے آخری ایک شہکارِ قدرت — وہ صورت ترے گھر میں آئی حلیمہ
لیا گود میں جب شفیعُ الورٰی کو — بڑے فخر سے مُسکرائی حلیمہ
رسُولِ خدا اور آغوش اُس کی — وہ خدمت کے لمحے، وہ دائی حلیمہ
دوعالَم کی دولت مجھے مِل گئی ہے — اُنہیں لے کے یہ گُنگنائی حلیمہ
وہ نعمت جو تجھ کو عطا کی خدا نے — کسی اور نے کب وہ پائی حلیمہ
اُسے اپنی آغوش میں تُو لیے ہے — کہ شاہی ہے، جس کی گدائی، حلیمہ!
وہ عظمت مِلی ہے کہ اللہ اکبر — مقدّر کی تیرے دہائی حلیمہ
اِسی کی ضیاؤں سے جگمگ ہے عالَم — مبارک مہِ مُصطفائی حلیمہ !

نصیرؔ اپنی قسمت پہ نازاں ہو، جس دَم
مِلے تیرے دَر کی گدائی حلیمہ

Marfat.com

بحضورِ
اہلِ بیت سرورِ موجودات
حضراتِ ازواجِ مُطہّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

مقصُود ہے اصل میں تو ازواجؓ کی ذات
شامل اِسی حکم میں ہیں ابناء و بنات
ہے آیۂ تطہیر کی تفسیر یہی
ازواجِ مُطہّرات ہیں، محفوظات

جو منکرِ قرآں ہے، مُسلمان نہیں
مومن تو وہ کیا ہو سکے، انسان نہیں
ازواجِ نبیؐ کو ماں نہ جس نے مانا
اُس شخص کا کوئی دِین اِیمان نہیں

Marfat.com

بحضورِ

اُمّہاتُ المؤمنین حضراتِ ازواجِ مُطَہّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ

کیوں نہ لب پر ہو مرے ، مدحتِ ازواجِؓ رسوؐل
میرے دل میں ہے مکیں ، عظمتِ ازواجِ رسوؐل

کیا سمجھ سکتے ہیں وہ حشمتِ ازواجِؓ رسوؐل
جن کو معلوم نہیں حُرمتِ ازواجِؓ رسوؐل

جُزوِ ایماں ہے بہر نوع ، مُسلماں کے لیے
عزّتِ آلِؓ نبیؐ ، عفّتِ ازواجِؓ رسوؐل

بالیقیں آیۂ تطہیر کی ہیں وہ مصداق
صاف شفّاف رہی فطرتِ ازواجِؓ رسوؐل

وہ خدیجہؓ ہوں کہ سودؓہ ہوں کہ وہ عائشہؓ ہوں
بخدا اوج پہ ہے قسمتِ ازواجِؓ رسوؐل

حفصہؓ و زینبؓ و میموؓنہ و اُمِّ سلمہؓ
سطوتِ دینِ متین سیرت ازواجِؓ رسوؐل

Marfat.com

جحش کی دُخترِ پاکیزہ جنابِ زینبؓ
زیبِ ایوانِ نبیؐ ، زینتِ ازواجؓ رسوؐل
ہیں جویریہؓ ، صفیہؓ بھی اِنہیں میں شامل
کیا بیاں کوئی کرے عظمتِ ازواجِؓ رسوؐل
مرحبا ، صلِّ علیٰ ، اُمِّ حبیبہؓ کا مقام
قابلِ رشک ہوئی رفعتِ ازواجِؓ رسوؐل
باادب باش ! کہ اُمّت کی یہ مائیں ہیں نصیرؔ !
ہے سعادت کا نشاں ، نسبتِ ازواجِؓ رسوؐل

Marfat.com

بحضورِ

شہ زادگانِ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

قابلِ دید ہیں سب ، ماہ لقا لڑکے ہیں
نُور ہیں آپ نبیؐ ، نُور نُما لڑکے ہیں
مہ و خورشید کی تابندہ فضا لڑکے ہیں
اپنے محبوبؐ کو خالق کی عطا ، لڑکے ہیں
طیّبؓ اچھے ہیں ، براہیمؑ نہایت اچھے
واقعی سارے زمانے سے جُدا لڑکے ہیں
رحمتیں خاص ہُوئیں قاسمؓ و عبدؓاللہ پر
نُور ہی نُور سراپا بخدا لڑکے ہیں
صُورت اچھی ہے تو فطرت میں پدر کا انداز
حاصلِ سلسلۂ صدق و صفا لڑکے ہیں

Marfat.com

اِن کی بے مثل روایات ہیں شاہد اِس پر
محرمِ شیوۂ تسلیم و رِضا لڑکے ہیں
اِن کی توصیف حقیقت میں سعادت ہے نصیرؔ
نُورِ چشمانِ نبیؐ ، شانِ خدا لڑکے ہیں

Marfat.com

سلام

بر دخترانِ حضرتِ خیرالانام علیہ السّلام

نازشِ صدق و صفا تُم پر سلام
دخترانِ مصطفےٰ، تُم پر سلام

جانِ محبوبِ خدا تُم پر سلام
ہر نفس، ہر دم سدا تُم پر سلام

آیۂ تطہیر میں شامل ہو تُم
صدقِ دل سے برملا تُم پر سلام

زینبؓ عالی نسب، بنتِ رسولؐ
پیکرِ صبر و رِضا تُم پر سلام

اُمِّ کلثومؓ و رقیہؓ نیک دل
جسم و جانِ مصطفےٰ تُم پر سلام

فاطمہؓ زہرا تمہیں کہتے ہیں سب
بنتِ شاہِؐ انبیا تُم پر سلام

مادرِ شبیرؓ و شبّرؓ ہو تُمہی
بانوئے شیرِؓ خدا تُم پر سلام

تُم سخی، بنتِ سخی، زوجِ سخی
صاحبِ جُود و عطا تُم پر سلام

کیوں نہ ہو مدّاح تُم سب کا نصیرؔ
تم پہ ہے فضلِ خدا، تُم پر سلام

Marfat.com

در مدحِ
نائبِ مصطفٰی، اَصدقُ الاَصدِقاء، خلیفۂ اُولیٰ و اَولیٰ
مخدومِ اصحابِ رسولؐ، سیّدنا و مولٰنا **ابُو بکر صدّیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلافتِ شہِ بطحا کی ابتدا، صدّیقؓ
وفا و عشقِ پیمبر کی انتہا صدّیقؓ
رسولِؐ پاک پہ دل سے نثار تھا صدّیقؓ
خلوص جس کا مُسلّم، وہ رہنما صدّیقؓ
وہ مُقتدر، وہ مکرّم، وہ فقر کا پیکر
وہ پاک باز، وہ عابد، وہ باخدا، صدّیقؓ
وہ سرورِ دوسَرا کا مُصدّقِ اوّل
وہ یارِ غار، وہ دونوں میں، دُوسرا صدّیقؓ
فروغِ صدق سے معمور جس کا اک اک لفظ
وہ حق پرست و حق آگاہ وہ حق نوا صدّیقؓ
محافظِ سُنَن و مصدرِ حمیّتِ دِیں
نبیؐ کی دین ہے، اللہ کی عطا، صدّیقؓ

Marfat.com

اِمامُ اُمّۃِ خَیرِ اَلانام بِالاجماع
سِنامُ سِلسَلۃِ الرُّشدِ فِی الوَرٰی، صدّیقؓ
حَفیظُ دِینِ اِلٰہِ الاناسِ بِالاخلاص
جَمالُ سِیرَۃِ محبُوبِ رَبّنا، صدّیقؓ
وَحِیدُ کُلِّ زَمَانٍ وّ قِدوَۃُ العَصرِ
سَبَق ز جملہ بِبُردہ است در وفا صدّیقؓ
اَمِینُ سِرِّ حَبِیبِ الاِلٰہِ فِی الدُّنیا
مکینِ قُربِ شہنشاہِ انبیاؑ، صدّیقؓ
انیسِ سیّدِ ابرار، اِذْ ھُما فِی الغَار
رئیسِ عَسکرِ اَحرار فی الوغٰی صدّیقؓ
وہ حق مآب، وہ سرخیلِ زُمرۂ اصحابؓ
وہ دیں پناہ، وہ اُمّت کا مُقتدا صدّیقؓ
بشر کو چاہیئے جس کے لیے حیاتِ خضرؑ
قلیل وقت میں وہ کام کر گیا، صدّیقؓ
روانہ جَیشِ اُسامہؓ کیا بلا تاخیر
کہ جانتا تھا پیمبر کا مُقتضٰی صدّیقؓ

Marfat.com

عَدُوئے ختمِ رُسُل تھا مُسیلمہ کذّاب
سَر اُس لعین کا بس لے کے ہی رہا، صدّیقؓ
اُسی کے لہجے میں حق نے نبیؐ سے باتیں کیں
فرازِ عرش پہ جیسے ہو لب کُشا صدّیقؓ
شرف ہزار تھا حاصل اُسے رفاقت کا
غلام بن کے رہا پھر بھی آپؐ کا، صدّیقؓ
نہ حُبِّ جاہ، نہ منصب کی چاہ تھی اُس کو
حُطامِ دَہر سے تھا عُمر بھر جُدا صدّیقؓ
سفر حَضَر میں رہا ساتھ اپنے آقا کے
یہ شانِ مہر و وفا، واہ، مرحبا، صدّیقؓ
نبیؐ علیل تھے، پُوچھا بلالؓ نے آکر
نماز کون پڑھائے ہمیں ؟ کہا، صدّیقؓ
چناں نواخت پیمبرؐ ز لُطفِ خویش آں را
کہ کس بہ سعی نخواہد رسید تا صدّیقؓ
مُفَوَّضَش ز نبیؐ بود منصبِ ارشاد
ازاں نشست نہ در کُنجِ اِنزوا صدّیقؓ

Marfat.com

ز بعدِ مرگ بہ آغوشِ رحمتش پیوست
بہ قُربِ سیّدِ کونین یافت جا صدّیقؓ

چو بر ضریحِ نبیؐ بعدِ مرگ بُردندش
نِدا رسید کُجائی ؟ بیا ! بیا ! صدّیقؓ

ز جورِ تشنگی و دردِ فقر بر سرِ خود
کشید بہرِ پیمبرؐ چہا چہا صدّیقؓ

وہ ایک اپنی مثال آپ تھا زمانے میں
جَنے گی مادرِ گیتی ، نہ دُوسرا صدّیقؓ

جو پست ذہن ہو یہ اُس کے بس کی بات نہیں
علیؓ سے پُوچھ ! کہ کتنا عظیم تھا صدّیقؓ

اُسے نیاز تھا زہراؓ و آلِؓ زہراؓ سے
صمیمِ دل سے تھا سبطینؓ پر فدا صدّیقؓ

مقامِ آلِؓ محمدؐ اُسی کو تھا معلوم
تھا اُن کی شان سے آگاہ برملا صدّیقؓ

مُحِب کو ہوتی ہے محبوب ، عترتِ محبوب
کرو یہ غور ! مُحِب کون پھر ہُوا ؟ صدّیقؓ

Marfat.com

علیؓ کی شان سے انکار کا سوال نہ تھا
علیؓ کو مانتے تھے اَحسنُ القضا، صدّیقؓ
ہے ٹکڑے ٹکڑے عقائد کی رُو سے پھر اُمّت
مدد کا وقت ہے آج، الغیاث یا صدّیقؓ
ہماری کون سُنے گا سُنی نہ تُو نے اگر
تری ہی ذات ہے ہم سب کا آسرا صدّیقؓ
خدا کا شکر کہ ہے تیری ذات سے نسبت
ترا وجود ہے تنویرِ مصطفٰی، صدّیقؓ
مَیں چُومتا ہُوں تصوّر میں تیرا نقشِ قدم
ہے تیرا نقشِ قدم منزلِ بقا، صدّیقؓ
حُسینی و حَسَنی ہُوں اگرچہ مَیں نَسبًا
ہے ثَبت قلب میں لیکن تری وِلا صدّیقؓ
یہ آرزو ہے کہ محشر میں میرے ساتھ نصیرؔ
عُمرؓ ہوں، حضرتِ عُثماںؓ ہوں، مُرتضٰیؓ، صدّیقؓ

Marfat.com

بحضورِ

مُصَدِّقِ اوّل، خلیفہ اُولیٰ و اَولیٰ، صاحبِ اِذْھُمَا فِی الغار

سیدنا و مولانا حضرت **صدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہُ

مُسَلَّم ہے محمدؐ سے وفا، صدّیقِ اکبرؓ کی
نہیں بُھولی ہے دُنیا کو ادا، صدّیقِ اکبرؓ کی

ہم اُن کی مدح گوئی داخلِ سنّت نہ کیوں سمجھیں
نبیؐ تعریف کرتے تھے سَدا، صدّیقِ اکبرؓ کی

رسولُ اللہ کے لُطف و کرم سے یہ مِلا رُتبہ
مدد کرتا رہا ہر دَم خدا، صدّیقِ اکبرؓ کی

کلامُ اللہ میں ہے تذکرہ اُن کے محامد کا
زمانے سے بیاں ہو شان کیا صدّیقِ اکبرؓ کی

نجابت میں، شرافت میں، رفاقت میں، سخاوت میں
ہُوئی شہرت یہ کس کی جا بجا؟ صدّیقِ اکبرؓ کی

Marfat.com

وہ خود اک صدق تھے کوئی اگر اِس راز کو جانے
صداقت ہی صداقت تھی صدا صدّیقِ اکبرؓ کی

زمیں پر دُھوم ہے اُن کی، فلک پر اُن کے چرچے ہیں
زمین و آسماں پر ہے ثناء صدیقِ اکبرؓ کی

مؤرِّخ دَم بخود ہے ، سَر بسجدہ ہے قلم اُس کا
تعالیَ اللہ ! یہ شانِ عُلیٰ ، صدّیقِ اکبرؓ کی

جو اُن کا ہے، رسولُ اللہ اُس کے ہیں، خدا اُس کا
ولایت کا وسیلہ ہے ، وِلا صدّیقِ اکبرؓ کی

کمی کیسی نصیؔر اُن کے مدارج میں ، مراتب میں
بڑی توقیر ہے نامِ خدا ، صدّیقِ اکبرؓ کی

Marfat.com

بحضورِ

خلیفۂ ثانی سیّدنا عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسلام کی شوکت ، صدفِ دیں کا گُہر ہے
شہکارِ رسالت. جسے کہیے ' وہ عمرؓ ہے

جس نام کے صدقے سے دُعاؤں میں اثر ہے
وہ نامِ عمرؓ ، نامِ عمرؓ ، نامِ عمرؓ ہے

مہتاب کے حلقے میں ستارے ہیں صف آرا
یوں حُسن شبِ ماہ کا ، ہمرنگِ سحر ہے

وہ صحنِ حرم اور وہ اِک اینٹ کا تکیہ
کیا تربیتِ سرورِؐ عالَمؐ کا اثر ہے

فقر ایسا کہ دیں قیصر و کسریٰ بھی سلامی
حُکم ایسا کہ دریا بھی جھکائے ہوئے سَر ہے

Marfat.com

عدل ایسا ، پکڑ سکتے ہیں کمزور بھی دامن
رُعب ایسا کہ خود ظلم کا دل زیر و زبر ہے

کترا کے گزر جاتا ہے اُس دن سے ہر اِک غم
جس دن سے مرے وردِ زباں ، نامِ عُمرؓ ہے

کعبے میں نماز آج ادا ہو کے رہے گی
خطّاب کے بیٹے کی یہ آمد کا اثر ہے

دل سے جو پُکارو گے عُمرؓ کو ، تو دمِ رزم
یہ نام ہی شمشیر ، یہی نام سپَر ہے

''ہوتا جو نبی کوئی مرے بعد ، تو فاروقؓ''
اُس کا ہے یہ فرمان کہ جو خیرِ بشر ہے

قرآن کی آیات یہ دیتی ہیں گواہی
تقویٰ جسے کہتے ہیں ، وہ کردار عمرؓ ہے

جو صاف دماغوں ہی کو رکھتا ہے معطّر
اسلام کے گلشن کا عمرؓ ، وہ گلِ تر ہے

Marfat.com

ہے جن کی غلامی بھی اک اعزاز ، وہ لاریب
بُوبکرؓ ہے ، عثمانؓ ہے، حیدرؓ ہے ، عمرؓ ہے

وارد ہے تری شان میں لَوکانَ نبیّ
بن مانے ترے کوئی مَفر ہے ، مَفّر ہے

ہر سلسلۂ فیض میں چمکے ترے موتی
کوئی ہے مُجدِّدؒ ، تو کوئی گنجِ شکرؒ ہے

پھر آج ضرورت ہے تری ، نوعِ بشر کو
اِس عہد کا مظلوم ، ترا راہ نِگر ہے

وج دور نہ پا کر بھی یہ نسبت ، کہ نصیرؔ آج
بیعت ترے افکار کی ، بر دستِ عمرؓ کی

Marfat.com

بحضورِ

زینتِ منبر و محراب خلیفۂ ثانی

حضرت سیدنا عمر ابنِ الخطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مثالی ہے جہاں میں زندگی فاروقِ اعظمؓ کی
وہ عظمت اور پھر وہ سادگی فاروقِ اعظمؓ کی
دُعائے مُستجابِ حضرتِ ختمُ الرّسُلؐ وہ ہیں
نہیں ممکن کسی سے ہمسری، فاروقِ اعظمؓ کی
وہ جن کا نام لینے سے شیاطیں بھاگ جاتے ہیں
پیامِ مرگِ ظلمت، روشنی فاروقِ اعظمؓ کی
جو عرفانِ محمدؐ کی تمنّا ہے ترے دل میں
تو سیرت سامنے رکھ ہر گھڑی فاروقِ اعظمؓ کی
وہ دانائے مقام و احترامِ آلِ پیغمبرؐ
اُنہیں کے واسطے تھی ہر خوشی فاروقِ اعظمؓ کی

Marfat.com

وہ جس کی بات تعمیری، وہ جس کی ذات تسخیری
حقیقت بن کے اُبھری خواجگی فاروقِ اعظمؓ کی
نصیرؔ! اعزازِ شاہی کو میں خاطر میں نہیں لاتا
زہے قسمت ملی ہے چاکری فاروقِ اعظمؓ کی

Marfat.com

بحضورِ

خلیفہ ثالث، ذوالنّورین سیّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ اللہ ! یہ تھی سیرتِ عثمانِؓ غنی
دِین پر صَرف ہُوئی دولتِ عثمانِؓ غنی

رفتہ رفتہ وہ بڑھی عظمتِ عثمانِؓ غنی
دونوں عالَم میں ہُوئی شہرتِ عثمانِؓ غنی

اک ذرا بیعت رضواں کی بھی تفسیر پڑھو
بیعت، اَللہ کی ہے، بیعت عثمانِؓ غنی

کرَمِ خالقِ کونین رہا شاملِ حال
قابلِ رشک بنی، قسمتِ عثمانِؓ غنی

ہر نفَس شانِ حیا، مصدر و میزانِ حیا
زندگی بھر یہ رہی فطرتِ عثمانِؓ غنی

Marfat.com

آپ نے جامعِ قرآں کا لقب پایا ہے
دین و دُنیا میں بڑھی عظمتِ عثمانؓ غنی

عشقِ اللہ و رسولؐ آپ کو مِل جائے گا
دل میں پیدا تو کریں اُلفتِ عثمانؓ غنی

سطوت و عظمتِ اسلام تھی اُن کے دَم سے
شانِ اسلام کی تھی، شوکتِ عثمانؓ غنی

وہ صحابی تھے، مجاہد تھے، خلیفہ تھے نصیرؔ
نازِ اسلام بنے، حضرتِ عثمانؓ غنی

Marfat.com

در مدحِ
اسدُاللہ الغالب، علیؓ ابنِ ابی طالب

السّلام اے نوعِ انساں را نویدِ فتحِ باب
السّلام اے قبلہ گاہِ عاشقاں ! اے بُوترابؑ !

السّلام اے وارثِ علمِ رسولِؐ ہاشمی
السّلام اے نُقطہ آغاز، در اُمّ الکتاب

السّلام اے خسروِ اقلیم قرطاس و قلم
السّلام اے تاج دارِ منبر و حُسنِ خطاب

السّلام اے فخرِ ناداری و نازِ مفلسی
السّلام اے فقر را سرمایۂ کامل نصاب

زُبدۂ اخیارِ عالَم، سرورِ اقطابِ جُود
کارواں سالارِ مِلّت، خسروِ گردوں جناب

Marfat.com

شرحِ کُن ، ناموسِ دیں ، حبلِ متیں ، فتحِ مُبیں
صدرِ ایوانِ امامت ، بندۂ حق انتساب

کج کلاہانِ جہاں پیشش نگوں سار آمدہ
نامِ اُو ذوقِ حیات آرد بہ جانِ شیخ و شاب

آں بہ نرمی بہرِ اربابِ وفا ، موجِ نسیم
آں بہ تُندی در نبردِ کُفر ، برقِ التہاب

تیغِ او مرحب شکار و ضربِ او خیبر شکن
در دل و جاں چشمکِ پنہانش آرد انقلاب

ماہ تاب از پرتوِ خُلقش بہ گردوں جلوہ ریز
اکتسابِ نُور از عکسِ رُخش کرد آفتاب

ہم جمالِ اُوست در نظّارہ فردوسِ نگاہ
ہم خیالِ اُوست اوہامِ غلط را سدِّ باب

باطنِ اُو حکمت آبادِ عُلومِ مِنْ لَدُن
جانِ اُو خلوت سرائے نکتہ ہائے مُستطاب

Marfat.com

ہر کہ سازد نامِ اُو وردِ زبان و حرزِ جاں
تا قیامت رُوحِ اُو گردد طمانینت مآب

حُبِّ اُو در سینۂ اربابِ ایمان و یقیں
بُغضِ اُو اندر نہادِ بے ضمیرانِ خراب

ہر کہ دارد ربطِ قلب و ذہن با آں خیرِ محض
راست گویم کُو نمی گردد معاصی ارتکاب

چہرۂ نَہجُ البلاغت از فروغش مُستنیر
آں کلیمِ طُورِ تِبیاں ، آں خطیبِ لا جواب

مرحبا ، آں مصدرِ علم و معانی دستگاہ
حبّذا آں رمز آگاہِ زبانِ وحیِ ناب

آں ادا فہم مزاجِ حضرتِ خیرؐالوریٰ
آں بہ خلوت رازدارِ صاحبِ اُمُّ الکتاب

ضَوفگن در پیکرش اطوار و اخلاقِ نبیؐ
ز آنکہ باشد ماہِ تاباں ، جانشینِ آفتاب

Marfat.com

بے عطائے اُو ، عبارت ہائے ما ، نا معتبر
بے وِلائے اُو عبادت ہائے ما ، نا مُستجاب

آبرو خواھی ، جبیں بر عَتبہٗ پاکش بِنہ
قُربِ حق جُوئی ، رُخ از درگاہِ والایش ، متاب

از رہِ طاعت رِضائے حیدرِؓ کرّار جُو
تا نصیؔرت باد محبوبِ خدا ، روزِ حساب

Marfat.com

بحضورِ
القرغامُ السّالب، اسدُ اللہِ الغالب
سیّدنا حضرت **علیؓ ابن ابی طالب** کرّم اللہ وجہہ الکریم

کیوں عقیدت سے نہ میرا دل پکارے یا علیؓ
جس کے ہیں مولا محمدؐ، اُس کے ہیں مولا، علیؓ
جس گھڑی اللہ کے گھر میں ہوئے پیدا علیؓ
ذرّہ ذرّہ با ادب ہو کر پکارا، یا علیؓ
بے نظیر اُن کی شجاعت، بے مثال اُن کی سخا
ہے زمانے کا یہ نعرہ لا فتیٰ اِلّا علیؓ
جاں نثارانِ محمدؐ کے کئی القاب ہیں
عِلم کا دروازہ کہلائے مگر، تنہا علیؓ
مرحب و عنتر گرے جس کے خدائی زور سے
مردِ حق، شیرِ خدا، خیبر کشا، مولا علیؓ

Marfat.com

شاہِ مرداں، قوّتِ بازو رسولؐ اللہ کے
کیوں بھلا ہوتے کسی میدان میں پسپا، علیؓ

جان و دل سے تھے عزیز، اَللہ کے محبوبؐ کو
شبّرؓ و شبّیرؓ و حضرت فاطمہ زہرؓا، علیؓ

آ گئیں نقش و نگارِ زندگی میں رونقیں
صدقِ نیّت سے جو لوحِ دل پہ لکھا یا علیؓ

خیبر و خندق میں دُشمن کا صفایا کر دیا
جوہرِ مردانگی دِکھلا گئے کیا کیا علیؓ

جرأت و ہمّت میں تُم ہو آپ ہی اپنا جواب
مادرِ گیتی نہ پیدا کر سکی تُم سا علیؓ

دل گرفتہ ہُوں غم و آلام کی یلغار سے
اِس طرف بھی اک نظر ہو اے مِرے آقا، علیؓ !

جن کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے نصیر !
وہ حدیثِ مصطفٰےؐ کی رُو سے ہیں، مولا علیؓ

Marfat.com

مسدّس در ولادتِ

اَلقِرّغامُ السّالب، اَسَدُ اللّٰہِ الغالب

امیرُالمؤمنین، علیؓ ابنِ ابی طالب

گنبدِ آفاق میں روشن ہوئی شمعِ نجات
لہلہائی زلفِ لیلائے رُموزِ شش جہات
کُھل رہا ہے آسماں پر غُرفۂ ذات و صفات
اُٹھ رہا ہے بُرقعِ سلمائے رُوحِ کائنات

زندگی، علم و فراست کا مزا چکھنے کو ہے
فرش پر افلاک کی عظمت، قدم رکھنے کو ہے

Marfat.com

آسماں نکھرا ، اُبھرتا آ رہا ہے آفتاب
اُٹھ رہا ہے رُوئے اَسرار و حقائق سے نقاب
کُھل رہی ہے ذہن پر ادراک و عرفاں کی کتاب
کہہ رہی ہے زندگی ، یا لَیتَنِی کُنتُ تُرابؔ[1]

عارفوں کو مُژدہ ، شاہِ عارفاں آنے کو ہے
اے زمیں سجدے میں گر جا ! آسماں آنے کو ہے

اُس کے آتے ہی نُبوّت کا نشاں کُھل جائے گا
عُقدۂ دیرینۂ رُوحِ جہاں کُھل جائے گا
قُفلِ ایوانِ اُمُورِ این و آں کُھل جائے گا
گنجِ فِکر و بابِ اَسرارِ نہاں کُھل جائے گا

فاش کر دے گا رُمُوزِ اندک و بسیار کو
کھول دے گا غُرفہ ہائے ثابت و سیّار کو

---

[1] یہاں آیۂ کریمہ یا لیتنی کنت تُرابا کے بجائے حدیث شریف کے الفاظ قُم یا ابا تُراب کے مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے مصرعہ پڑھا جائے۔ نصیر

Marfat.com

لو وہ دمکا مطلعِ صدق و صفا پر آفتاب
آسمانِ عقل و دانائی پہ وہ جھومے سحاب
لو وہ آیا صاحبِ سیف و قلم گردوں جناب
مرحبا وہ آئے بزمِ آب و گل میں بوتراب ؓ

لو، وہ لوحِ دہر پر نقشِ تجلی پیدا ہُوا
نوعِ انساں کو مبارک ہو! علیؑ پیدا ہُوا

آپ کے آتے ہی بدلا، زندگی کا ہر نظام
ہو گیا دُنیا میں لُطفِ خاص سے، فیضانِ عام
پیشوائی کا کیا کعبہ نے از خود اہتمام
بادۂ صدق و صفا کے آگئے گردش میں جام

عقل کے کانٹے پہ اسرارِ نہاں تُلنے لگے
لیلیٰ افکار کے بندِ قبا کھُلنے لگے

Marfat.com

ٹھیکروں میں تابشِ تاجِ کیانی آ گئی
پھر زمیں میں آب و تابِ آسمانی آ گئی
از سرِ نو خونِ ہستی میں روانی آ گئی
مِصر پھر جھوما ، زُلَیخا پر جوانی آ گئی

لیلیٰ آفاق پر برنائیاں چھانے لگیں
شاہدِ اطلاق کو انگڑائیاں آنے لگیں

فکر کی کلیوں کو ذہنوں میں چٹکنا آ گیا
عندلیبِ مُہر بر لب کو، چہکنا آ گیا
بزمِ ہُو میں جامِ وحدت کو کھنکنا آ گیا
شاخ کو ہِلنا ، صنوبر کو لچکنا آ گیا

لیلیٰ حُسنِ تکلّم کو عمّاری مِل گئی
خسروِ معنیٰ کو لفظوں کی سواری مِل گئی

Marfat.com

کاکُلِ لیلائے فطرت کو سنورنا آ گیا
شانۂ خوباں پہ زلفوں کو بکھرنا آ گیا
علم کے لہجے کو رُوحوں میں اُترنا آ گیا
نُطق کو الفاظ کی صورت اُبھرنا آ گیا

چُومنے ہفت آسماں پائے زمیں آنے لگے
تحفۂ یزداں لیے روحُ الامیںؑ آنے لگے

بنتِ جودت کو قبا کے بند کسنا آ گیا
ابرِ نیساں کو گلستاں پر برسنا آ گیا
دشت گُلشن بن گئے، شہروں کو بسنا آ گیا
پا بہ گِل نخلِ تمنّا کو اُکسنا آ گیا

عرش کی تنویر سے معمور فرشِ خاک ہے
آشنا حُسنِ تمدّن سے، خس و خاشاک ہے

Marfat.com

خیمۂ دانشوری میں عُود سُلگایا گیا
زمزموں کا، موتیوں کا، ابر برسایا گیا
شعر و نغمہ کو حسیں آہنگ پر لایا گیا
حُورؔ[1] کو وجد آئے جس پر راگ وہ گایا گیا

نو عروسِ ذہن کو رنگِ حنا سجنے لگا
زندگی جُھومی، کڑے سے جب چَھڑا بجنے لگا

جنّتِ ادراکِ انسانی کے دَر کھولے گئے
عقل کی میزاں پہ انوارِ حِکم تولے گئے
فرشِ دانائی پہ حکمت کے گُہَر رولے گئے
دیدۂ فطرت میں رنگ افکار کے گھولے گئے

ضربتِ حق سے، ضلالت کا مَنارہ گِر گیا
شیطَنَت کی آگ پر دَم بھر میں پانی پھر گیا

---

[1] یہ عربی زبان کا لفظ ہے، حَوراء کی جمع ہے، مگر اکثر اہلِ علم بھی اسے بطورِ واحد باندھتے اور حوریں اس کی جمع سمجھتے ہیں۔ جو غلط ہے۔ چونکہ لفظِ حُور خود جمع ہے اور اس کا واحد حَوراءٌ ہے، لہٰذا اسے حُوریاں، حوریں یا حُوراں باندھنا بالکل ہی غلط ہے۔ پنجابی والے باندھتے ہیں تو باندھتے رہیں کم از کم اُردو والوں کو ایسی صریح غلطی زیب نہیں دیتی۔

Marfat.com

آگہی کے بام پر اُودی گھٹا چھانے لگی
زُلف، علم و فکر کے شانے پہ لہرانے لگی
شہپرِ جبریلؑ کی مہکی ہَوا آنے لگی
لو، کمر زُہرہ کی لچکی، مُشتری گانے لگی

زمزمے صحنِ ہُنر مندی پہ برسائے گئے
مُرکیوں کو موتیوں کے ہار پہنائے گئے

کشتیٔ دریائے دانائی کو لنگر مِل گیا
علم کی دیوی کو آشاؤں کا زیور مِل گیا
ہاتھ کو کنگن مِلا، ماتھے کو جُھومر مِل گیا
موجۂ گفتار کو اندازِ کوثر مِل گیا

تیرگی میں دولتِ بیدار پیدا ہو گئی
علم کی پازیب میں جھنکار پیدا ہو گئی

Marfat.com

نوعِ انسانی کو اندازِ تکلّم آ گیا
وہ تکلّم ، جس سے باتوں میں تحکّم آ گیا
وہ تحکّم ، جس سے لہجوں میں ترنّم آ گیا
وہ ترنّم ، جس سے موجوں میں تلاطُم آ گیا

وہ تلاطُم ، جس سے پیغامِ صبا آنے لگا
وہ صبا ، جس میں پرِ جبریلؑ لہرانے لگا

فطرتِ ہر شے میں مولائی مہک پیدا ہُوئی
پھُول کے لہجے میں بھنورے کی بِھنک پیدا ہُوئی
کونپلوں میں بُو ، ہَواؤں میں سنک پیدا ہُوئی
بادلوں میں گُونج ، گردُوں پر دھنک پیدا ہُوئی

زُلفِ ایماں ، شانۂ ہستی پہ لہرانے لگی
زندگی ایقان و آگاہی پہ اِٹھلانے لگی

Marfat.com

نا خدائے کشتیٔ جُود و کرم پیدا ہُوا
نازشِ توقیرِ اربابِ ہِمم پیدا ہُوا
خسروِ اقلیمِ قرطاس و قلم پیدا ہُوا
پاسبانِ عزّ و ناموسِ حرم پیدا ہُوا

گُلشنِ اطلاق سے بادِ بہاری آ گئی
جُزو کے میدان میں، کُل کی سواری آ گئی

خاتمِ ناموسِ حکمت کا نگیں پیدا ہُوا
جانشینِ انبیاء و مُرسلیں پیدا ہُوا
قاسمِ عرفان و ایمان و یقیں پیدا ہُوا
افتخارِ اوّلین و آخریں پیدا ہُوا

اپنی رَو میں سینکڑوں دُرہائے جاں رولے ہُوئے
صبح حاضر ہو گئی گھونگٹ کے پٹ کھولے ہُوئے

Marfat.com

اشجعِ عالَم ، خطیبِ نکتہ ور پیدا ہُوا
شارحِ علمِ نبیؐ ، صاحب نظر پیدا ہُوا
بحرِ عرفانِ الٰہی کا گُہر پیدا ہُوا
مفتیِ دانا ، فقیہِ معتبر پیدا ہُوا

بربطِ صوت و صدا میں زیر و بم پیدا ہُوئے
پھر نگارِ علم کی زُلفوں میں خَم پیدا ہُوئے

آسمانِ حق پہ بجلی کی چمک پیدا ہُوئی
دل میں انساں کے، صداقت کی دھمک پیدا ہُوئی
جانبِ خورشید ذرّوں میں ہُمک پیدا ہُوئی
چہرۂ نہجُ البلاغت پر دَمک پیدا ہُوئی

زندگی پیمانۂ اَسرار کو بھرتی ہُوئی
خیمۂ حکمت میں دَر آئی ، نِرت کرتی ہُوئی

Marfat.com

ابرِ حکمت بن کے کشتِ جہل پر چھاتا ہُوا
ہر طرف بڑھتا ، ہُمکتا اور لہراتا ہُوا
پُھولتا ، پھلتا ، مہکتا ، پُھول برساتا ہُوا
گُونجتا ، گِھرتا ، گرجتا ، جُھومتا ، گاتا ہُوا

آ گیا رُوحُ الامینؑ عِلم ، پَر تولے ہُوئے
بُت کدوں کو توڑتا ، کعبے کا دَر کھولے ہُوئے

رُوحِ پیغمبرؐ کی تھی ذاتِ علیؑ آئینہ دار
وہ علیؑ ، جس سے ہے گُلزارِ نبوّت پُر بہار
عِلم کا در ، ملکِ قرطاس و قلم کا شہر یار
عسکریّت کا پیمبر ، عِلم کا پروردگار

جس کے ذوقِ جُود پر ، فضل و عطا کو ناز ہے
جس کے اندازِ شجاعت پر ، خدا کو ناز ہے

Marfat.com

رن میں یہ صورت کہ جیسے غیظ میں شیرِ ژیاں
تیغ در دست و رَجَز خواں ، ضرب اُسکی بے اماں
آسماں گیر و زمیں کوب و عَدُو سوز و دواں
شعلہ ریز و برق بار و شب سوار و صبح راں

توسنِ چالاک سے فرشِ زمیں کو روندتا
برق کے مانند لہراتا ، لپکتا ، کوَندتا

وہ علیؓ ، مشہور ہے جس کا یہ قولِ مُستطاب
"یافَتٰی لَا تُبطِلِ الاَوقَاتَ فِیْ عَہدِ الشَّبَاب"
گوہرِ خود آگہی از بحرِ عرفانش بیاب
اِجْتَنِبْ مَا یُوْقِعُ التَّشکِیکَ فِیْ اَمْرِ الصَّوَاب

آدمیّت کا جہاں میں بول بالا کر دیا
بندۂ ناچیز کو ادنیٰ سے اعلیٰ کر دیا

Marfat.com

مسند آرائے سریرِ معرفت ، صِہرِ رسولؐ
والدِ سبطینؓ و جانِ اولیاؒ ، زوجِ بتولؓ
جعفرِ طیّار کا بازو ، ابُوطالب کا پھُول
سب سے پہلے جس نے بچپن میں کیا ایماں قبول

ڈھونڈلی جس نے حقیقت اُس کے قیل و قال کی
دھو گیا ہے وہ ، سیاہی نامۂ اعمال کی

اے شکوہِ نُہ سِپہر ! اے عظمتِ لوح و قلم
دستگیرِ بے کساں ، دارائے گیہانِ کرم
مقتدٰی ، نجمُ الھدٰی ، شیرِ خدا ، شمسُ الظُّلَم
منبعِ بذل و سخا ، تنویرِ عرفان و حِکَم

سنگ پر ڈالی نظر ، لعلِ بدخشاں کر دیا
تُو نے ظلمت میں قدم رکھا ، چراغاں کر دیا

Marfat.com

آشکارا تجھ پہ کی ' اللہ نے ہر اُیک شَے
نام سے تیرے دہلتا ہے دلِ دارا و کَے
حوضِ کوثر کی چھلکتی ہے ترے ساغر سے مَے
فاتحِ رُوم و سمرقند و تتار و شام و رَے

کون ٹھہرے گا ' امامُ الاولیا کے سامنے
با ادب اہلِ صفا ہیں، مُرتضیٰؓ کے سامنے

مدّتوں روتی ہے چشمِ حسرتِ اہلِ چمن
سالہا رہتے ہیں گریاں ' دیدۂ چرخِ کُہن
پھر نظر آتا ہے ایسا ایک نخلِ گُل بدن
"بایزیدؒ اندر خراساں ' یا اُویسؒ اندر قرن"

زندگی رہتی ہے برسوں، غوطہ زن در خاک و خُوں
"تا ز بزمِ عشق ' یک دانائے راز آید بُروں"

Marfat.com

اے خداوندانِ دولت ! خسروانِ کج کلاہ

تا بہ کے یہ آرزوئے طُمطراق و حُبِّ جاہ

کر دیا ہے تم کو دُنیا کی محبّت نے تباہ

دُشمنِ دینِ مُبیں ہو ، کفر کے ہو خیر خواہ

کعبہ ہے ایوانِ حکمت ، قصرِ دولت دَیر ہے

دانش و دینار میں باہم ازل سے بَیر ہے

جہل سے کب تک اُٹھاؤ گے طبیعت کا خمیر

تا بہ کَے طینت کو رکھّو گے ضلالت کا اسیر

تا بہ کَے زندہ رہو گے تم جہاں میں بے ضمیر

حشر تک رہنا ہے کیا دنیا کی نظروں میں حقیر ؟

تا بہ کَے دستار اپنوں کی اُچھالی جائے گی

اپنی عزّت غیر کی جھولی میں ڈالی جائے گی

Marfat.com

ہم ہیں اہلِ فن ، ہمیں کوئی مٹا سکتا نہیں
کوئی اِن اُونچے مناروں کو گرا سکتا نہیں
کوئی ہم اہلِ خرد کے سر جُھکا سکتا نہیں
کوئی دانش کے چراغوں کو بُجھا سکتا نہیں

سرنگوں ہے خسروی اہلِ حِکَم کے سامنے
گردنِ شمشیر جُھکتی ہے ، قلم کے سامنے

ہم ہیں رندانِ حق آگاہ و شرافت آشنا
طبعِ عالی سے ہماری ، دُور ہے حرص و ہَوا
ہے صراطِ مُستقیم اپنے لیے راہِ خدا
حشر برحق ، شافعِ محشر محمد مصطفٰے

ہے تہِ دل سے نصیر آلِ محمدؐ پر نثار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالفِقَار

Marfat.com

بحضورِ خواجہٴ بزرگ

بحضور الضّرغام السّالب اسدُ اللہِ الغالب علیؑ ابنِ ابی طالب

منظر فضائے دہر میں سارا علیؑ کا ہے
جس سمت دیکھتا ہوں ، نظارا علیؑ کا ہے
دنیائے آشتی کی پھبن ، مجتبیٰ حسنؑ
لختِ جگر نبیؐ کا تو پیارا علیؑ کا ہے
ہستی کی آب و تاب ، حسینؑ آسماں جناب
زہرؑا کا لال ، راج دُلارا علیؑ کا ہے
مرحب دو نیم ہے سرِ مقتل پڑا ہوا
اُٹھنے کا اب نہیں کہ یہ مارا علیؑ کا ہے
کُل کا جمال جُزو کے چہرے سے ہے عیاں
گھوڑے پہ ہیں حسینؑ ، نظارا علیؑ کا ہے
اے ارضِ پاک! تجھ کو مبارک کہ تیرے پاس
پرچم نبیؐ کا ، چاند ستارا علیؑ کا ہے

Marfat.com

اہلِ ہوس کی لقمۂ تر پر رہی نظر
نانِ جویں پہ صرف گزارا علیؑ کا ہے
تم دخل دے رہے ہو عقیدت کے باب میں!
دیکھو! مُعاملہ یہ ہمارا علیؑ کا ہے
ہم فقر مست ، چاہنے والے علیؑ کے ہیں
دل پرَ ہمارے صرف اجارا علیؑ کا ہے
آثار پڑھ کے مہدیِؑ دوراں کے یوں لگا
جیسے ظہور وہ بھی دوبارا علیؑ کا ہے
دنیا میں اور کون ہے اپنا بجز علیؑ
ہم بے کسوں کو ہے تو سہارا علیؑ کا ہے
اصحابی کالنُّجوم کا ارشاد بھی بجا
سب سے مگر بلند ستارا علیؑ کا ہے

تُو کیا ہے اور کیا ہے ترے علم کی بِساط
تجھ پر کرم نصیرؔ یہ سارا علیؑ کا ہے

Marfat.com

بحضورِ

سیّدۃُ نساءِ العالمین، خاتونِ جنّت، بنتِ خیرُالورٰی

حضرت فاطمۃُ الزّھرا سلام اللہ علیہا

کیوں کر نہ ہوں معیارِ سخا فاطمہ زہرؓا
ہیں دخترِ محبوبِ خدا فاطمہ زہرؓا

ہیں نُورِ محمدؐ بخدا، فاطمہ زہرؓا
محشر میں ہیں رحمت کی گھٹا فاطمہ زہرؓا

مادر ہیں وہ زینبؓ کی حسینؓ اور حسنؓ کی
ہیں آلِ محمدؐ کی رِدا فاطمہ زہرؓا

پُوچھا جو کسی نے کہ ہیں خاتونِ جِناں کون ؟
آہستہ سے رضواں نے کہا، فاطمہ زہرؓا

ایک ایک نظر حاملِ صد لُطف و کرم ہے
ہیں وارثِ فیضان و عطا فاطمہ زہرؓا

Marfat.com

نام اُن کا ہے اکسیر پئے ردِّ بلیّات
ہیں درد کی میرے بھی دوا فاطمہ زہرؓا
اوصافِ حمیدہ میں وہ ممتاز ہیں سب سے
ہیں جُملہ خواتیں سے جُدا فاطمہ زہرؓا
دیتی ہے وفائے حَسَنَینؓ اِس کی شہادت
ہر لحہ تھیں راضی بہ رِضا فاطمہ زہرؓا
اب تو ہے نصیرؔ اُن سے عقیدت کا یہ عالَم
ہر حال میں ہے وِرد مِرا "فاطمہ زہرؓا"

Marfat.com

در مدحِ

جگر بندِ رسولؐ، نورِ چشمانِ علیؓ و بتولؓ خلیفۂ پنجم، ملقّب بہ ابنی ھٰذا سیدٌ

حضرت امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

زمیں سے تا بہ فلک ہر طرف صدائے حسنؓ
بُلند و برتر و بالا ہُوا، لِوائے حسنؓ

ازل سے میرے مقدر میں ہے وِلائے حسنؓ
رہے گی سایہ فگن تا ابد رِدائے حسنؓ

وہ ذاتِ پاک ہے ابنِ علیؓ و سِبطِ نبیؐ
مِری نگاہ کا سُرمہ ہے خاکِ پائے حسنؓ

خدا کا شکر، مِرے دل کی زیب و زینت ہے
جمالِ مصطفویؐ، رُوئے دل کُشائے حسنؓ

لبوں پہ زہرِ ہلاہل کا کوئی ذکر نہ تھا
اُٹھا جو درد جگر سے، تو مسکرائے حسنؓ

یہ حال ہے مِرے دل کا بہ فیضِ شاہِؐ ہدیٰ
کبھی حسینؓ پہ قرباں، کبھی فدائے حسنؓ

Marfat.com

ہو کیوں نہ منزلِ جذب و سلوک زیرِ قدم
کہ غوث پاکؒ ہیں، اولادِ با صفائے حسنؓ

نقیب امن و اماں کا لقب ہوا، سیّد
فساد و فتنہ مٹانا تھا مدعائے حسنؓ

رہے خلیفۂ پنجم وہ چھ مہینے تک
علیؓ کے بعد حسنؓ کو ملی، یہ جائے بہ حسنؓ"

بنو اُمیّہ زر و جاہ کے حریص اُدھر
اِدھر یہ حال، کہ دنیا تھی زیرِ پائے حسنؓ

قبائے سبز، شہادت کی اک علامت تھی
شجر شجر کی زباں پر ہے ماجرائے حسنؓ

غنا و فقر، قدم بوس ہو گئے اُس کے
میسّر آئی جسے، دولتِ ولائے حسنؓ

عجب نہیں کہ مجھے خُلد میں جگہ مِل جائے
بہ فیضِ سرورِ کون و مکاں، برائے حسنؓ

کسی بھی شے کی کمی ہے، نہ آرزو، نہ طلب
نصیرؔ! فضلِ خدا سے ہوں میں، گدائے حسنؓ

Marfat.com

در مدحِ

حُسین ابنِ علی رضی اللہ عنہ

عارف بود کسے کہ دلش نسبتِ ولا
دارد بہ مصطفٰے و بہ اولادِ مصطفٰے
باشد نثارِ خواجۂ کونین و بُوترابؓ
سرشارِ مہرِ حضرتِ زہرؓا و آلہا
مصداقِ فضلِ آیۂ تطہیر، بالخصوص
زہرؓا و حیدرؓ و حسنینؓ اند و مجتبیٰؐ
اقطاب و اولیائے جہاں، خاکِ ایں در اند
گسترُدہ دامنِ طلب از بہرِ مدّعا
از رُوئے نَص، بہ گفتۂ احمدؐ تعرّضے
باشد ضلال و سفسطہ، بے ریب و بے مِرا

Marfat.com

سرمایۂ نجات بود حُبِّ اہلِؓ بیت
صد مرحبا بہ جانِ محبّانِ با صفا

خواہی گر التفاتِ پیمبر بہ رستخیز
از صدقِ دل نَخُست بہ آلش کُن التجا

ہر گز کسے بہ آلِؓ محمدؐ نمی رسد
علامہ گر بود وَ گراز خیلِ اولیا

آئی اگر بہ کین و عداوت ، برو ! برو!
داری اگر مودّتِ آلش ، بیا بیا

اے ہم نشیں ادب ! کہ ترا از صمیم دل
رانم سخن بہ مدحتِ شبیرؓ ، برملا

آں سبطِ مصطفٰے و جگر پارۂ علیؓ
پورِ بتولؓ و وارثِ پیغامِ انبیاؑ

آں تشنہ لب کہ آبِ رُخِ دیں، ز خُونِ اُوست
آں میرِ کاروانِ شہیدانِ پارسا

آں مُنتسَب ، بہ کوکبۂ صولتِ علیؓ
آں مُنتخَب ، بہ منصبِ ابلاغ و اہتدا

Marfat.com

آں از پئے تحفظِ اِلّا ، حصارِ حق

آں سر بُرندۂ صفِ باطل ، بہ تیغ لا

از جُوئے خوں بہ دہراساسِ یقیں نہاد

ہستیم زیرِ منّتِ سلطانِؑ کربلا

آں ماہِ ضَو فشان و ضیا پاش و جلوہ ریز

آں صبحِ نُور و مہرِ درخشانِ اِرتضا

اوجِ شرف نگر! کہ پیمبرؐ ز راہِ لُطف

ارشادکرد لَحْمُکَ لَحْمِی بہ مرتضےٰؑ

یعنی کہ ہست جسمکَ جسمِی بہ فرع واصل

گویا منم تو و تو منّی ، جان و جسم را

گر خاتِمِ رسالت و وحیمَ من اے علیؑ!

ہستی ولایتِ ازلی را تو مُنتہیٰ

از نسبتِ سیادتِ مَن ، افضلُ الانام

ہست آلِ تو ز فاطمہؑ مخدومۃُ النِّسا

گر سیّدِ خلائق و سردارِ عالَم

آلِ من است برترِ خلق ، ازرہِ عُلا

Marfat.com

بنگر ! بہ شان و عظمتِ لختِ دلِ بتولؓ
بشنو ! بحقِّ اُو ، سخنِ سیّدُ الورٰی
آں قِدوۂ الاُمَم بہ مُہماتِ صبر و شکر
آں غایۂ الہمَم بہ ہجومِ غم و بلا
آں نقطۂ عُروجِ تہوّر ، بہ رزم گاہ
آں بہرِ موٴمناں ، ہمہ پیرایۂ وفا
نُورِ اَحَد ، فروغِ صَمَد ، مشعلِ اَبَد
مِشکوٰۃِ لُطف ، شمعِ کرم ، نیّرِ سخا
برہانِ صِدق ، حُجتِ آخر ، دلیلِ حق
منشورِ آدمیت و دستورِ ارتقا
شانِ وُجود، رنگِ شُہود، آبروئے جُود
سُلطانِ فضل ، شوکتِ دِیں، نازشِ گدا
حق نازہ حق طراز و حق آغاز و حق مآل
حق شان و حق نشان و حق اعلان و حق ادا
حق اصل و حق جبلّت و حق دار و حق مدار
حق مست و حق پرست و حق آرا و حق نما

Marfat.com

بنیادِ صبر ، قصرِ تحمّل ، اساسِ ضبط
مِقدامِ رزم، بابِ ظفر ، ضیغمِ وغا
میزانِ فکر ، گنجِ معارف ، ریاضِ اُنس
مِرقاتِ فہم ، عرشِ خرد ، سالکِ رسا
اکسیرِ فیض ، نُسخۂ رحمت ، بقائے فرد
عُنوانِ عشق ، عنصرِ دانش ، ادب قبا
مِقیاسِ علم ، جوہرِ بینش ، مفادِ محض
فخرِ سلَف ، مدارِ شرف ، محورِ ثنا
تسنیمِ فیض ، غوثِ مِلَل ، داعیِ عمل
نقشِ ازَل ،بہارِ ابَد ، موجۂ بقا
عالی نژاد ، کشوردِاد ، اصدَقُ العِباد
میموں حسَب ، رفیع نسَب ، جوہرِ صفا
موسیٰؑ ہِمَم، خلیلؑ حشَم ، مُرتضیٰؓ کرم
یُوسفؑ لِقا، مسیحؑ ادا ، احسنُ القضا
تفصیلِ مجد، مُہرِ نجابت ، مطافِ عقل
میقاتِ عزم ، طُورِ یقیں ،مشعرِ ھُدٰی

Marfat.com

مفہوم فقر ، قامعِ جبر ، آسمانِ صبر
طغرائے حسن، رونقِ ہوش ، ارفعُ اللّوا
فردوسِ ناز ، قرّۃُ عینی و سیّدی
یعنی حسینؓ ، وارثِ فیضانِ ھَل اَتیٰ
ختمُ الرّسلؐ ، حسینؓ و حسنؓ حیدرؓ و بتولؓ

نازم کہ نسبت است بہ ایں پنجتن مرا
اے نورِ چشمِ حیدرِ کرّار ! یک نظر
افتادہ ام بہ خاکِ تو ، روحی لک الفدا
پس خوردۂ سگانِ درِ تست رزقِ من

حاشا ، اگر نگاہ کنم سوئے اغنیا
حبِ نبیؐ و آلِ نبیؐ از ازل نصیر !
فضلِ خدا است ذالکَ یُؤتیہِ مَن یَّشا

Marfat.com

در مدحِ
سبطِ رسولِ مطلّبی، حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہ

سبطِ شہِؐ دیں، نازِ حسنؓ، پیکرِ تنویر
شاخِ شجرِ قُدس و چمن زادۂ تطہیر
زائیدۂ آں خانہ کہ ہر طفلِ کریمش
جسمیست کہ از رُوحِ امیں آمدہ تصویر
پروردۂ آں خانہ کہ ہر جامِ سفالش
در میکدۂ رحمتِ حق، رشکِ قواریر
منزل گہِ آں نُورِ منزّہ کہ درخشید
بر ایمن و فاران و سرِ قُلّۂ ساعیر
بر مزرعِ حق ہستیٔ او ابرِ مَطیرے
بر خرمنِ باطل، نگہش شعلۂ تسعیر
در صدق و صفا، صبر و رِضا، بذل و شجاعت
ہم پایہ ندارد بہ نہاں خانۂ تقدیر

Marfat.com

حُسنش بہ نظر شمعِ فروزاں سرِ آفاق
قولش بہ عمل صُورتِ آیات بہ تفسیر
در سیلِ مصائب بہ لبش موجِ تبسّم
از خونِ شہادت بہ رُخش غازۂ توقیر
تسلیم و رِضایش سپرِ یُورشِ آفات
خسخانۂ باطل ، ہدفِ گرمیٔ تقریر
در رزمِ حریفانِ جفا ، سیفِ یدُاللہ
در بزمِ ندیمانِ وفا ، قاصدِ تبشیر
بر فرقِ محبّانِ نبیؐ ، سایۂ رحمت
دربارۂ اعدائے خدا ، آیۂ تعزیر
بر شاہرگِ اہلِ ستم نشترِ تعذیب
بر زخمِ دلِ غم زدگاں ، مرہمِ تجبیر
تا قُربتِ حق ، ذاتِ گرامیش وسیلہ
از واسطہ اش حرفِ دُعا محرمِ تاثیر
سرمایۂ دیں ، واقفِ اسرارِ نبوّت
سرکردۂ اربابِ وِلا ، صدرِ نحاریر

Marfat.com

بر منزلِ عشقے کہ رسیدہ ، نہ رسد کس
با آہِ سحر گاہی و بانالۂ شب گیر

از عرش سرِ عزّتِ آں شاہ ، فراتر
بر فرش بہ بُردند سرش راپئے تشہیر

در تشنگیٔ روزِ جزا ، ساقیٔ کوثر
در فتنہ گہِ کرب و بلا ، تشنہ وَ دل گیر

گہ سر بہ سجود است و گہے قامعِ اعدا
گہ حمد بہ لب ، گہ بہ زباں نعرۂ تکبیر

با تذکرۂ معرکہ آرائیٔ تیغش
رُودادِ شُجاعاں ، ہمہ افسون و اساطیر

گوئی ، بہ کف آورد قضا تیغِ دو دَم را
تازد چو بہ میدانِ وغا دست بہ شمشیر

آید چو بہ انبوہِ حریفانِ سبک سَر
گوئی ، بہم آویختہ شہباز و عصافیر

در معرضِ جُودش بہ پرِ کاہ نیرزد
لعل و گہر و دِرہم و دینار و قناطیر

Marfat.com

ہنگامِ جہاں پروریٔ دستِ نوالش
گنجینۂ زر نیست بہ جُز ارزشِ قِطمیر
زآب و گِلِ فقر آمدہ تخمیرِ وُجودش
بر سطوتِ شاہی نگرد از رہِ تحقیر
گردِ رہِ اُو ، سُرمۂ اربابِ بصیرت
ہر ذرّہ ز خاکِ درِ اُو ذُروۂ توقیر
اسلام ، حصاریست مَصُوں از ہمہ آفات
کز خونِ حسینؓ ابنِ علیؓ یافتہ تعمیر

Marfat.com

بحضورِ

پورِ بتولؓ، وارثِ شانِ رسولؐ

سیّدُ الشُّہداء سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حُسینؓ ، گلشنِ تطہیر کی بہارِ مُراد
حُسینؓ ، غیرتِ اسلام ، آبرو ایجاد

شعارِ مصطفوی ، جس کے فکر کی بنیاد
شعورِ دینِ محمدؐ ، حُسینؓ کا ارشاد

ہجومِ لشکرِ باطل ، سپاہِ ابنِ زیاد
حُسینؓ ، حق کے نگہبان ! ہر چہ بادا باد

فزود ز اشکِ اسیراں ، شماتتِ صیّاد
بزادگانِ بہاری درِ قفس نہ گُشاد

وزید دَر چمنِ کربلا ، نسیمِ کرم
خرامِ نگہتش ایزد بہ دُشمناں مرساد

Marfat.com

یزید، قبر کی ظلمت، حسینؓ نورِ زمیں
حسینؓ، علم و عدالت، یزید، استبداد

حسینؓ، وارثِ خیر و یزید، وارثِ شَر
حسینؓ، عشق و متانت، یزید، جہل و فساد

حسینؓ، فرحتِ اہلِ وفا، دمِ ایفا
یزید، ماتمِ اہلِ رِیا، پسِ بیداد

کہیں ہے ظلم و تشدّد، کہیں ہے صبر و رِضا
کوئی نشاط میں غلطاں، کسی کا گھر برباد

حسنؓ، حسینؓ کی توصیف، مختصر یہ ہے
نقیبِ امن و نگہبانِ عظمتِ اجداد

یہ گود وہ ہے کہ جس میں پلی حُسینیّت
جنابِ سیّدہؓ کو دیجیے مبارک باد

اجل کی دھوپ میں اُس کا وہ سجدۂ آخر
وہ تشنگی، وہ تمازت، وہ تیغۂ جلّاد

Marfat.com

ہر امتحان میں شبیرؓ کا یہ حال رہا
خدا کا ذکر ، خدا سے وفا ، خدا کی یاد

بہ حدِّ ظرفِ خرد ، کم نظر نے مان لیا
سمجھ تو آئی ہے ، لیکن بہ قدرِ استعداد

سِکھا گئے ہیں زمانے کو حُرّیت کا سبق
حسینؓ ، عزم و تدبُّر کے بے نظیر اُستاد

نَفَس نَفَس ہے نگاہوں میں شیوۂ تسلیم
نہ کوئی فکرِ اقارب ، نہ کچھ غمِ اولاد

خدا کی راہ میں عزمِ حسینؓ کیا کہنا
اِس اہتمام سے کرتا ہے کون ، گھر برباد

وہ جن کی ماں ہیں ، محمدؐ کی بنتِ نیک اختر
وہ جن کے باپ ہیں ، خیرُالانام کے داماد

لرز لرز کے فنا ہو گئی یزیدیّت
حُسینیت نے ہِلا دی غرور کی بنیاد

Marfat.com

ہر اک ستم کا ہدف تھے، حسینؓ ابنِ علیؓ
وہ ظلم و جورِ مسلسل، وہ دم بہ دم افتاد

خلافِ اہلِ تعدّی، جہاد واجب ہے
یہ دے گیا ہے پیام، ایک بندۂ آزاد

زہے کرم، بمن آورد بوئے خاکِ درش
بود ہمیشہ بشارت گرِ صبا، آباد

ہزار ہا صلوات و ہزار تسلیمات
بروحِ سیّدِ کونین و آلہِ الامجاد

نصیر کیوں نہ ہو ایسے امام کا پیرو
کہ سر بداد و بدستِ یزید، دست نداد

Marfat.com

بحضورِ

امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لاکھ نالہ و شیون ، ایک چشمِ تر تنہا
ہے حسینؓ کے غم میں اشک معتبر ، تنہا

دینِ حق پھلا پھولا جس کے سائے میں رہ کر
دشتِ کربلا میں تھا ایک وہ شجر ، تنہا

کاروانِ شبّیری فرد تھا شجاعت میں
فوج کے مقابل تھے ، لوگ بے خطر ، تنہا

ہے حسینؓ کو حاصل قُربتِ نَسب اُس کی
فرش سے ہوا جس کا ، عرش تک گُزر ، تنہا

عرصۂ شہادت میں بے مثال ہیں شبّیرؓ
جادۂ فلک پہ ہے مہر ، جلوہ گر ، تنہا

Marfat.com

اُن کی یاد رکھتی ہے قُربتوں کے منظر میں
یہ نہ ہو تو مُشکل ہے زیست کا سفر ، تنہا

دُشمنوں کے نرغے میں یُوں حسینؑ اکیلے تھے
ہو ہجُومِ مژگاں میں ، جس طرح نظر ، تنہا

ہو کے تہہ نشیں پا لے گوہرِ نجف تُو بھی
سوچ کے سمندر میں ، اک ذرا اُتر ! تنہا

شکر کر نصیرؔ! آخر ، مِل گیا درِ شبیرؑ
ورنہ ٹھوکریں کھاتا یُوں ہی در بدر ، تنہا

Marfat.com

بحضورِ

امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لافِ نبرد ، سبطِ پیمبرؐ کے سامنے!
قطرے کی کیا بساط ، سمندر کے سامنے

مُنہ دیکھتے ہی دیکھتے سُورج کا پھر گیا
ٹھہرا نہ اُن کے رُوئے مُنوّر کے سامنے

دیکھا حسینؓ کو تو یہ زہرؓا پُکار اُٹھیں
کانٹے بچھے ہوئے ہیں ، گُلِ تر کے سامنے

اصغرؓ کی تشنگی یہ صدا دے رہی ہے آج
کل کیا پیو گے ساقیؐ کوثر کے سامنے

عباسؓ بولے ، کوئی سکینہؓ سے جا کہے
چلتی نہیں کسی کی ، مقدّر کے سامنے

مَرتے ہیں لوگ اِس طرح زہرؓا کے چاند پہ
دِکھلا دیا یہ حُرؓ نے ، وہیں مَر کے ''سامنے''

Marfat.com

لاکھوں سلام بنتِ علیؓ ! تیرے نام پر
گھبرائی تو ، ذرا نہ ستمگر کے سامنے

بیعت طلب حسینؓ سے یوں تھے یزید و شمر
مُفلس کھڑے ہوں جیسے ، تونگر کے سامنے

وہ کھلبلی مچی کہ مُعطّل ہُوئے حواس
سٹھیا گئی تھی فوج ، بہتّر کے سامنے

خالی درِ حُسینؓ سے جاتا نہیں کوئی
بیٹھے رہو نصیر ! اسی در کے سامنے

Marfat.com

بحضورِ

امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زبانِ حال سے کہتی ہے کربلا کی زمیں
خدا کے بندوں پہ کیوں تنگ ہے خدا کی زمیں

رہیں ادب کے تقاضے ہمیشہ پیشِ نظر
فلک جناب ہے خاصانِ باصفا کی زمیں

دہانِ ذرہ جہاں کھول دے زبانِ سوال
ہزار گنج بکف ہے وہاں ، عطا کی زمیں

فلک کی آنکھ میں ترسیلِ گرد سے یہ کھُلا
جوابِ ظلم پہ مجبور ہے ، خدا کی زمیں

مزا تو جب ہے کہ مَیں سر کے بل وہاں پہنچوں
نہ آئے زیرِ قدم ، تیرے نقشِ پا کی زمیں

یہاں بھی قافلۂ عرش سیر اُترا تھا
یہ کہہ رہی ہے ترے شہرِ جاں فزا کی زمیں

Marfat.com

علیؑ جب سے لقب بُوتراب کا پایا
کمالِ شوق سے ہے وجد میں ، خدا کی زمیں

کسی کی آخری ہچکی نہ تھی ، قیامت تھی
ہو جیسے آج بھی سکتے میں ، کربلا کی زمیں

ہوائے دامنِ زہراؑ تلاش کرتی ہے
کہاں وہ پھول چھپائے ہیں ؟ نینوا کی زمیں!

صد آفریں تجھے اے شوق ! کیا نکالی ہے
بیانِ کرب و بلا کے لیے ، بلا کی زمیں

کبھی پنپ نہیں سکتا نصیرؔ ! نخلِ اثر
نہ ہو جو آبِ ندامت سے تر ، دُعا کی زمیں

Marfat.com

بحضورِ

امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تھا مہر صِفت ، قافلہ سالار کا چہرا
نیزے پہ دمکتا رہا ، سردار کا چہرا

وہ آئنہ تھا چہرۂ شبیرؓ کہ جس میں
آتا تھا نظر ، حیدرِؓ کرّار کا چہرا

صد حیف وہ خود یوں بھرے بازار سے گزرے
جس گھر نے نہ دیکھا کبھی ، بازار کا چہرا

ہے پیاس کی شدّت ، وہ سکینہؓ کے لبوں پر
مثلِ عَلَم اُترا ہے ، علمدارؓ کا چہرا

آثار کچھ ایسے تھے زینبؓ کی نظر سے
دیکھا نہ گیا ، عابدؓ بیمار کا چہرا

Marfat.com

اشکوں کی طرح تھے جو ستارے شبِ عاشُور
تھا چاند بھی اک اُن کے عزادار کا چہرا

وہ خُطبۂ زینبؑ کہ علیؑ بول رہے تھے
ہر لفظ پہ فق تھا ، بھرے دربار کا چہرا

دیکھو گے خورشیدِ قیامت کے مقابل
لَو دے گا نصیرؔ اُن کے پرستار کا چہرا

Marfat.com

بحضورِ

تشنہ کامِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہو گیا کس سے بھرا خانۂ زہرؓا ، خالی
چل دیا آپ ، مگر کر گیا دُنیا ، خالی
خون سے اپنے دمِ سجدہ اُگا کر گلشن
تُو نے رہنے نہ دیا دامنِ صحرا ، خالی
اللہ اللہ وہ شبیرؓ کا زورِ بازو
ایک ہی وار میں کر دی صفِ اعدا ، خالی
لَوٹ کر آئیں گے کب تک کہ سکینہؓ ہے اُداس
پُوچھ لیتا کوئی عباسؓ سے اتنا ، خالی
آثار کچھ ایسے تھے زینبؓ کی نظر سے
دیکھا نہ گیا ، عابدؓ بیمار کا چہرا
اُدرکِیْ فاطمہؓ ، یا فاطمہؓ ! کہہ کر روئیں
دیکھا زینبؓ نے جو آتے ہوئے گھوڑا خالی
گونجتی ہیں وہی "نانا" کی صدائیں پیہم
تیری یادوں سے نہیں گنبدِ خضریٰ خالی

Marfat.com

کربلا ہو، کہ نجف ہو وہ عرب ہو کہ عجم
ہم نے دیکھی نہ ترے غم سے کوئی جا ، خالی
جو بھی آیا ، اُسے کھُل کر مرے مولیٰ نے دیا
کس کے دامن کو مرے شاہ نے چھوڑا ، خالی
وہ تو اِک سجدۂ شبیر نے رکھ لی عزّت
ورنہ ہو جاتی خدا والوں سے دُنیا ، خالی
تیری اوقات ہی کیا اے سپہِ شام و دمشق
جب یہ گُزریں ، تو مَلک بھی کریں رستہ ، خالی
سیم و زر اُن کو مِلے جن کو ہوس ہو اِس کی
مجھ کو دینا ہے ، تو دے اُن کی تمنّا ، خالی
اصغرؓ و اکبرؓ و عبّاسؓ و سکینہؓ کے طفیل
بھیک مِل جائے کہ کشکول ہے اپنا ، خالی
آلؑ و اصحابؓ کا سایہ ہے ترے سر پہ نصیرؔ!
تیرا دامن نہ رہا ہے ، نہ رہے گا خالی

Marfat.com

بحضورِ

سیّدُالشُّہداء، نواسۂ رسولؐ، جگر بندِ علیؓ و بتولؓ

سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آگ سی دل میں لگی، آنکھ سے چھلکا پانی
کس کا غم ہے کہ ہُوا اپنا کلیجہ پانی
آنسوؤں کی غمِ شبّیرؓ میں بدلی صُورت
بن گیا آنکھوں میں طوفان، جو اُمڈا پانی
گھاٹ پر آکے بھی عبّاسؓ نے لب تر نہ کیے
ہاتھ آیا تو، مگر کام نہ آیا پانی
تپشِ عشق و وفا جن کے کلیجے پُھونکے
پیاس کیا اُن کی بجھائے گا، ذرا سا پانی
تجھ پر اللہ کی لعنت ہو یزیدی لشکر!
وارثِ کوثر و تسنیم پہ روکا، پانی
آہ! وہ حضرتِ شبّیرؓ پہ بیداد و ستم
فتنہ کیشوں سے وہ ہر گام پر ایذا "پانی"

Marfat.com

بد دُعا دیتے اگر ابنِ علیؑ دریا کو
ڈھونڈتا پھرتا، مگر ہاتھ نہ آتا پانی

مضطرب ہے کہ شہیدوں کے لبوں تک پہنچے
پہرے دُشمن کے لگے ہوں تو کرے کیا پانی

جس نے پی ہو مئے تسلیم و رِضا روزِ ازل
اُس کی دانست میں کیا چیز ہے دریا، پانی

یہ مسافر کی نگہداشت، یہ مہمان کی قدر
کربلا میں نہ مِلا شاہ کو دانہ، پانی

تشنگی دیکھ کے دریا کو اگر جوش آتا
سامنے حضرتِ شبّیرؑ کے بھرتا پانی

بوند پانی کی نہ تھی آلِؑ محمدؐ کیلئے
اور، پیتی رہی دُنیا لبِ دریا، پانی

کربلا میں شہِؑ دیں تک جو پہنچنے پاتا
فخر سے پاؤں زمیں پر کہیں دھرتا پانی

اِس خجالت سے کہ شبّیرؑ کو پانی نہ مِلا
ساری دُنیا میں لیے پھرتا ہے دریا، پانی

Marfat.com

کربلا تھی علی اصغرؓ کے لہو سے لرزاں
اِس قدر ظلم کہ سَر سے ہُوا اُونچا، پانی
پاؤں رکھّے گا زمیں پر نہ کبھی میرا غبار
کُوئے شبّیرؓ میں آخر ہے اِسے جا "پانی"
غرقِ حیرت تھا نصیرؔ! اہلِ ستم کا جمگھٹ
تیغِ اکبرؓ نے وہ میداں میں دکھایا، پانی

Marfat.com

بحضورِ

سبطِ رسولِ ہاشمی

مثلِ شبیرؓ کوئی حق کا پرستار تو ہو
دورِ حاضر میں کسی کا وہی کردار تو ہو
ابنِ حیدرؓ کی طرح پیکرِ ایثار تو ہو
ایسا دُنیا میں کوئی قافلہ سالار تو ہو

آج بھی گرمئ بازارِ شہادت ہے وہی
کوئی آگے تو بڑھے ' کوئی خریدار تو ہو

ظلم سے عُہدہ برآ ہونے کی ہمّت نہ سہی
کم سے کم حق کا دل و جان سے اقرار تو ہو

عین ممکن ہے کہ سو جائیں یہ سارے فتنے
ذہن انساں کا ذرا خواب سے بیدار تو ہو

میرا ذمّہ ' ہمہ تن گوش رہے گی دُنیا
ڈھنگ کی بات تو ہو ' بات کا معیار تو ہو

Marfat.com

عافیت کے لیے درکار ہے دامانِ حسینؑ
ظلم کی دُھوپ میں یہ سایۂ دیوار تو ہو
دل میں ماتم ہے، تو آنکھوں میں ہے اشکوں کا ہجوم
میرے مانند کوئی اُن کا عزادار تو ہو
عین ممکن ہے نصیر! آلِؑ محمدؐ کا کرم
کوئی اِس پاک گھرانے کا نمک خوار تو ہو

Marfat.com

بحضورِ

امامِ حُسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نظر نواز ہیں ، دل جگمگا رہے ہیں حسینؓ
کہ شمعِ بزمِ رسولِؐ خدا ، رہے ہیں حسینؓ

رِضا و صبر کے جوہر دکھا رہے ہیں حسینؓ
ستم گروں میں گھرے مسکرا رہے ہیں حسینؓ

خدا کی راہ میں خود کو لُٹا رہے ہیں حسینؓ
وہ کربلا کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں حسینؓ

حجاب جو ہوئے حائل ، اُٹھا رہے ہیں حسینؓ
جو اصل دین ہے ، وہ ہم کو دکھا رہے ہیں حسینؓ

یزید ، راندۂ خلق و مُعذّبِ خالق
نگاہِ کون و مکاں میں سما رہے ہیں حسینؓ

سمجھ سکے نہ شقی ، کربلا کے میداں میں
خدا رسولؐ کی جانب بُلا رہے ہیں حسینؓ

Marfat.com

بہا کے اپنا لہو نینوا کے ذرّوں میں
زمیں کو عرش کا ہمسر بنا رہے ہیں حسینؑ

نہ کیوں بپا ہو قیامت کا شور خیموں میں
کہ لاشے قاسمؑ و اکبرؑ کے لا رہے ہیں حسینؑ

شعور و عقل سے عاری ہیں شام کے حاکم
وگرنہ حق ہے وہی ' جو بتا رہے ہیں حسینؑ

مِٹا کے خود کو ' گھرانے کو ' ساتھ والوں کو
نصیبِ اُمّتِ عاصی ' جگا رہے ہیں حسینؑ

لرز نہ جائے بھلا کیوں زمین مقتل کی
سَر اپنا سجدۂ حق میں کٹا رہے ہیں حسینؑ

ہر ایک غم کا مداوا حسینؑ کا غم ہے
ہر ایک دُکھ میں مِرا آسرا ' رہے ہیں حسینؑ

خیال آیا تھا اُن کا کہ دِل ہُوا روشن
نصیرؔ سَر تو اُٹھاؤ ! وہ آ رہے ہیں حسینؑ

Marfat.com

بحضورِ

حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ، اہلِ بیتِ پیمبر کے ساتھ ہے
اسلام کا وقار اِسی گھر کے ساتھ ہے
جو شخص نُورِ دیدۂ حیدرؓ کے ساتھ ہے
روزِ جزا وہ شافعِ محشر کے ساتھ ہے
پیاسے نہ ہم رہیں گے قیامت میں دیکھنا
اپنا بھی ربط ساقیٔ کوثر کے ساتھ ہے
رہتا ہے رات دن غمِ ذُرّیّتِ رَسولؐ
سودا شروع سے یہ، مِرے سَر کے ساتھ ہے
آلِ نبیؐ کو ذاتِ نبیؐ سے جُدا نہ جان
ہر موج کا وجود سمندر کے ساتھ ہے
وہ اک مکاں کہ جس کا مکیں بابِؐ علم تھا
اپنا تو رابطہ ہی اُسی گھر کے ساتھ ہے

Marfat.com

آلِ نبیؐ کے درد سے مَیں بھی جُدا نہیں
میرا نصیب، اُن کے مقدّر کے ساتھ ہے

لاکھوں شقی اُدھر ہیں اِدھر اِک حُسینؓ ہیں
کانٹوں کی نوک جھوک گُلِ تر کے ساتھ ہے

کس پر کُھلے گا معرکۂ کربلا کا راز
یہ وہ معاملہ ہے، جو داوَر کے ساتھ ہے

تنہا اُسی کے نام سے دُشمن تھا بد حواس
اب کیا کرے، حُسینؓ بہتّر کے ساتھ ہے

سچ مچ ہو دل میں غم تو بھر آتی ہے آنکھ بھی
اشکوں کا سلسلہ دلِ مضطر کے ساتھ ہے

اُس ذاتِ پاک کا ہُوں دل و جاں سے میں غلام
دعوٰی غلط نہیں ہے، مگر ڈر کے ساتھ ہے

دُشمن کی گُفتگو میں کہاں خیر کی جھلک
جو بات ہے شریر کی، اِک شر کے ساتھ ہے

بھیجوں یزیدیت پہ نہ کیوں لعنت اے نصیرؔ
یہ دُشمنی ہے، اور مرے گھر کے ساتھ ہے

Marfat.com

بحضورِ

سبطِ رسولؐ مجتبیٰ حسینؓ ابنِ علیؓ المرتضیٰ

غمِ شبیرؓ کا یُوں دل پہ اثر ہے کہ نہیں ؟
جو بھی آنسو ہے وہ مانندِ گہر ہے کہ نہیں ؟

دل میں کردارِ حسینؓ کا گزر ہے کہ نہیں ؟
شیوۂ صبر و تحمّل پہ نظر ہے کہ نہیں ؟

راہِ حق میں جو بہ صد شوق لُٹا دے گھر بار
اُس مسافر کے لئے خُلد میں گھر ہے کہ نہیں ؟

جس نے قُربان کیا خود کو رضائے حق پر
وہ بشر، خَلق میں مافوقِ بشر ہے کہ نہیں ؟

علم کے شہر میں جس بِن ہے رسائی مُشکل
دیکھ اُس شخص کو، وہ علم کا در ہے کہ نہیں ؟

Marfat.com

راکبِ دوشِ نبیؐ ، آلِ عبأ ، پُورِ بتولؑ
یہی شبّیرؑ ہیں ، ظالم کو خبر ہے کہ نہیں ؟

آج تک سوگ میں ہے ، دشت کا ذرّہ ذرّہ
کربلا اُن کے لیے خاک بہ سَر ہے کہ نہیں ؟

ختم کب ہو گی یہ آزار و جفا کی ظُلمت
یومِ عاشُور ! تری شب کی سحر ہے کہ نہیں ؟

حلقِ معصوم کو کیوں تیر سے چھیدا تُو نے
حُرملَہ ! کچھ تجھے اللہ کا ڈر ہے کہ نہیں ؟

کربلا میں ہے شہیدوں کا لہو نُور فگن
رُخ زمانے کی نگاہوں کا اُدھر ہے کہ نہیں ؟

میرے دل میں ہیں مکیں سبطِ نبیؐ کے جلوے
رشکِ فردوس ، نصیرؔ ! آج یہ گھر ہے کہ نہیں ؟

Marfat.com

بحضورِ

اِمامؓ عالی مقام

رسمِ شبّیرؓ جگانے کے لیے
ہم نے غم سارے زمانے کے "لیے"
منزلیں بن گئیں خود جادۂ شوق
ابنِ زہراؓ ! تجھے پانے کے لیے
کربلا ! تیری صدا کافی ہے
ساری دُنیا کو جگانے کے لیے
کج اداؤں سے نبٹنا سیکھو
حق پرستی کو بچانے کے لیے
پھر محرّم کا مہینہ آیا
حشر سینے میں اُٹھانے کے لیے
اشک کے رُوپ میں ہے ذکرِ حُسینؓ
آنکھ کا نُور بڑھانے کے لیے

Marfat.com

تیرا کردار و عمل ، آفاقی
تیرا پیغام، زمانے کے لیے
اک قیامت سے گزرنا ہو گا
درِ شبیرؓ تک آنے کے لیے
تشنگی اپنی گوارا کر لی
پیاس خنجر کی بجھانے کے لیے
جان ، حق کے لیے دینی ہو گی
سلسلہ اُن سے ملانے کے لیے
کربلا تک کا سفر ہے درپیش
بس نصیر اُٹھتے ہیں، جانے کے لیے

Marfat.com

در مدحِ

حسینؓ ابنِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسینؓ کا ہو کہیں ذِکر ، کوئی بات چلے
ہماری آنکھوں سے اشکوں کی اک برات چلے

فلک پہ کیوں نہ بھلا کربلا کی بات چلے
غمِ حسینؓ میں تارے تمام رات چلے

مجسّم اُسوۂ خیرؐ الانام تھے شبّیرؓ
رضائے حق کے اشاروں پہ تا حیات چلے

ملی نہ بُوند بھی پانی کی تشنہ کاموں کو
ہوائے قہر کے جھونکے سرِ فرات چلے

حسینؓ حکمِ الٰہی سے کربلا آئے
بساط اُلٹ دی ، ہوئی دُشمنوں کو مات ، چلے

Marfat.com

قیام اُن کا ہُوا منزلِ مشیّت پر
وہ جن کے ایک اشارے پہ کائنات چلے

چلا ہے دُھوم سے یُوں قافلہ شہیدوں کا
وفورِ شوق میں جیسے کوئی برات چلے

حسینؓ کی صفِ اعدا میں تھی یہ شانِ خرام
ہجومِ کفر میں جس طرح نُورِ ذات چلے

وفا کا نام مٹانے سے مِٹ نہیں سکتا
ہزار چال یہ دُنیائے بے ثبات چلے

یزیدِ عصر کے آگے کھڑے ہیں سب خاموش
حسینؓ ہی جو چلائیں تو کوئی بات چلے

دبا سکا نہ کبھی حق کو، شور باطل کا
نہ کوئی گھات چلی ہے نہ کوئی گھات چلے

نصیر! گوش بر آواز عرش و فرش ہوئے
اب انجمن میں حسینؓ و حسنؓ کی بات چلے

Marfat.com

بحضورِ

سیّدُالشّہداء اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابنِ حیدرؓ کی طرح پاسِ وفا کس نے کیا؟
زیرِ خنجر آخری سجدہ ادا کس نے کیا؟

حق جو تعلیم نبیؐ کا تھا، ادا کس نے کیا؟
آدمی کو آدمیّت آشنا کس نے کیا؟

رازِ سر بستہ تھے ایثار و رِضا و صبر و شکر
حل یہ عُقدہ آلِ زہراؓ کے سِوا کس نے کیا؟

خون سے کس کے ہوئی تاریخِ عالَم تابناک
سرزمینِ نینوا کو، کربلا کس نے کیا؟

کربلا میں جو ہُوا وہ اے یزیدِ بد سِیَر
بے خطا تُو ہے، تو پھر جو کچھ کیا، کس نے کیا؟

کوئی تھا جس نے کیا سِبطِ پیمبرؐ کا لحاظ؟
احترامِ نسبتِ خیرؐالورٰی کس نے کیا؟

Marfat.com

مضطرب کیوں ہوں عزادارانِ اولادِ رسولؐ!
حشر میں کُھل جائے گی یہ بات، کیا کس نے کیا؟
شِمرِ ذی الجوشن، یزیدِ بد گُہر، ابنِ زیاد
جورِ بے جا اِن لعینوں کے سِوا کس نے کیا؟
گونگے بہرے بن گئے اتمامِ حُجّت پر عَدُو
آپ جو چاہا کیا، اُس کا کہا، کس نے کیا؟
حشر یہ برپا ہُوا کس کے اشاروں پر یزید!
آلِ زہراؑ پر ستم اے بے حیا! کس نے کیا؟
یہ حقیقت منکشف ہے ساری دُنیا پر نصیرؔ!
کربلا میں جو ہُوا، کس نے کہا، کس نے کیا؟

Marfat.com

بحضورِ

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنہیں نصیب ہوئی تن سے، سَر کی آزادی
کنیز بن کے رہی اُن کے گھر کی، آزادی
عطا ہوئی ہے اُسے خیر و شَر کی آزادی
ہے امتحان یقیناً، بشر کی آزادی
تمام عُمر کی پابندیوں سے بہتر ہے
اک آدمی کے لیے، لمحہ بھر کی آزادی
تصادم اِس کے لیے شرطِ اوّلیں ٹھہرا
ہے جسمِ سنگ میں پنہاں، شرر کی آزادی
کسی کے لُطف کا ممنون بن کے کیا جینا
سبک سری ہے شجر کو، ثمر کی آزادی

Marfat.com

قیام، ظلم کے ماحول میں نہیں ممکن

اب اپنی رُوح کو دے دو، سفر کی آزادی
شعورِ ذات ہی فُرقانِ حق و باطل ہے
عجیب چیز ہے، فکر و نظر کی آزادی
نظر کا نُور بڑھا آب و تاب سے اِس کی
صدف کا عزّ و شرف ہے، گُہر کی آزادی
حسینؑ خیر کا مظہر، سلامتی کا نشاں
اُسے پسند نہ تھی اہلِ شَر کی آزادی
مزاجِ دینِ مُبین، ظلم کے خلاف جہاد
اساس اُسوۂ خیرُ البشر کی، آزادی
یزیدیت کی ہلاکت ہے، رسمِ شبّیری
ستم کو مِل نہ سکی، کرّ و فر کی آزادی
اُٹھائی اِس لیے سجّادؑ نے صعوبتِ قید
کہ مُضمر اِس میں تھی نوعِ بشر کی آزادی
دیا حسینؑ نے یُوں زیست کو نیا مفہوم
مِلی ہے آخری سجدے میں سَر کی آزادی

Marfat.com

حُسینیت مِرا ورثہ بھی ہے ، عقیدہ بھی
مجھے نصیب ہے عرضِ ہُنر کی آزادی
غمِ حُسینؓ کا پابند ہر نَفَس ہے نصیرؔ !
غمِ جہاں سے مِلی ، عُمر بھر کی آزادی

Marfat.com

بحضورِ

وارثِ ھل اتیٰ، سُلطانِ کربلا،

سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پانی کی جو اک بوند کو ترسا لبِ دریا
وہ غیر نہ تھا، سبطِ نبیؐ تھا لبِ دریا
رنگین رہا دشت، شہیدوں کے لہو سے
بہتا ہی رہا خون کا دریا، لبِ دریا
ہے ماتمِ شبّیرؓ کی اک زندہ شہادت
موجوں کا یہ سَر پیٹتے اُٹھنا، لبِ دریا
موجوں میں تلاطُم، تو ببولوں میں قیامت
پیاسوں کا ہے شیون سرِ صحرا، لبِ دریا
اِس سوچ نے پہروں دلِ مضطر کو رُلایا
وہ بندشِ آب اور وہ پہرا، لبِ دریا

Marfat.com

شکوہ نہ شہیدوں کو رہے تشنہ لبی کا
یُوں موت کے گھاٹ اُن کو اتارا لبِ دریا

امواجِ ستم کھیل رہی تھیں سرِ بالیں
عباسؑ پڑے تھے گُہر آسا، لبِ دریا

یُوں خون رواں تھا علی اصغرؑ کے گلے سے
جیسے ہو لہو کا کوئی دھارا، لبِ دریا

اے اہلِ جفا! پیاس سے پیاسوں کی نہ کھیلو
پہنچیں نہ کہیں سیدہ زہراؑ، لبِ دریا

شاہِؑ شُہدا کیسے اُدھر پاؤں اُٹھاتے
چل کر کہیں آیا کوئی دریا، لبِ دریا

تھا مرتبۂ عترتِ زہراؑ کے منافی
دو بوند کے چکّر میں اُلجھنا، لبِ دریا

گر زحمتِ یک گام وہ کر لیتے گوارا
خود بڑھ کے قدم چوم نہ لیتا، لبِ دریا

جُھکنا سرِ شبّیرؑ کی فطرت میں نہیں تھا
جُھک جاتے تو کچھ دُور نہیں تھا، لبِ دریا

Marfat.com

عباسؑ میں حیدرؑ کا لہو دوڑ رہا تھا
دُشمن سے لڑے وہ، تنِ تنہا، لبِ دریا

جب ابنِ علیؑ جھوم کے پہنچے سرِ مقتل
اک شور اُٹھا صلِّ علیٰ کا، لبِ دریا

پیوستہ قدم چُومنے اُٹھتی رہیں لہریں
دیکھا جو محمدؐ کا سراپا، لبِ دریا

ہر منظرِ فطرت کو وہاں پاسِ ادب تھا
موجیں ہی نہ تھیں ناصیہ فرسا، لبِ دریا

حُرّیتِ اظہار کا تابندہ نشاں ہے
عبّاسؑ! ترا نقشِ کفِ پا، لبِ دریا

اے قاسمؑ گُل رو! شبِ عاشور کے دُولہا!
گاتی رہیں لہریں ترا سہرا، لبِ دریا

موجوں کے مد و جزر نے لیں اُس کی بلائیں
چہرا تھا کہ اک چاند کا ٹکڑا، لبِ دریا

سب کہتے، نصیر اپنے مقدر کا دھنی ہے
شبّیرؑ کے قدموں میں جو ہوتا، لبِ دریا

Marfat.com

بحضورِ

سبطِ رسولِ ہاشمی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حُسنِ تخلیق کا شہکار، حسینؓ ابنِ علیؓ
عشق کا مطلعِ انوار، حسینؓ ابنِ علیؓ

گُلِ گلزارِ حرم، زُبدۂ آلِ ہاشم
نُورِ چشمِ شہِ ابرار، حسینؓ ابنِ علیؓ

فتنۂ کفر و فسوں سازیٔ باطل کے خلاف
جرأتِ حیدرِؓ کرّار، حسینؓ ابنِ علیؓ

کشتِ ایمان و چمن زارِ صداقت، اسلام
موجِ گُل، ابرِ گہر بار، حسینؓ ابنِ علیؓ

حق نے باطل کو بہ ہر حال پنپنے نہ دیا
اِس حقیقت کا ہیں اظہار، حسینؓ ابنِ علیؓ

Marfat.com

مظہرِ صدق و صفا، پیکرِ تسلیم و رِضا
پرتوِ احمدؐ مختار، حسینؑ ابنِ علیؑ

ایک لعنت ہے زمانے کے لیے فعلِ یزید
اک سعادت ترا کردار، حسینؑ ابنِ علیؑ

محفلِ اہلِ مودّت میں مثالِ نکہت
رزم میں برقِ شرر بار، حسینؑ ابنِ علیؑ

بزمِ ایمان و صداقت کے لیے شمعِ وفا
صدق و اخلاص کا معیار، حسینؑ ابنِ علیؑ

کچھ غمِ ذات، نہ اولاد و اقارب کا ملال
غمِ انساں میں دل افگار، حسینؑ ابنِ علیؑ

نرغہء ظلم میں بھی پیشِ خدا سر بہ سجُود
اپنے خالق کا وفادار، حسینؑ ابنِ علیؑ

دوزخی، آپ کے رُتبے سے کہاں واقف ہیں
اہلِ جنّت کے ہیں سردار، حسینؑ ابنِ علیؑ

Marfat.com

رہ برِ قافلۂ منزلِ عرفان و سُلوک
سرورِ زُمرۂ اخیار، حسینؓ ابنِ علیؓ

حق جہاں جلوہ نُما ہو گا، وہاں تُو ہو گا
چار سُو ہے ترا دیدار، حسینؓ ابنِ علیؓ

تیری سرکار میں جُھکتا ہے دلِ ہر مظلوم
سب کو ہے تجھ سے سروکار، حسینؓ ابنِ علیؓ

آستاں پر ترے آیا ہے تہی دست، نصیر
ترا دربار ہے دُربار، حسینؓ ابنِ علیؓ

Marfat.com

مُسَدَّس

بیادِ امامؑ عالی مقام

اے دوست ! چیرہ دستیٔ دورِ جہاں نہ پوچھ
اِس چرخِ فتنہ ساز کی نیرنگیاں نہ پوچھ
نا مہربانیوں کا سبب ، مہرباں ! نہ پوچھ
انسان سے عداوتِ عُمرِ رواں نہ پوچھ
ہر اک نَفَس ہے دردِ فراواں لیے ہُوئے
ہر راگنی ہے اک غمِ پنہاں لیے ہُوئے

Marfat.com

اِس پر بھی رہنِ بُغض و عداوت ہے آدمی
صیدِ زبونِ جذبۂ نفرت ہے آدمی
مصروفِ حَرب و ضرب و ہلاکت ہے آدمی
خود آدمی کے خون سے لت پت ہے آدمی

چہرے پہ اپنے خونِ رفیقاں مَلے ہُوئے
خُوئے درندگی میں ہیں انساں ڈھلے ہُوئے

سمجھایئے کسے کہ عداوت حرام ہے
رسمِ نفاق و خُوئے کدُورت حرام ہے
اَخلاق و آشتی سے بغاوت حرام ہے
فتنہ ہے، کفر اور شرارت حرام ہے

اہلِ ستم کو قہرِ خدا کی وعید ہے
اخیار پر جو ظلم کرے، وہ یزید ہے

Marfat.com

جس کو فنا نہیں، وہ محبّت ہے دوستو
دل کو جو گُھن لگائے، وہ نفرت ہے دوستو
غیریّت، اک تسلسلِ وحشت ہے دوستو
انساں وہ ہے، جو باعثِ راحت ہے دوستو

ہر دل ہے تابشِ صمدیّت لیے ہُوئے
نُورِ خدا ہے، مشعلِ وحدت لیے ہُوئے

البتّہ، حاکمانِ جفا جُو کے رُو برو
قائم رکھ اپنی ہمّت و غیرت کی آبرو
رُعبِ شہنشہی سے کبھی سَر جُھکا نہ تُو
باطل کا سامنا ہو تو کر حق کی گُفتگو

دامانِ خسروانِ حق آزار، پھاڑ دے
جھنڈے زمیں پہ اپنی شجاعت کے گاڑ دے

Marfat.com

عرصہ ہُوا ، چلی تھی مخالف کبھی ہَوا
اورنگِ سلطنت پہ تھا اک بانیٔ جفا
اُس وقت ایک مردِ حق آرا و حق نوا
آیا تھا شیرِ نَر کی طرح سُوئے کربلا

جو مصطفٰے کا نُور ، تھا زھراؓ کا چین تھا
اُس با خدا کا نامِ گرامی ، حسینؓ تھا

ناموسِ لوح ، تاجِ امامت ، چراغِ دِیں
نُورِ ازل ، فروغِ ابد ، مطلعِ یقیں
تنویرِ عرش ، حُسنِ فلک ، زینتِ زمیں
باطل ستیز ، حق نگر و صدق آفریں

مصباحِ لُطف ، صبحِ کرم ، عزّتِ وُجُود
رمزِ نماز ، سرِ وفا ، سطوتِ سُجُود

Marfat.com

جانِ کرم ، نگارِ حرم ، قبلۂ اُمم
میرِ حیات ، مہرِ بقا ، قاسمِ نِعَم
سامانِ رُشد ، شاہدِ حق ، احسنُ الشِّیَم
قندیلِ فیض ، شمعِ سخن ، خسروِ قلم

دستِ علیؓ ، حسامِ حسنؓ ، نُورِ مشرقین
تصدیق و اعتبارِ زمین و زماں ، حسینؓ

اللہ کا مُطیع ، محمدؐ کا لاڈلا
زہراؓ کا عزم ، زینبؓ و صغراؓ کا آسرا
واری تھی جس پہ بالی سکینہؓ ، وہ باوفا
حیدرؓ کو جس کی قوّتِ بازو پہ ناز تھا

آواز آ رہی ہے یہ رن میں کچھار سے
ٹپکے گا آج خون ، رگِ اقتدار سے

Marfat.com

ہیبت سے اُس کی ، پیرِ فلک کو نہیں قرار
لرزے میں ہے زمین ، تو سکتے میں روزگار
ہر سانس کو یہ دُھن ہے کہ ڈھونڈے رہِ فرار
یہ حال ، دشمنوں کے ہے سَر پر قضا سوار

ہلچل سی اک بپا ہے دلِ جبرئیلؑ میں
شعلے بھڑک رہے ہیں دیارِ خلیلؑ میں

ہر اک طرف خروش ہے فریاد و آہ کا
جو سانس آ رہا ہے ، وہ کانٹا ہے راہ کا
سِکّہ جما ہُوا ہے حُسینی سپاہ کا
کُنبہ ہے یہ جنابِ رسالتؐ پناہ کا

حاضر عَدُو ہے نقدِ دل و جاں لیے ہُوئے
سرمایۂ حیاتِ پریشاں لیے ہُوئے

Marfat.com

یہ بے پناہ دُھوپ کی شدّت ، یہ تشنگی
یہ غم ، یہ اضطراب ، یہ صدمے ، یہ بے کسی
یہ گیسوئے حیاتِ گُریزاں کی برہمی
اور اِس کے باوجود ، یہ جوشِ دلاوری

دل ہے اُداس ، ہاتھ میں پھر بھی حُسام ہے
اے فاطمہؓ کے لال ! یہ تیرا ہی کام ہے

پُھولا پَھلا چمن جو ہُوا سامنے تباہ
وہ بے کسی کا وقت بھی کیا تھا ، خدا گواہ
زینبؓ ، وفورِ غم سے ہُوئی غرقِ رنج و آہ
تڑپا جو دل ، تو سُوئے مدینہ اُٹھی نگاہ

بولی کہ اے محمدؐ ذی جاہ ! المدد
سب کی پناہ ، میرے شہنشاہ ! المدد

Marfat.com

غش میں پڑے ہیں عابدؑ بیمار' ہائے ہائے
چہرے پہ بے کسی ہے نمودار' ہائے ہائے
تپتی زمین پر ہیں علمدارؑ' ہائے ہائے
نرغے میں ہے بتولؑ کا دلدار' ہائے ہائے

فریاد کس سے ہو ستم روزگار کی
دوشِ خزاں پہ لاش ہے' فصلِ بہار کی

اے وائے بر فسردگیٔ باغِ بُو ترابؑ
کانٹوں پہ ہیں گُلاب' تو نیزوں پر آفتاب
اِن کی طرح سے کوئی نہ ہو خانماں خراب
بچّے بھی سو رہے ہیں' جواں بھی ہیں محوِ خواب

زھراؑ کے گُل عذار پہ چادر ہے دُھول کی
لاشیں پڑی ہیں خاک پر آلِ رسولؑ کی

Marfat.com

امّاں کو میرے غم کی خبر، کیوں نہیں ہوئی
ہم بے کسوں کی سمت نظر، کیوں نہیں ہوئی
فریاد میری زُود اثر، کیوں نہیں ہوئی
میری شبِ الم کی سحر، کیوں نہیں ہوئی

دُشمن کی دسترس میں ترا نُورِ عین ہے
امّاں ! یہ کوئی اور نہیں ہے، حسینؑ ہے

پیغمبری کو بازوئے حیدرؑ پہ ناز ہے
حیدرؑ کو، خونِ سبطِ پیمبرؐ پہ ناز ہے
زینبؑ کو جرأتِ دلِ اکبرؑ پہ ناز ہے
اکبرؑ کو بے زبانیٔ اصغرؑ پہ ناز ہے

جبریلؑ ہے نثار، نگارِ بتولؑ پر
نازاں ہے چرخ، جرأتِ آلِؑ رسولؐ پر

Marfat.com

وقتِ سخن وہ ہیبتِ یزداں کلامؒ میں
پڑ جائے جس سے لرزہ، دلِ خاص و عام میں
اللہ رے یہ صفات کے جوہر، امام میں
سچ ہے کہ انبیاؑ کا چلن تھا خرام میں

دل میں کماں کا لوچ تھا، خم ذُوالفِقار کا
شبّیرؓ، شاہکار تھے پروردگار کا

خود دار ہے، جری ہے، شہِ کائنات ہے
اُس کا وجودِ پاک، جمالِ حیات ہے
شہ پارۂ صفات ہے، شہ کارِ ذات ہے
اُس کا قدم زمین پہ مُہرِ ثبات ہے

سر اُس کا پائے حشمتِ باطل پہ خم نہیں
عزمِ حسینؓ، عزمِ رسالت سے کم نہیں

Marfat.com

اے دُشمنانِ دین و لعینانِ بد خِصال !
یہ اختران بُرجِ نُبوّت ہیں، لازوال
اِن کو مٹا سکے، یہ کسی کی نہیں مجال
کچھ شرم ہو تو ڈُوب مَرو بندگانِ مال !

نُورِ اَحد سے دل کو اُجالے ہُوئے ہیں یہ
بنتؓ نبیؐ کی گود کے پالے ہُوئے ہیں یہ

Marfat.com

یومِ عاشُور

آج کا دن، شہِؓ دل گیر کا دن ہے لوگو
اکبرؓ و اصغرؓ بے شِیر کا دن ہے لوگو
مظہرِ آیۂ تطہیر کا دن ہے لوگو
آج کا دن، مِرے شبّیرؓ کا دن ہے لوگو

کون شبّیرؓ؟ کئی دن کا وہ پیاسا، شبّیرؓ
کون شبّیرؓ؟ محمدؐ کا نواسا، شبّیرؓ

کون شبّیرؓ؟ وہی برتر و اعلیٰ شبّیرؓ
کون شبّیرؓ؟ وہی سب سے نرالا شبّیرؓ
کون شبّیرؓ؟ وہی گیسوؤں والا شبّیرؓ
کون شبّیرؓ؟ وہی ناز کا پالا شبّیرؓ

وہ جو، آغوشِ رسالت میں پَھلا پُھولا ہے
جسے بُھولے گا یہ عالم، نہ کبھی بُھولا ہے

Marfat.com

شمعِ ایوانِ نبیؐ ، نُورِ حرم ، ناصرِ دیں
رونقِ بزمِ حسنؑ ، خاتمِ زھراؑ کا نگیں
وہ مکارم کی اساس اور شرافت کا امیں
چرخ جس کے درِ اقدس پہ جُھکاتا ہے جبیں

اِس کی درگاہ کا وہ جاہ و حشم ہوتا ہے
سَر عقیدت سے شہنشاہ کا ، خَم ہوتا ہے

مُستند عالمِ تخلیق میں ہے جس کا جمال
جس کا نانا ہے نبیؐ نیّرِ بُرجِ اجلال
جس کا بابا ہے علیؑ شیرِ خدا ، ماہِ کمال
ہے فلک اُس کی اگر ڈھال ، تو خنجر ہے ہلال

رن میں غُل ہے کہ چراغِ حرمین آتا ہے
لاڈلا حضرتِ زہراؑ کا ، حسینؑ آتا ہے

Marfat.com

رُوئے روشن ہے کہ ہے عکسِ جمالِ یزداں
زُلفِ مشکیں ہے کہ خُوشبوئے گُلِ باغِ جناں
قدِ موزوں پہ ہے طُوبٰی کی بُلندی قرباں
طرزِ رفتار کے صدقے روشِ کون و مکاں

گُفتگو لب پہ جو اللہ غنی آتی ہے
بُوئے انفاسِ رسولِ مدنی آتی ہے

کوئی پیدا نہ ہُوا حامئِ دِیں، اُس جیسا
کسی سینے میں نہیں عزم و یقیں، اُس جیسا
سجدہ کر پائی کہاں کوئی جبیں، اُس جیسا
ساری دُنیا میں نہیں کوئی حسیں، اُس جیسا

رشکِ صد مہرِ مُبیں، جلوہ فشانی اِس کی
غیرتِ یوسفِؑ کنعاں ہے جوانی اِس کی

Marfat.com

انبیا سارے، شجاعت پہ ہیں اُس کی نازاں
اولیا اُس کے غلام اور ملائک درباں
لڑکھڑاتی ہے اِسی در پہ فصیحوں کی زباں
اِسی چوکھٹ پہ رگڑتے ہیں جبینیں، سُلطاں

نہ بٹی ہے، نہ بٹے گی، نہ کہیں بٹتی ہے
علم و عرفان کی خیرات، یہیں بٹتی ہے

اُس کے جلووں سے ہے معمور، شبستانِ کرم
اُس کے اک سجدے نے رکھا ہے نمازوں کا بھرم
اُس کے سر پر شرف و مجدِ علیؑ کا پرچم
خون سے اُس کے فروزاں ہوئی قندیلِ حرم

زیست جولاں ہے اُسی زلف کے پیچ و خم سے
سانس چلتی ہے سماوات کی اُس کے دَم سے

Marfat.com

مثلِ واعظ نہیں منبر پہ فقط زمزمہ خواں
زاہدِ خشک کے مانند نہیں سجدہ کُناں
اُس کے سجدے میں سمٹ آئی ہے رُوحِ ایماں
سَر ہے نیزے پہ، مگر وردِ زباں ہے، قرآں

جن کے سجدے تہِ شمشیر ادا ہوتے ہیں
اُن کے اندازِ عبادت ہی جُدا ہوتے ہیں

رن میں جب نعرہ زناں شاہ کی سرکار چلی
سَر قلم کرتی ہوئی تیغ شرر بار چلی
جس طرف کوند گئی شور پڑا ' مار چلی
رُوح کہتی تھی بدن سے، کہ مِرے یار ! چلی

ہیبت ایسی، کہ جسے دیکھ کے چہرہ فق ہو
شدّت ایسی، کہ چٹانوں کا کلیجہ شق ہو

Marfat.com

تیغِ بُرّاں نے کیا لشکرِ اعدا کو جو صاف
رُک گئی نبضِ فلک، کانپ اُٹھے شش اطراف
پڑ گئے قصرِ رعونت کے حصاروں میں شگاف
گڑ گڑا کر کہا اعدا نے کہ تقصیر معاف

ظُلمتِ کفر میں، ایماں کی سحر پُھوٹ گئی
ضربتِ فقر سے، شاھی کی کمر ٹُوٹ گئی

جانِ زھراؑ، پسرِ حیدرِؑ کرّار بھی ہے
ابرِ رحمت بھی ہے وہ، برقِ شرر بار بھی ہے
آزمائش کی گھڑی ہو، تو مددگار بھی ہے
پُھول اگر بزم میں ہے، رزم میں تلوار بھی ہے

جنگ جُو اِس کی شجاعت کی قسم کھاتے ہیں
درِ شبّیرؑ پہ افلاک بھی جُھک جاتے ہیں

Marfat.com

نوکِ شمشیر سے دُشمن کا ہُوا چاک، لباس
چھا گئی ہیبتِ حق کفر پہ، بے حدّ و قیاس
خود تو موجود تھے، گم ہو گئے سب ہوش و حواس
تیغ نے کاٹ کے سب رکھ دیئے اَشرارُ النّاس
اُس نے بھُولے سے بھی اوچھا نہ کبھی وار کیا
ایک ہی ضرب میں دوچار کو فی النّار کیا

رفتہ رفتہ یُونہی بڑھتی رہی شمشیر کی کاٹ
دُشمنوں کے لیے اُس وقت کوئی گھر تھا، نہ گھاٹ
ضرب ایسی تھی کہ ہو جائیں صفیں جس سے سپاٹ
جاں بلب دُشمنِ جاں، اور یہ تھی لوہا لاٹ
لشکرِ شام کے ہونٹوں پہ ترانے نہ رہے
مَلکُ الموت کے بھی ہوش ٹھکانے نہ رہے

Marfat.com

رن میں اِس شان سے مولا کی سواری آئی
ڈر تھا ایک ایک کو بس اب مِری باری آئی
یُوں لڑائی کے لیے فوج تو ساری آئی
دل دہلتے تھے کہ مارے گئے ' خواری آئی

جن کو کچھ دین سے مطلب ' نہ خدا کا ڈر تھا
اُن کو بس ایک ہی ڈر تھا ' جو قضا کا ڈر تھا

جب چلا ابنِ علیؑ بہرِ وغا زمزمہ خواں
سر بکف ' نعرہ بلب ' سوز بدل ' شعلہ بجاں
رُعب سے لشکرِ بد خواہ تھا سرگرمِ فغاں
دَم بخود ' خاک بسر ' لرزہ بتن ' نوحہ کناں

تیغِ شبّیرؑ نے جوہر وہ دکھائے اپنے
خاک میں مِل گئے سفّاک عَدُو کے سپنے

Marfat.com

سَر پہ زینبؓ نے جو سَر چُوم کے باندھی دستار
صدقے ہونے کو مدینے سے چلی بادِ بہار
مصطفٰے نے یہ ادا دیکھ کے چُومے رُخسار
بن سنور کر جو ہُوا دُلدُلِ حیدرؓ پہ سوار

شور اُٹھا کہ گُلِ باغِ بتولؓ آتا ہے
مرحبا ! دینِ شہادت کا رَسول آتا ہے

بے کسوں اور غریبوں کا سہارا ، وہ حسینؓ
ظالموں کے جو مقابل تھا صف آرا ، وہ حسینؓ
حضرتِ فاطمہؓ کے عزم کا تارا ، وہ حسینؓ
تھا پیمبرؐ کو دل و جاں سے بھی پیارا ، وہ حسینؓ

اُس کو گُلزارِ رسالت کی کلی کہتے ہیں
ہم عقیدت سے ، حسینؓ ابنِ علیؓ کہتے ہیں

Marfat.com

خود وفا کیش ہے اور درسِ وفا دیتا ہے
حق پہ آنچ آئے، تو گھر بار لُٹا دیتا ہے
مورِ بے مایہ کو، اقبالِ ہُما دیتا ہے
اپنے منگتوں کو شہنشاہ بنا دیتا ہے

کج کلاہی پہ نہ جا، اِس میں دھرا ہی کیا ہے
درِ شبیرؓ جو مِل جائے، تو شاہی کیا ہے

آخری سجدے میں آیا جو وہ اخلاص مآب
اُٹھ گیا بندہ و معبود کے مابین حجاب
لڑ گئی حُسنِ حقیقی سے نگاہِ بے تاب
بڑھ کے جبریلؑ نے تھامی مرے مولا کی رکاب

مصطفٰے جھوم گئے، پیکِ قضا جھوم گیا
جو بھی بندہ تھا خدا کا، بخدا جھوم گیا

Marfat.com

کوئی شبیرؑ سا خالق کا پرستار نہیں
اُمتِ احمدِؐ مُرسَل کا وفادار نہیں
لب پہ دعوے ہیں، مگر عظمتِ کردار نہیں
جرأت و عزم و عزیمت نہیں، ایثار نہیں

کُودتا کون ہے، اُمڈے ہُوئے طوفانوں میں
کون گھر بار لُٹاتا ہے بیابانوں میں

ذات ایسی کہ نہیں جس کا زمانے میں جواب
اُس کے جَد شافعِ محشر، تو پدر علم کا باب
رُوئے اطہر کی زیارت میں تلاوت کا ثواب
کشتِ اسلام ہُوئی اُس کے لہو سے شاداب

تین ایّام کے پیاسے نے بڑا کام کیا
شاہِ بطحا کے نواسے نے بڑا کام کیا

Marfat.com

اللہ اللہ وہ الطاف ، وہ اندازِ کرم
جس کی تعریف سے قاصر ہیں زبان اور قلم
نام سے جس کے لرزتے ہیں رعونت کے قدم
مجھ کو ہم شکلِ پیمبر کی جوانی کی قسم

گفتگو ایسی کہ جو منہ سے کہا بر حق تھا
ضرب ایسی کہ پہاڑوں کا کلیجہ شق تھا

سیرتِ پاک ، قوانینِ شرافت کا نصاب
تابناکی میں جبیں ، رُوکشِ مہر و مہتاب
چشمِ حق بیں میں تھی خُم خانۂ وحدت کی شراب
ہر نظر آپ کی تھی صبر و رضا کا اک باب

بے خودی ایسی کہ بس ارض و سما جُھوم اُٹھے
آدمی کیا ہیں ، فرشتے بخدا جُھوم اُٹھے

Marfat.com

ابنِ زہراؓ رُخِ کونین بدل سکتا ہے
آدمی اُس کے سہارے سے سنبھل سکتا ہے
باندھ کر سر سے کفن، رن میں نکل سکتا ہے
کفر کو دِین کی ضربت سے کچُل سکتا ہے

اُس کی ہر آن میں ہے شان مسلمانوں کی
ذات سے اُس کی ہے پہچان مسلمانوں کی

جھولیاں سب کی عنایات سے دیتا ہے
مانگنے والے کو وہ لعل و گُہر دیتا ہے
دیدۂ کور کو انوارِ سَحَر دیتا ہے
نخلِ اُمّید کو بخشش کا ثمر دیتا ہے

ایسے انسان ہی مولا سے مِلا دیتے ہیں
ایسے بندے ہی محمدؐ کا پتا دیتے ہیں

Marfat.com

اُس کی ہر ضرب ہے ظلمت کے لیے برق فشاں
اُس کی تلوار میں ہے جوہرِ عزم و ایقاں
اُس کی ہیبت سے جفاکار ہیں لرزاں، ترساں
کفر اک ذرّہَ ناچیز، تو وہ کوہِ گراں

رشتہ اللہ سے اور اُس کے نبیؐ سے جوڑا
اپنے کردار سے دشمن کا تکبّر توڑا

کربلا کا وہ مجاہد وہ شہیدوں کا امام
جس کی سطوت سے ہُوا زیر و زبر لشکرِ شام
جس کے در سے کبھی خالی نہ پھرا کوئی غلام
جو پلائے گا قیامت میں چھلکتے ہوئے جام

وہ سخی، جس کے گھرانے سے ہمیں کیا نہ مِلا
اُس کو پینے کے لیے پانی کا قطرہ نہ مِلا

Marfat.com

حیف وہ پیاس کے لمحات وہ دریائے فرات
بُوند بھر پانی سے محروم زبانیں ، ہیہات
تشنگی دیکھ کے کہتے تھے مخالف بد ذات
آپ کچھ غم نہ کریں تیروں کی ہو گی برسات

یہ تو کیا دیکھتے دو روز کا پیاسا تھا حسینؓ
یہ نہ سوچا کہ محمدؐ کا نواسا تھا حسینؓ

وہ نہ چاہے تو دل آویز فضا ہی نہ رہے
دیدۂ حُسن میں یہ برق نگاہی نہ رہے
ماہ میں نُور نہ ہو، آب میں ماہی نہ رہے
آنکھ بدلے، تو شہنشاہ کی شاہی نہ رہے

کافروں کو جو مسلمان بنا سکتا ہے
وہ گداؤں کو بھی سُلطان بنا سکتا ہے

Marfat.com

بختِ خفتہ کو اشارے سے جگا دیتا ہے
سینۂ کفر میں ایمان رچا دیتا ہے
جتنے حائل ہوں حجابات ' اُٹھا دیتا ہے
یعنی اللہ سے بندے کو مِلا دیتا ہے

دل سے انسان کے ہر کھوٹ نکل جاتی ہے
اُس کی سرکار میں دنیا ہی بدل جاتی ہے

جس کی رگ رگ میں خلوص اور وفاداری ہو
جس کی تقریر میں اندازِ نکوکاری ہو
رُوکشِ ابرِ فلک ، جس کی گہرباری ہو
جو امین روشِ رحمت و ستاری ہو

وارثِ منصبِ ابرار وہی ہوتا ہے
مسندِ فقر کا حق دار وہی ہوتا ہے

Marfat.com

اِن میں اعجازِ مسیحا نَفَساں آج بھی ہے
اِن کے غصّے میں وہی برق، نہاں آج بھی ہے
اِن کے ہاتھوں میں زمامِ دو جہاں آج بھی ہے
اِن کی ٹھوکر میں جہانِ گزراں آج بھی ہے

دل عَدُو کے تپشِ بُغض سے افسردہ ہیں
مُردہ کہتے ہیں جو ایسوں کو، وہ خود مُردہ ہیں

مفتیٔ عشق کا فتویٰ ہے کہ بے نسبتِ تام
یہ نمازیں، یہ وظیفے، یہ سجود اور قیام
روزہ و حجّ و تسابیح، دُرود اور سلام
غیر ممکن ہے، نہ مقبول ہوں بے حُبِّ امامؑ

خواہ میری یہ فراست ہے کہ نادانی ہے
حُبِّ اولادِ نبیؐ شرطِ مُسلمانی ہے

Marfat.com

مئے عرفاں نہ میسّر ہو ، تو پینا بے سُود
مے کشی فعلِ عبث ، ساغر و مینا بے سُود
ناخدا جو نہیں کوئی ، تو سفینا بے سُود
حُبِّ شبّیرؓ نہ ہو دل میں ، تو جینا بے سُود
پرتوِ جلوهٔ حُسنِ ازلی رکھتے ہیں
دل میں جو حُبِّ نبیؐ ، مہرِ علیؓ رکھتے ہیں

جو ترے عشق میں اے ابنِ علیؓ ہیں بے تاب
اُن کے نزدیک نہ آئے گا جہنّم کا عذاب
تیرے دامن سے جو لپٹے ہیں بہ چشمانِ پُر آب
وہ نہ ہو پائیں گے محشر میں کبھی خوار و خراب
بھیڑ دیکھیں گے سرِ حشر جو پروانوں کی
لاج رکھیں گے محمدؐ ، ترے دیوانوں کی

Marfat.com

ہو گی صف بستہ جو مخلوق ، بہ پیشِ داور
دل دہل جائیں گے ، اُٹھے گا وہ شورِ محشر
ہم گنہ گاروں پہ ہو گی یہ عنایت کی نظر
رحمتِ حق یہ کہے گی ، تمہیں کس بات کا ڈر

جنّتی ہے ، جو خدا اور نبیؐ کو مانے
اُسے کیا ڈر ، جو حسینؓ ابنِ علیؓ کو مانے

کربلا تک ہی کہاں شان و وجاہت تیری
دونوں عالم میں ترا نام بڑا ، بات بڑی
لوگ دیکھیں گے یہ اعزاز ترا ، حشر میں بھی
اے ولی ابنِ ولی ، جانِ علیؓ ، سبطِ نبیؐ

جھوم کر ہم جو سُنائیں گے ترانا تیرا
بخش دے گا تری خاطر ہمیں ، نانا تیرا

Marfat.com

بحضورِ سبطِ رسولؐ ابنِ سیّدہ زہرا بتولؑ

طاری ہے اہلِ جبر پہ ہیبت حسینؑ کی
اللہ رے یہ شانِ جلالت حسینؑ کی

کٹوا کے سر، گواہیِ توحید دے گئے
بے مثل ہے جہاں میں شہادت حسینؑ کی

سُونگھی تھی لے کے ہاتھ میں دشتِ بلا کی خاک
ناناؐ کے سامنے تھی مصیبت حسین

کرتے قبول بیعتِ فاسق وہ کس طرح
دستِ محمّدی پہ تھی بیعت حسینؑ کی

پیشِ نظر حُصول نہ تھا تخت و تاج کا
تھی ظلم کے خلاف بغاوت حسینؑ کی

نرمی وہی، خلوص وہی، سادگی وہی
ملتی تھی مصطفیٰؐ سے طبیعت حسینؑ کی

Marfat.com

محشر میں اجتماع کا یہ اہتمامِ خاص
شاید دکھائی جائے گی صورت حسینؓ کی

کل بھی دلوں پہ راج تھا زہراؑ کے لال کا
ہے آج بھی دلوں پہ حکومت حسین کی

اظہارِ حرفِ حق پہ ہیں پہرے لگے ہوئے
محسوس ہو رہی ہے ضرورت حسینؓ کی

جو اُن پہ مر مٹا وہی ٹھہرے گا سرخرو
محشر میں رنگ لائے گی نسبت حسینؓ کی

رکھتے ہیں اپنی یاد سے آباد میرا دل
ہے مجھ پہ یہ نصیرؔ عنایت حسینؓ کی

نکلا[1] وہ ذُوالجناح عَلَم کے جُلوس میں
کرلو نصیرؔ بڑھ کے زیارت حسینؓ کی

نمبر1:- محض شیعہ سُنی اتحاد کے پیشِ نظر یہ شعر ایک مخصوص تناظر میں کہا گیا۔

Marfat.com

بحضورِ تشنہ گانِ کربلا

نہ گُل کی تمنّا نہ شوقِ چمن ہے
یہ دل حُبِّ آلِ نبیؐ میں مگن ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں وہ پیکر کہ جن میں
بتُولی نجابت ، رَسُولی چلن ہے
مِرے سر میں سودائے زہراؑ و حیدرؑ
مِرے دل میں عِشقِ رَسُولِ زمن ہے
تصور میں ہیں میرے سجّادؑ و زینبؑ
نگاہوں میں روئے حسینؑ و حسنؑ ہے
سکینہؑ کی وہ پیاس وہ ضبطِ گریہ
کہ نہرِ فرات آج بھی نوحہ زن ہے

Marfat.com

وہ معصوم اصغرؑ کی معصوم ہچکی
اِسی غم کے سکتے میں چرخِ کہن ہے
لہو میں اِدھر تُو نہایا ہے اصغرؑ
اُدھر تیرا بابا بھی خونیں کفن ہے
وہ زینبؑ جو کل تھی مدینے کی مالک
وہ اب کربلا میں غریبُ الوطن ہے
کہا ماں نے اکبرؑ کے قاتل سے، رُک جا!
شبیہِ محمدؐ ہے، نازک بدن ہے
یہ کیوں محوِ گریہ ہے محفل کی محفل
یہاں کیا کوئی ذکرِ طوق و رسن ہے؟
دکھا دے جھلک اب تو اے ماہِ زہراؑ
شہِ مُنتظَر، مُنتظِر انجمن ہے
کِھلے پھول ہیں جس میں زہراؑ کے ہر سُو
محمدؐ کا بھی کیا مہکتا چمن ہے

Marfat.com

ستم سہہ کے بھی اُن کے تیور نہ بدلے
وہی تمکنت ہے ، وہی بانکپن ہے
حُسین ابنِ زہراؑ کا مُکھڑا تو دیکھو
علیؑ کی وجاہت ، نبیؐ کی پھبن ہے
بہاؤ غمِ آلِ زہراؑ میں آنسو
یہ اہلِ مودّت کی رسمِ کُہن ہے
ثنا کیجیے کُھل کر آلِؑ عبا کی
کہ ذکر اُن کا خود آبروئے سُخن ہے
نہ چُھوٹے کہیں اُن کی نسبت کا دامن
بہت ہی بڑی دولت اُن کی لگن ہے
نہ کیوں مُجھ پر اِترائے معجز بیانی
کہ مُنہ میں علی کا لُعابِ دہن ہے

نصیرؔ اب میں کیوں مانگنے دُور جاؤں
یہ مَیں ہُوں ، یہ دروازۂ پنجتن ہے

Marfat.com

سلامِ بحضورِ تشنہ گانِ کربلا

بس اب تو رہتے ہیں آنکھوں میں اشک آئے ہوئے
زمانہ بیت گیا ہم کو مسکرائے ہوئے

غمِ حسینؑ کا گھاؤ ہے کس قدر گہرا
یہ اُن سے پوچھ جو ہیں دل پہ چوٹ کھائے ہوئے

نبیؐ کے گھر کے اُجالوں کا اب خدا حافظ
اندھیرے شامِ ستم کے ہیں سر اُٹھائے ہوئے

لگی ہے بھیڑ غم و رنج و درد و کلفت کی
ہم اپنے دل میں ہیں اِک کربلا بسائے ہوئے

عجیب وقت ہے زہراؑ کے گُل عِذاروں پر
سکینہؑ پیاسی ہے، اصغرؑ ہیں تیر کھائے ہوئے

یہ ناتوانی، یہ رستے کی سختیاں سجّادؑ !
چلو گے کیسے بھلا بیڑیاں اُٹھائے ہوئے

Marfat.com

نمازِ عشق کی یہ طرفگی کوئی دیکھے
حسینؑ سجدے سے اُٹھے تو سر کٹائے ہوئے
شکست دے نہ سکی عزمِ ابنِ حیدرؑ کو
اجل کھڑی ہے ندامت سے منہ چھپائے ہوئے
سبب خموشی کا پوچھا گیا جو زینبؑ سے
تو رو کے بولیں کہ ناناؐ ہیں یاد آئے ہوئے
یہ شب کہیں شبِ عاشور تو نہیں لوگو
اُداس چاند ہے تارے ہیں جھلملائے ہوئے
پلٹ کے آئے نہ اب تک مرے چچا عباسؑ
سکینہؑ روتی ہے دستِ دعا اُٹھائے ہوئے
نڈھال کر گئی اصغرؑ کی آخری ہچکی
حسینؑ خیمے میں آئے کمر جھکائے ہوئے
بھٹک رہی ہے ابھی تک تلاش میں منزل
گزر گیا ہے کوئی کارواں لٹائے ہوئے
وہ حق پرست سرِ منزلِ وفا پہنچے
خدا کی یاد کو زادِ سفر بنائے ہوئے

Marfat.com

ہم اہلِ دل ہیں، ہمیں اہلِ زر سے کیا مطلب
ہم اپنے شاہِؑ نجف سے ہیں لَو لگائے ہوئے

نصیرؔ! گلشنِ زہراؑ کے پیاسے پھولوں کو
سَلام کہتے ہیں آنکھوں میں اَشک آئے ہوئے

Marfat.com

بحضورِ امامِ عالی مقامؑ سبطِ سیّد الانام علیہ السلام

تڑپ اُٹھتا ہے دل، لفظوں میں دُہرائی نہیں جاتی
زباں پر کربلا کی داستاں لائی نہیں جاتی
حسینؑ ابنِ علیؑ کے غم میں ہُوں دُنیا سے بیگانہ
ہجومِ خلق میں بھی میری تنہائی نہیں جاتی
اُداسی چھا رہی ہے رُوح پر شامِ غریباں کی
طبیعت ہے کہ بہلانے سے بہلائی نہیں جاتی
کہا عباسؑ نے افسوس بازو کٹ گئے میرے
سکینہؑ تک یہ مشکِ آب لیجائی نہیں جاتی
سُنا ہے کربلا کی خاک ہے اکسیر سے بڑھ کر
یہ مٹی آنکھ میں لینے سے بینائی نہیں جاتی
جتن ہر دَور میں کیا کیا نہ اہلِ شر نے کر دیکھے
مگر زہراؑ کے پیاروں کی پذیرائی نہیں جاتی

Marfat.com

دلیل اِس سے ہو بڑھ کر کیا شہیدوں کی طہارت پر
کہ میّت دفن کی جاتی ہے ، نہلائی نہیں جاتی
طمانچے مار لو ، خیمے جلا لو ، قید میں رکھ لو
علیؑ کے گلرخوں سے بوئے زہرائی نہیں جاتی
کہا شبّیر نے عبّاس! تم مجھ کو سہارا دو
کہ تنہا لاشِ اکبرؑ مجھ سے دفنائی نہیں جاتی
حسینیت کو پانا ہے تو ٹکّر لے یزیدوں سے
یہ وہ منزل ہے جو لفظوں میں سمجھائی نہیں جاتی
وہ جن چہروں کو زینت غازۂ خاکِ نجف بخشے
دمِ آخر بھی اُن چہروں کی زیبائی نہیں جاتی
کوئی بھی دور ہو تُو ہی امامِ غم ٹھہرتا ہے
غمِ شبّیر! تیری شانِ یکتائی نہیں جاتی

نصیؔر! آخر عداوت کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں
کسی بیمار کو زنجیر پہنائی نہیں جاتی

Marfat.com

بحضورِ تشنہ گانِ کربلا

تذکرہ سُنیے اب اُن کا دلِ بیدار کے ساتھ
ہے جنہیں خاص قرابت شہِؑ ابرار کے ساتھ
صرف زینبؑ کا وہ خطبہ سرِ دربار نہ تھا
رُعب حیدرؑ کا بھی تھا جُراَتِ گُفتار کے ساتھ
بیڑیاں ، صدمہ ، سفر ، پیاس ، نقاہت ، صحرا
ظلم کیا کیا نہ ہوئے عابدؑ بیمار کے ساتھ
ہائے کس طرح وہ بازار سے گزرے ہوں گے
نام تک جن کا نہ آیا کبھی بازار کے ساتھ
ایک کم سِن کی وہ ننھی سی لحد کیا دیکھی
رو دیئے ہم تو لپٹ کر دَر و دیوار کے ساتھ

Marfat.com

خود کو وہ فوجِ حُسینی کا سپاہی سمجھے
جس کا کردار بھی پاکیزہ ہو گفتار کے ساتھ

اُن پہ طاری تھا ترے سامنے اک رعشۂ خوف
رقص کرتے تھے جو پازیب کی جھنکار کے ساتھ

اُن کا لہجہ ہے حقیقت میں علیؑ کا لہجہ
بات کرتے ہیں مقابل سے جو تلوار کے ساتھ

کر لیا مصلحتوں نے اُسے پابندِ ہوس
وقت کیا خاک چلے گا تری رفتار کے ساتھ

دے گئے درس یہ اُمت کو حُسینی تیور
سر کو کٹواؤ ، مگر نشۂ پندار کے ساتھ

اِک سکینہ کے لیے کرب کی سُولی پہ چڑھا
دیکھیے ، دار کو عبّاسؑ علمدار کے ساتھ

یہ بجا تُو ہی ہدف تھا سرِ مقتل ، لیکن
دشمنی اصل میں تھی احمدِؐ مختار کے ساتھ

Marfat.com

مَر کے خود پائی بقا اور اُسے مار دیا
تُو نے کیا چال چلی دُشمنِ عیّار کے ساتھ
بولے عباسؑ کہ ہم لوگ ہیں میداں کے دھنی
ہولیاں کھیلی ہیں چلتی ہوئی تلوار کے ساتھ
میرے سجادؑ! یہ دُکھ کیسے بھلا دُوں تیرا
سختیاں جھیلیں سفر کی ، تنِ بیمارؑ کے ساتھ

آلِ زہراؑ کا سُنا ہے کہ ثنا خواں ہے نصیرؔ
آیئے ملتے ہیں اِس شاعرِ دربار کے ساتھ

Marfat.com

بحضورِ سیّدالشّہدأ امام حسینؓ

حسینؓ ' زُبدۂ نسلِ رسول ' ابنِ رَسُول
علیؓ کے لاڈلے' زہراؓ کے پھُول' ابن رَسُول

حسنؓ حسینؓ ہی اَبنَاءَ نَا کے ہیں مِصداق
کہے گا اِن کو ہر اِک با اُصول' ابنِ رَسُول

رواں ہر آنکھ سے اطفالِ اشک پُر سے کو
ترے لیے دلِ عالم مَلُول ' ابنِ رَسُول

ترا وجود ہے خود آیۃٌ مِّنَ الآیات
ہے کربلا ترِی شانِ نُزول ' ابنِ رَسُول

اگر تُو دوشِ رسالت پہ کھیلنا چاہے
تو دیں رَسُول بھی سجدے کو طول' ابنِ رَسُول

ترے خلوصِ عمل سے سبق نہ سیکھ سکے
یہ دِیں فروش' یہ اُجرت وُصول' ابنِ رَسُول

Marfat.com

رسُول بند نہ کرتے اگر یہ دروازہ
خدا گواہ ' تُو ہوتا رسُول ' ابنِ رسُول

تجھے عدُو بھی ملا تو عجیب سِفلہ مزاج
نہ کوئی شرم ' نہ کوئی اُصول ' ابنِ رسُول

یہ قیصری ترے پائے غیُور کا دھوون
یہ سیم وزر ترے قدموں کی دُھول ' ابنِ رسُول

ہے تیرا بیتِ امامت مِرے جنوں کا مطاف
جبینِ عجز کا سجدہ قبُول ' ابنِ رسُول

نصیرؔ کو نہ اُٹھانا اب اپنی چوکھٹ سے
بحقِ فاطمہ زہراؑ بتُول ' ابنِ رسُول

مہک اُٹھا ہے نصیرؔ اِن کے دم سے باغِ جہاں
حسنؑ حسینؑ ہیں زہراؑ کے پھُول ' ابنِ رسُول

Marfat.com

بحضورِ امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام

جس کی جرأت پر جہانِ رنگ و بُو سجدے میں ہے
آج وہ رمز آشنائے سرِّ ھُو سجدے میں ہے
ہر نفَس میں انشراحِ صدر کی خوشبو لیے
منزلِ حق کی مُجسّم جُستجو سجدے میں ہے
با نیازِ بندگی اللہ کا اِک عبدِ خاص
حسبِ حکمِ فَاعْبُدُوہُ وَاسْجُدُو سجدے میں ہے
کیسا عابد ہے یہ مقتل کے مُصلّٰی پہ کھڑا
کیا نمازی ہے کہ بے خوفِ عدُو سجدے میں ہے
اے حُسینؓ ابنِ علیؓ! تجھ کو مبارک یہ عُروج
آج تُو اپنے خدا کے رُو برو سجدے میں ہے

Marfat.com

ابنِ زہراؑ! اِس تری شانِ عبادت پر سلام
سر پر قاتل آ چکا ہے اور تُو سجدے میں ہے
اللہ اللہ تیرا سجدہ اے شبیہِ مصطفیٰؐ!
جیسے خود ذاتِ پیمبر ہُو بہُو سجدے میں ہے
یہ شرف کس کو ملا تیرے علاوہ بعدِ قتل
سر ہے نیزے کی بلندی پر، لہُو سجدے میں ہے
محوِ حیرت میں ملائک، دم بخود ہے کائنات
آج مقتل میں علیؑ کا ماہ رُو سجدے میں ہے
تھا عمل پیرا جو كَلّا لا تُطِعْهُ پر، وہ آج
بن کے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ کی آرزو سجدے میں ہے
سر کو سجدے میں کٹا کر کہہ گیا زہراؑ کا لال
کچھ اگر ہے تو بشر کی آبرو سجدے میں ہے

کون جانے، کون سمجھے، کون سمجھائے نصیر
عابد و معبود کی جو گفتگو سجدے میں ہے

Marfat.com

در مدحِ شہیدِ کربلاؓ

یُوں رن کے درمیاں پسر مرتضٰیؓ چلے
جیسے ہجومِ کفر میں نورِ خدا چلے
مقتل میں سر کٹانے کو اہلِ رضا چلے
پیماں شبِ الست کا کرنے وفا چلے
بولے حسینؓ ہو نہ سکے گا وہ مندمل
اصغرؓ! جو زخم تم مرے دل پر لگا چلے
ہستی بقدرِ فرصت رقصِ شرر ملی
تم اِس سرائے فانی میں کیا آئے کیا چلے
گزرا گراں ذرا نہ کڑی دھوپ کا سفر
شبیّرؓ زیرِ سایۂ فضلِ خدا چلے
زہراؓ کے لاڈلوں کو دُعا دے تُو کربلا
تُو کیا تھی اور وہ تجھے کیا کیا بنا چلے

Marfat.com

اُن منزلوں کو سر کیا آخر حسینؑ نے
جن منزلوں کو عزم لیے انبیا چلے

ہے مرقدِ سکینہؑ ادب گاہِ کائنات
بے باک اِس قدر نہ یہاں پر صبا چلے

شبیرؑ ہے وہ تاجورِ کشورِ عطا
جس کی گلی میں شاہ بھی بن کر گدا چلے

ابنِؑ علیؑ کی مثل نہ دیکھا کوئی سخی
آئی جو حق پہ آنچ تو کنبہ لٹا چلے

احسان کوئی مانے نہ مانے حسینؑ کا
سر پیش کر دیا مگر اُمّت بچا چلے

جی بھر کے رو سکے نہ ترے غم میں اے حسینؑ
ہم بدنصیب دہر میں کیا آئے کیا چلے

سُننے کو سیّدوں کے مصائب کا تذکرہ
اصحابِ درد جانبِ بزمِ عزا چلے

دکھلا کے خواب میں رُخِ پُر نور کی جھلک
وہ میرے غمکدے کا مقدر جگا چلے

کُھلتا نہیں حسینؑ و حسنؑ ہیں کہ مصطفےٰؐ
کچھ فرق ہو نصیرؔ تو کوئی پتا چلے

Marfat.com

بحضورِ
فخر المشائخ حضرت سیّد علی ہجویری الحسنی
المعروف داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ

دلِ مایوس کو دیتا ہے سہارا داتاؒ
ایسا داتا ہے حقیقت میں، ہمارا داتاؒ
کی مدد حق نے اُسے جب بھی پکارا داتاؒ
تیری تعلیم کا صدقہ ہے یہ سارا، داتاؒ!
عین ممکن ہے کہ اللہ مجھے بخش ہی دے
قبر سے لے کے اُٹھوں نام تمہارا داتاؒ!
ایک دن منزلِ توحید پہ پہنچائے گا
آپ کی نسبتِ عالی کا سہارا، داتاؒ!
آج انوارِ محمدؐ سے فضا ہے جگمگ
اللہ اللہ، یہ پُرنور، نظارا داتاؒ!

Marfat.com

غمِ دنیا کے جھمیلوں سے نکل جاؤں ابھی
مجھ کو کافی ہے ترا ایک اشارا داتاؒ

ہے شب و روز تصوّر میں زیارت حاصل
سامنے ہے مرے، دربار تمہارا داتاؒ !

شہرِ لاہور پہ کیوں بارشِ انوار نہ ہو
جلوہ گر ہے حَسَنی راجؒ دُلارا، داتاؒ

میرے ہونٹوں پہ اگر نام تمہارا آجائے
لینے آئے مجھے طُوفاں میں کنارا داتاؒ !

غوثِ اعظمؒ کے حوالے سے نصیؔر آیا ہے
اک نظر اِس پہ بھی ہو جائے خدارا، داتاؒ !

Marfat.com

بحضورِ

سیّدالمشائخ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

ہر قدم پر ہمیں بخشے گا سہارا ، داتاؒ
صدرِ ایوانِ ولایت ہے ، ہمارا داتاؒ

کیوں نہ ہو مجھ کو دل و جان سے پیارا ، داتاؒ
زیست بحرِ مُتلاطم ہے ، کنارا داتاؒ

روشنی شمعِ شریعت کی بڑھی ہے تُم سے
گلشنِ دینِ متیں ، تُم نے سنوارا داتاؒ !

دل ہوں انوار سے معمور ، مقدّر جاگیں
جس طرف ہو تری رحمت کا اشارا داتاؒ

دیکھیے دیکھیے بس ایک نظر میری طرف
کیجیے کیجیے زحمت یہ گوارا داتاؒ

Marfat.com

بس یہی میری دُعا ہے ، یہی حسرت میری
حاضری ہو تری چوکھٹ پہ دوبارا ، داتاؒ !

دلِ بے تاب کی تسکین مِرے بس میں نہیں
لو سنبھالو ، کہ یہ ہے کام تمہارا ، داتاؒ !

بند کی آنکھ ، درِ پاک پہ جا پہنچا مَیں
جب بہت دید کی حسرت نے اُبھارا ، داتاؒ !

آپ کی چشمِ کرم جس کی طرف اُٹھ جائے
دین و دُنیا میں نہ ہو اُس کو خسارا ، داتاؒ !

پیشواؤں میں نصیر اِس کی نہیں کوئی مثال
کچھ کہے کوئی ، ہمارا ہے ، ہمارا داتاؒ

Marfat.com

در مدحِ

جگر بندِ حسینؓ و حسنؓ، گُلِ گلزارِ بتولؓ و رسولؐ

حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہٗ

اک اک ولی رہینِ کرم غوثِ پاکؒ کا
ہے سب کی گردنوں پہ قدم غوثِ پاکؒ کا

منکر نکیر کا ہمیں خدشہ ذرا نہیں
پاتے رہے ہیں درس جو ہم غوثِ پاکؒ کا

اللہ آج دینے پہ آیا ہے ، مانگ لو
کُھلتا ہے آج بابِ کرم غوثِ پاکؒ کا

اُمّت کے حق میں اُن کی سفارش، نجات ہے
کرتے ہیں پاس شاہِ اُمم، غوثِ پاکؒ کا

معراج اُس کی رفعتِ کون و مکاں نہیں
ہو گا بُلند اور عَلَم غوثِ پاکؒ کا

Marfat.com

مجھ کو نہیں ہے نقشِ سلیمانؑ کی آرزو
ہے لوحِ دل پہ نقش، قدم غوثِ پاکؓ کا

ہر مُشرکانہ سوچ کو شرمندگی ہُوئی
توحید پر چلا وہ قلم غوثِ پاکؓ کا

موقوف صرف نوعِ بشر پر نہیں یہ بات
بھرتے ہیں اہلِ قُدس بھی دَم غوثِ پاکؓ کا

کچھ غم نہیں مجھے، جو زمانہ خلاف ہے
ہے میرے سَر پہ دستِ کرم غوثِ پاکؓ کا

طے ہو نصیرؔ! جادۂ ہستی کا یُوں سفر
پے رَو رہُوں قدم بہ قدم غوثِ پاکؓ کا

Marfat.com

در مدحِ

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرّہٗ

سارا عرب، تمام عجم، غوثِ پاکؒ کا
اللہ رے جلال و حشَم غوثِ پاکؒ کا

اپنی گزر رہی ہے بڑی دُھوم دھام سے
رحمت ہے مصطفٰیؐ کی، کرم غوثِ پاکؒ کا

قادر کے ساتھ عبد کا ہوتا ہے انتساب
لیتے ہیں نام اِس لیے ہم، غوثِ پاکؒ کا

جو کچھ ہے میرے پاس وہ ہرگز مِرا نہیں
جو کچھ بھی ہے وہ ہے بہ قسَم، غوثِ پاکؒ کا

انسانیت پہ اُن کی عنایات عام ہیں
ہے عاصیوں پہ خاص کرم، غوثِ پاکؒ کا

حق نے دیا وہ مرتبۂ خاص آپؒ کو
چُوما ہے اولیا نے قدم، غوثِ پاکؒ کا

Marfat.com

ہر سانس محوِ سعی و طوافِ تجلّیات
اہلِ صفا کا دل ہے، حرم غوثِ پاکؒ کا
آتی ہے اُن کے نام سے خوشبوئے مصطفٰے
ممکن نہیں کہ ذکر ہو کم، غوثِ پاکؒ کا
ہے کس کی شان سب سے جُدا؟ غوثِ پاکؒ کی
ہے ہر ولی پہ کس کا قدم؟ غوثِ پاکؒ کا
اُن کی نظر نے خاک کو اکسیر کر دیا
دیکھا نصیؔر تُم نے کرم غوثِ پاکؒ کا؟

Marfat.com

بحضورِ

حضرت السیّد الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ السامی

ہُوا سارے جہاں میں بول بالا غوثِ اعظمؒ کا
حقیقت تو یہ ہے رُتبہ ہے اعلیٰ غوثِ اعظمؒ کا
شریعت کے گُلستاں میں، طریقت کے دبستاں میں
جدھر دیکھو، اُجالا ہی اُجالا غوثِ اعظمؒ کا
رُموزِ معرفت سب منکشف ہو جائیں گے اُس پر
پڑھے گا جو تصوّف پر مقالا غوثِ اعظمؒ کا
اُسے ہر شَے پہ غلبہ کیوں نہ ہو ساری خدائی میں
سکندر ہے، وظیفہ پڑھنے والا غوثِ اعظمؒ کا
صداقت میں، سخاوت میں، ریاضت میں، عبادت میں
قیامت تک رہے گا بول بالا، غوثِ اعظمؒ کا
مِلائے خاک میں ابلیس کے مذموم منصوبے
محافظ بن گیا باری تعالیٰ، غوثِ اعظمؒ کا

Marfat.com

جواب اپنا نہیں رکھتی فقیری بھی ، امیری بھی
زمانے بھر سے ہے عالَم نرالا ، غوثِ اعظمؒ کا

سلامی رات دن دیتی ہیں کرنیں چاند سُورج کی
ہر اک بغداد کا ذرّہ ہے پالا ، غوثِ اعظمؒ کا

طریقِ چشت ہو ، یا سُہروردی ، نقشبندی ہو
نظر آیا ہمیں ہر سُو اُجالا ، غوثِ اعظمؒ کا

ہُوئی تسلیم اہلِ دل کو ہر سُو برتری اُن کی
ہُوا ہر گام پر رُتبہ دوبالا ، غوثِ اعظمؒ کا

اُنھوں نے جو کہا ، تائیدِ حق سے ہو گیا پُورا
مشیّت نے کبھی کہنا نہ ٹالا ، غوثِ اعظمؒ کا

اثر ہو گا دُعا میں ، مدّعا تیرا بر آئے گا
مبارک نام ہونٹوں پر ذرا لا ! غوثِ اعظمؒ کا

نبیؐ کا نُور ، فیضِ فاطمہؓ کا کیوں نہ ہو وارث
علیؓ مُرتضٰی ہے جدِّ اعلیٰ ، غوثِ اعظمؒ کا

نصیؔر ایمان ہے اپنا ، کہ محشر میں دمِ پُرسش
ہمارے کام آئے گا حوالا ، غوثِ اعظمؒ کا

Marfat.com

بحضورِ

حضرت سیّد عبد القادر جیلانی قدس سرّہٗ السامی

نظر میں رہتی ہے ہر دَم وہ شکلِ نُورانی
مِرے نصیب میں ہے عشقِ شاہؒ جیلانی
نظر نظر میں توجّہ سے اُن کی ، تابانی
ہمارے دل میں ہے روشن چراغِ عرفانی
دُعا یہ ہے کہ طفیلِ نگاہِ غوثؒ وریٰ
اُٹھے نہ سجدۂ ربُّ العُلیٰ سے پیشانی
بالاتّفاق ہیں سردار آپ ولیوں کے
جواب رکھتی نہیں آپ کی جہانبانی
یہ اُن کے لُطف و نگاہِ کرم کا صدقہ ہے
مسرّتوں کی مِرے حق میں ہے فراوانی
قدم بڑھاؤ ! یہ پیرانِ پیرؒ کا دَر ہے
بچھا ہُوا ہے پئے خَلق ، خوانِ رُوحانی

Marfat.com

وہ ہیں خدا کے، خدا اُن کا ہے، خدا کی قسم
مٹے گی اُن کے اشارے سے ہر پریشانی
وہ ذات ایسی، قدم اولیا کی گردن پر
صفات ایسی، فرشتوں کو جس پہ حیرانی
وہ رہنما ہیں، وہ ہیں دستگیرِ خلقِ خدا
کرامتوں میں وہ یکتا، کرم میں لاثانی
خدا کا شکر کہ ہیں مہرباں شہؒ جیلاں
نصیرؔ! فکر کوئی ہے، نہ اب پریشانی

Marfat.com

بحضورِ

الشیخ سیّد عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی قدّس سرّہٗ

اللہ رے کیا بارگہِ غوثؒ جلی ہے
گردن کو جُھکائے ہوئے ایک ایک ولی ہے

وہ ذات گُلستانِ رسالت کی کلی ہے
نورُستہ گُلِ گُلشنِ زہراؓ و علیؓ ہے

اولادِ حسنؓ ، آلِ حسینؓ ابنِ علیؓ ہے
بیشک شہِؒ بغداد، ولی ابنِ ولی ہے

سب اُن کی عنایت ہے، خفی ہے کہ جلی ہے
ہر رسمِ کرم اُن کے گھرانے سے چلی ہے

جس دل پہ نظر اُن کی ہو، وہ روشن و بینا
اُن کو جو پسند آئے، وہی بات بھلی ہے

ہوں نقشِ قدم جس پہ نبیؐ اور علیؓ کے
اُس در پہ کسی کی نہ چلے گی، نہ چلی ہے

Marfat.com

اک سلسلۂ نُور ہے ہر سانس کا رشتہ
ایمان مِرا حُبِّ نبیؐ ، مہرِ علیؓ ہے

اُس ذات سے شاہی کے قرینے کوئی سیکھے
وہ ذات کہ جو فقر کے سانچے میں ڈھلی ہے

مجھ کو بھی محبّت ہے بہت ، بادِ صبا سے
کیوں کر نہ ہو آخر ترے کُوچے سے چلی ہے

مُشکل ہوئی آسان ، لیا نام جو اُن کا
یُورش غم و آفت کی مِرے سَر سے ٹلی ہے

محشر میں وہی غازۂ انوار بنے گی
مٹّی ترے کُوچے کی جو چہرے پہ مَلی ہے

ہر گام پہ سجدے کی تمنّا ہے جبیں کو
یہ کس کا درِ ناز ہے ؟ یہ کس کی گلی ہے ؟

جو نُور ہے بغداد کی گلیوں کا اُجالا
ہر ایک کرن اُس کی مدینے سے چلی ہے

مَیں اُن کا ہُوں تا حشر نصیؔر اُن کا رہوں گا
صد شکر کہ اُن سے مِری نسبت ازلی ہے

Marfat.com

بحضورِ

حضرت السیّد الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ السامی

تُم ہو اولادِ حضرت مرتضٰیؓ یا غوثِ اعظمؒ
پیرِ پیراں، اُمّت کے مقتدٰی یا غوثِ اعظمؒ

آلِ شبّیرؓ و شبّرؓ، فاطمہؓ زہرا کے دلبر
میرا سرمایہ ہے تیری وِلا یا غوثِ اعظمؒ

تُم ہی کو دیکھوں گا تُم ہو ابوُالقاسم کے پیارے
تُم ہی پہنچاؤ میری التجا یا غوثِ اعظمؒ

تیری چوکھٹ، تیرے دَر بِن نہیں دونوں عالَم میں
کوئی ملجا، کوئی بھی آسرا یا غوثِ اعظمؒ

قدرت نے بخشا ہے تُم کو عجب نورِ آگاہی
کہہ کر دیکھا ہے مَیں نے بارہا یا غوثِ اعظمؒ

آتی ہو جس سے تیری نسبتِ عالی کی خُوشبو
مقبولِ حق ہے وہ حرفِ دُعا یا غوثِ اعظمؒ

Marfat.com

سارے ولیوں نے مانا جس کی شانِ محبوبی کو
تُم ہو وہ محبوبِ ربُّ العُلےٰ یا غوثِ اعظمؓ

میرے جیون کی نیّا ہو رہی ہے نذرِ طُوفاں
حامی ہے کون اِس دَم تیرے سِوا یا غوثِ اعظمؓ

اُس کی نصرت کو پہنچا ہے وہیں ربانی لشکر
صدقِ نیّت سے جس نے بھی کہا، یا غوثِ اعظمؓ

شاہوں کی شاہی کو وہ کس طرح خاطر میں لائے
جس کے ہونٹوں پر ہو صبح و مسا یا غوثِ اعظمؓ

بھرتے ہو بڑھ کے استعداد سے سائل کی جھولی
اللہ اللہ یہ اندازِ عطا یا غوثِ اعظمؓ

شانِ غوثیت میں، نام و نَسَب میں، فیّاضی میں
سب میں رہ کر تُم ہو سب سے جُدا یا غوثِ اعظمؓ

اپنے بیگانے کے شَر سے نصیرؔ اب ڈر کاہے کا
میرے سر پر ہیں سُلطانُ الورٰی، یا، غوثِ اعظمؓ

Marfat.com

بحضورِ
حضرت الشیخ السیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ السامی

شہنشاہِ ولایت ، خسروِ اقلیم رُوحانی
امامُ الاولیا ، غوثُ الورٰی ، محبوبِ سُبحانی
مسلماں کی حیاتِ نَو ، ہیں مُحیِ الدّین جیلانیؒ
نہ ولیوں میں کوئی ہمسر ، نہ پیروں میں کوئی ثانی
مصیبت دُور ہو ، مُشکل مٹے ، پیدا ہو آسانی
اگر ہو مائلِ رحمت ، تمہاری لُطف سامانی
جگر بندِ حسنؓ ، نُورِ نگاہِ فاطمہ زہراؓ
تُم از سَر تا قدم طاہر ، مقدّس اور نُورانی
تمہارے نام کی اک دُھوم ہے بزمِ ولایت میں
تمہاری شان بے ہمتا ، تمہاری ذات لاثانی
تمہاری صورت و سیرت میں رنگ و بُوئے احمدؐ ہے
تمہاری ذات میں شامل رہی تائیدِ یزدانی

Marfat.com

تمہارا نام لیوا بہرہ ور ہے دین و دُنیا سے
شہنشاہی سے خوشتر ہے تمہارے دَر کی دربانی
تمہارا نام مِٹ سکتا نہیں اوراقِ ہستی سے
جو لافانی کا بندہ ہو، وہ بن جاتا ہے لافانی
تمہارا نام ہے اک شمع کی مانند ظلمت میں
تمہارا کام تھا دینِ محمدؐ کی نگہبانی
تمہارے سامنے سب اولیا نے گردنیں خم کیں
تمہاری برتری ہر اک نے مانی، سب نے پہچانی
تمہارے در پہ آکر اک زمانہ فیض پاتا ہے
عنایت کی نظر مجھ پر بھی ہو یا شاہِؒ جیلانی
نصیرؔ بے نوا پر بھی نگاہِ لُطف ہو جائے
''ترا قائم رہے بغداد اور آباد سُلطانی''

Marfat.com

بحضورِ

حضرت السیّد الشیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حُسینی قدس سرہٗ السّامی

محشر میں مغفرت کی خبر غوثِ پاکؒ ہیں
سب کچھ مرا ہے میرے اگر غوثِ پاکؒ ہیں

خیرُالورٰی کی آل ہیں، مولا علیؓ کے لال
خیرُالنّساء کے نُورِ نظر غوثِ پاکؒ ہیں

گردن پہ ہر ولی کے قدم غوثِ پاکؒ کا
تارے ہیں سب ولی، تو قمر غوثِ پاکؒ ہیں

مایوسیوں میں دل کا اُجالا ہے اُن کا نام
شبہائے غم میں نُورِ سحر غوثِ پاکؒ ہیں

بغداد محترم ہے دیارِ نبیؐ کے بعد
اِس میں حضوؐر ہیں، تو اُدھر غوثِ پاکؒ ہیں

اِلحاد و زندقہ کو فنا کر کے رکھ دیا
دینِ مُبیں کی فتح و ظفر غوثِ پاکؒ ہیں

Marfat.com

اُن کے نَسب میں نُورِ محمدؐ ہے جلوہ گر
بے شک حسنؓ کے لختِ جگر غوثِ پاکؒ ہیں
ہیں اولیا کے یُوں تو مراتِب جُدا جُدا
اِن سب کے سربراہ مگر غوثِ پاکؒ ہیں
قُربت خدا سے اور قرابت رسولؐ سے
مہرِ سپہرِ نوعِ بشر غوثِ پاکؒ ہیں
کیا خُوب ہے نصیرؔ یہ مصرع امیرؒ[1] کا
"اللہ بھی اُدھر ہے، جدھر غوثِ پاکؒ ہیں"

---

1 حضرت امیرؔ مینائی

Marfat.com

بحضورِ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بہ زبانِ پُوربی

مَیں تو جاؤں گی واری مَیں اُڑاؤں گی آج گُلال
مورے انگناں میں آئے مُحیؒ الدِّین جیلانی لج پال
آؤ ساری سکھیاں رل مل گائیں پریم کے گیت
دن ہے میل ملن کا ، کھیلیں سیّاں کے دُوار دھمال
اُترے چاند کی صورت مورے انگناں میں غوثِ جلی
مَیں تو کھیلوں گی ہولی ، آئے گھر زہرؓا کے لال
جن کو کہتی ہے جگ میں دُنیا عبدالقادر میراںؒ
میں تُو اُجری پری تھی ، موہے کر گئے آ کے نہال
تورا نام جپوں گی ، چاہے کرپا سے دیکھ نہ دیکھ
توری بَن کے رہوں گی ، صدقہ جھولی میں ڈال نہ ڈال
جَیں سا اور نہ کوئی تُو ہے بس وہ غوث الاغواث
تھارو نام جپت ہیں ، سب پیر و فقیر و ابدال

Marfat.com

موری میلی چُنریا' سکھیاں پہنت اُجلے جورے
میں تو پھرت ہُوں زردھن اور گٹھڑی میں سب کی ہے لال
جب سے دیس کو چھورا ، بستی گلیاں ہی اُجر گئیں
سیّاں لوٹ بھی آوو ، اب تو بیت گئے ہیں کو سال
اُن کی دین دَیا ہے ، مورا دان دھیج یہ سگرا
مَیں تو کچھ بھی نہیں تھی اُوہی کر گئے ہیں مالا مال
پیتم کا سے کہوں میں تُم بن دُکھ بپتا یہ اپنی
آئی دُوار پہ تھارے ، اب تو کہہ کے جاؤں گی حال
ساچی بات سُنو تُم ، من کا بھید تَنی ہے یہ نصیؔر
اُو کا دِین دھرم ہے ، زہرؓا و محمدؐ کی آل

Marfat.com

بحضورِ
شیخ المشارقِ والمغارب، پیرانِ پیر، غوثِ اعظم دستگیر، محبوبِ سبحانی
حضرت السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مورے جگ اُجیارے غوث پیا　　تورا قائم سدا بغداد رہے

زھراؓ کی آنکھ کا تارا ہے　　حسنینؓ کا راج دُلارا ہے
یہ شہر تورا آباد رہے　　تورا قائم سدا بغداد رہے

اے ابنِ علیؓ لج پال ہے تُو　　محبوبِ خدا کی آل ہے تُو
کچھ رُوحانی امداد رہے　　تورا قائم سدا بغداد رہے

جو کچھ ہُوں بُری ہُوں بھلی ہُوں مَیں　　تیرے ٹکڑوں ہی سے پلی ہُوں میں
تُو شاد رہے، آباد رہے　　تورا قائم سدا بغداد رہے

سَو جان سے مَیں تجھ پر واری　　ہونٹوں پہ دُعا ہے یہ جاری
دُکھ درد سے دل آزاد رہے　　تورا قائم سدا بغداد رہے

دل تورے نگر کا دیوانہ　　لِلّٰہ کرم کچھ فرمانا
کیوں رنج رہے، فریاد رہے　　تورا قائم سدا بغداد رہے

Marfat.com

جیسے ہر دُکھ میں پاس ہے تُو   ہر ٹُوٹے دل کی آس ہے تُو
مجھ دُکھیاری کی یاد رہے   تورا قائم سدا بغداد رہے

کچھ بھیک عطا ہو رُوحانی   مَیں ہُوں مہرِ علی کی دیوانی
تیرا کُوچہ یونہی آباد رہے   تورا قائم سدا بغداد رہے

ترے ہجر میں تھے مجبور سے ہم   تورے دوارے آئے ہیں دُور سے ہم
آنکھیں ٹھنڈی، دل شاد رہے   تورا قائم سدا بغداد رہے

کچھ فکر نہ ہو وسواس نہ ہو   رکھنے کو کچھ بھی پاس نہ ہو
بس دل میں تمہاری یاد رہے   تورا قائم سدا بغداد رہے

ترے کارن جینا مَرنا ہے   رونا ہے، آہیں بھرنا ہے
برباد ہے دل، برباد رہے   تورا قائم سدا بغداد رہے

بیشک پیرانِ پیر ہے تُو   دُکھ درد میں سب کا نصیر ہے تُو
دُکھیاری یہ کیوں ناشاد رہے
تورا قائم سدا بغداد رہے

Marfat.com

حضرت میراں مُحیِ الدّین
الشیخ السیّد عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ
دی بارگاہ وِچ

یا غوثَ الاعظمؒ جیلانی فیض ترا لاثانی
لو دیون گے محشر توڑی تیرے نقش نُورانی
تُوں پنج تن دے گھر دا چانن، تُوں شیخِ حقّانی
حضرت میراں عبدؒ القادر محبوبِ سُبحانی
حسبوں نسبوں سُچّا سیّد، پُھل باغِ زہراؓ دا
صورت سیرت حَسنؓ حُسینؓ، بیٹا شیرِؓ خدا دا
تُوں غوثاں قُطباں دا والی، ولیاں دا سرمایہ
نیکاں پاکاں دی وڈیائی، نبیاں دا ہم سایہ
تیرے دروازے تے آ کے سب نے سِیس نِوایا
ناں تیرا ہر پیر نے جپیا، تینوں رب وڈیایا
درس دِتا توحید دا جگ نُوں، کفر تے شرک مٹایا
قرآنی تعلیم تے چل کے، سُنّت نُوں اپنایا

Marfat.com

حضرت میرانؒ ! تیرے دَر تے میں ایہہ لکھیا پایا
اُس کھویا، جو دُور کھلویا، اُس پایا، جو آیا

ہر کارے را مَردے باشد، ہر مَردے را کارے
منکر پانی پانی ہوون، عاشق لین نظارے

کرن تجلّی اہلِ ظاہر، آکھے ربّ تعالیٰ
مَیں جس نُوں جو چاہواں دیواں، منکر دامنہ کالا

حشر دہاڑے کم آوے گا ایہہ مضبُوط حوالا
حُبِّ نبیؐ تے مہرِ علیؓ دی تُوں بخشی جو مالا

تیری مہر عنایت ورنہ مَیں کوجھا کس کم دا
پاویں خیر غریب نوازا! کھولیں باب کرم دا

تُوں آقا! تُوں صاحب سائیں! مَیں باندی آں دردِی
تُوں تاجاں تے تختاں والا، مَیں گولی مَیں بردی

سَو سَو وار مَیں تھیواں صدقے، لکھ لکھ واری، واری
اِس محبوبی شان تری تُوں خلقت ہے بلہاری

یکسر محو دلاں تھیں ہوئی حسرت باغِ اِرَم دی
لے آئی در تیرے شاہا کھچ کے آس کرم دی

Marfat.com

سانوں وچ فقیری بچدے کپڑے ساوے سُوہے
جیلانی رنگ آزلوں ملیا، کیوں جایئے ہر بُو ہے
خالی دَر توں موڑ نہ سخیا دے خیرات حُسن دی
بے شک تیرے ہتھ پھڑائی، رب نے ڈور زمن دی
نانا تیرا پاک محمدؐ مالک بحر تے بر دا
دادا تیرا حیدرؓ فاتح بدر آتے خیبر دا
خُلق پیمبر دا تُساں اپنی رگ رگ وچ رچایا
بُریاں نال کریمی کیتی، مندیاں نُوں گل لایا
حضرت میراںؓ! تیرے دَر دا ہے دستور نرالا
ہر کوئی پاوے فیض برابر کیہ ادنیٰ، کیہ اعلیٰ
تیرا بحر عنایت جس دَم موج اپنی تے آوے
ہر قطرے نوں بحر بناوے، ہر ذرّہ رشناوے
ساڈی اے سرورتی کوئی منّے یا نہ منّے
غم دے شوہ وچوں توں لاویں پَل وچ بیڑا بنّے
بخشیں دین ایمان، تحفّظ، عزّت تے خوشحالی
سخیا تیرے دَر تے آ کے مانگت مُڑے نہ خالی

Marfat.com

اسیں وچارے کرماں مارے، تُوں کرماں دا والی
اسیں کنگال غریب نمانے، تیریاں شاناں عالی
اسیں ایانے، کوجھے، کملے، تُوں سُلطان حُسن دا
لج پالا لج پالیں ساڈی، تُوں لج پال زَمَن دا
تُوں لج پال پریتاں والا اسیں غریب نمانے
جے نہ جانیں تُوں لج پالا سانوں کون سیانے
تُوں کنعانِ فقر دا یُوسف اسیں قدیمی بردے
سخیاں دے گھر تھوڑ نہ کائی نظر کرم دی کردے
خیر جنابوں پاویں سخیا پُر کر دیویں کاسہ
ایس نصیر ترے لئی شاہا! ہور نہ کوئی پاسہ

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی چادر

الٰہی ! سر پہ رہے دستگیرؒ کی چادر
کہ پردہ پوش ہے پیرانِ پیرؒ کی چادر

نظر میں ہے شہِ گردوں سریر کی چادر
زہے نصیب ، ملی دستگیرؒ کی چادر

شریکِ عُرسِ مبارک ہُوئے ہیں اہلِ صفا
زمانہ دیکھ لے غوثِؒ کبیر کی چادر

جسے حسینؓ و حسنؓ سے نبیؐ سے نسبت ہو
وہ آ کے دیکھے جنابِ امیرؓ کی چادر

متاعِ کون و مکاں تار تار میں ہے نہاں
ردائے فقر و وِلا ہے فقیر کی چادر

Marfat.com

ادب سے لوگ چُھوئیں، پھر لگائیں آنکھوں سے
یہ ہے رسولِؐ خدا کے وزیر کی چادر

نگاہ و دل ہیں حقیقت کے نُور سے روشن
کہ ہے یہ مُرشدِ روشن ضمیر کی چادر

ہمیں نصیب زیارت ہے، اے خوشا قسمت!
کھڑے ہیں سَر پہ لیے، اپنے پیر کی چادر

خلوصِ دل سے وُہ لایا ہے نذر کرنے کو
قبول کیجئے اپنے نصیرؔ کی چادر

Marfat.com

بحضورِ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

شاہِ بغداد ! سدا بول ہے بالا تیرا
کیوں نہ ہو ، صاحبِ معراج ہے بابا تیرا
پرتوِ سُورۂ یٰسین ، لب و لہجہ تیرا
ایک شہپارۂ تطہیر ہے چہرا تیرا
نبَوی ضو ، علَوی رنگ ، بتُولی عِفّت
حَسَنی اور حُسینی ہے سراپا تیرا
جوہرِ شبّرؓ و شبّیرؓ سے پا کر ترکیب
ہو گیا کیا نَسَبی رنگ دوبالا تیرا
چُھپ گئے سامنے اُس کے عُرَفا ، مثلِ نجُوم
مطلعِ فقر پہ خورشید جو چمکا تیرا
یُوں تو سب اہلِ ولایت نے مراتب پائے
پر کسی شخص نے پایہ نہیں پایا تیرا

Marfat.com

پا سکا تیرے سوا کون مقامِ مخدع
تجھ سے مخصوص ہے یہ رُتبۂ اعلیٰ تیرا
کر گیا ماند ولایت کے درخشاں سب چاند
لاڈلا یہ پِسر اے سیّدہ زہراؓ ! تیرا
عہد تک تیرے نہیں تیرا تصرّف محدود
سچ تو یہ ہے کہ ہر اک عہد ہے شاہا تیرا
قصرِ اَفضال کے اَبواب ہُوئے وا تجھ پر
نافذ و رائج دارین ہے سِکّہ تیرا
کون سے سِلسلہ کو تُو نے مُعطّر نہ کیا
کون سے گُلکدہ میں رُوپ نہ جھلکا تیرا
قُربتِ ذات میں ہے تیرا قیام اور سُجُود
عرش کی پاک فضائیں ہیں مُصلّے تیرا
ذہنِ تیرہ پہ اُترتی ہے ستاروں کی برات
کبھی لاتا ہُوں تصوّر میں جو مُکھڑا تیرا
رنگ والوں کے بھی رنگ اُڑ گئے تیرے آگے
ذاتِ بے رنگ نے وہ رنگ جمایا تیرا

Marfat.com

تُو ولایت کا وہ دُولہا ہے کہ باعجز و نیاز
اولیاء پڑھتے ہیں ہر دَور میں سہرا تیرا
اصفیاء ہیں تری غوثیتِ کبریٰ کے مُقر
ہمہ اقطابِ جہاں دیتے ہیں پہرا تیرا
حُسن میں، علم و جلالت میں، مسیحائی میں
کوئی ثانی نہیں اے دلبرِ زہراؓ ! تیرا
جان و دل وارتی اے یُوسفِ یعقوبِ عرب
دیکھ پاتی جو زُلیخا رُخِ زیبا تیرا
دیکھ کر سیّدِ لولاکؐ کا اندازِ جمال
انبیاء چُوم نہ لیں حشر میں ماتھا تیرا
جُنبشِ لب سے ہے اَبوابِ اجابت کی کُشاد
رد نہیں کرتی مشیّت بھی تقاضا تیرا
اُس نے مخمور کیے بادہ کشانِ وحدت
کاسۂ وصل سے اک گھونٹ جو چھلکا تیرا
جو کہا تُو نے وہ مامور مِنَ اللہ ہو کر
اپنی خواہش سے نہیں کوئی بھی دعوٰی تیرا

Marfat.com

جادۂ رُشد ، ترے شہر کی ایک ایک گلی
حلقۂ فیض ، وہ درس اور وہ اِفتا تیرا
ابدیّت کی علامت ہے ترا نُورِ جبیں
جلوۂ ذات کا آئینہ ہے جلوا تیرا
تُو نے تاریکیٔ طاغوت کا دل چیر دیا
ابنِ زہراؓ ! یہ تدبّر ، یہ کلیجا تیرا
بندہ قادر کا ہے تُو اور ہے قادر کو دوام
ہم رہیں یا نہ رہیں ، نام رہے گا تیرا
کچھ ملائک بھی ہیں قُدرت کی طرف سے مامور
کوہِ شہرت پہ بجاتے ہیں جو ڈنکا تیرا
تاجداروں کا تصرّف ہے زمیں تک محدُود
سرزمینِ دلِ انساں پہ ہے قبضہ تیرا
لرز اُٹھتے ہیں سلاسل کے سفینے سارے
قادری اَوج پہ چڑھتا ہے جو دریا تیرا
بخُدا مُلکِ ولایت میں رسالت کے بعد
حشر تک کا جو زمانہ ہے ، وہ تنہا تیرا

Marfat.com

وہ مُقدّر کے دھنی تھے کہ جنہوں نے پایا
دل نشیں عہد ، وہ اک دَور سُنہرا تیرا
باعثِ فخر ہے عاقل کے لیے تیرا جُنُوں
پاک ذہنوں کے لیے رزق ہے سودا تیرا
مَیں غلام اور تُو آقا ، مَیں سوالی ، تُو کریم
طے ازل میں ہُوا رشتہ یہی ، میرا تیرا
حکم پر شمع کی لَو ، پھیر دے طوفان کا رُخ
سگ لڑے شیر سے ، پائے جو اشارا تیرا
تُو ہے اُمّت کا وہ نوشاہ کہ اقطابِ جہاں
جھولیاں بھرنے کو گاتے ہیں بدھاوا تیرا
تھا دلِ ارض میں پامالیٔ پیہم کا ملال
مُہرِ اِعزاز بنا نقشِ کفِ پا تیرا
کیوں نہ بیٹھے وہ ترے در پہ رما کر دُھونی
جس کا سرمایہ ہو لے دے کے بھروسا تیرا
بخت اُس کا ہے ، کرم اُس پہ ہے ، توقیر اُس کی
جس کی نظروں میں ہو دربارِ مُعلّٰے تیرا

Marfat.com

کیوں فرشتے نہ ستاروں سے بھریں مانگ اُس کی
وہ سُہاگن ، جسے آ جائے بُلاوا تیرا

اپنے کُوچے میں جگہ دے کہ نہ جائے گا کہیں
تیرے در سے یہ نمک خوار پُرانا تیرا

میرے نزدیک ، نہیں یہ کسی اِعزاز سے کم
گر کہیں لوگ مجھے بندۂ رُسوا تیرا

جس پہ ہو جاتے ہیں مخلوق کے دروازے بند
کھٹکھٹاتا ہے وہ آخر درِ والا تیرا

سبز گُنبد کی تجلّی سے ہے اُس کا رشتہ
کیوں نہ پھر مہبطِ انوار ہو روضہ تیرا

قبر ہو ، حشر ہو ، یا پُل ہو کہ میزانِ عمل
ہم غلاموں کے سروں پر رہے سایہ تیرا

وہ بھٹکنے نہیں پاتا کبھی راہِ حق سے
سامنے جس کے رہے اُسوۂ عُلیا تیرا

کیفِ نظّارہ سے محرُوم ہے چشمِ اعمیٰ
جس کے پاس آنکھ ہے تکتا ہے وہ رستہ تیرا

Marfat.com

حیف صد حیف کہ کچھ پست نظر، پست اندیش
اِس پہ کُڑھتے ہیں کہ اُونچا ہے ستارا تیرا
دستِ مشّاطۂ قدرت نے سنوارا ہے تجھے
لاکھ سر مارے ، بگاڑے گا کوئی کیا تیرا
تجھ کو کیا فکر ، کوئی تیرا بنے یا نہ بنے
شاہِ بطحا ترے ، اللہ تعالیٰ تیرا
روک سکتا ہے اُبھرنے سے کوئی سورج کو ؟
ایک چڑھتا ہُوا خورشید ہے چرچا تیرا
دو سفینوں میں بیک وقت سفر، ناممکن
یا تو دُنیا کا رہے بن کے کوئی ، یا تیرا
ساتھ رہتی ہے سدا تیرے تعاون کی برات
نام لیوا کبھی رہتا نہیں تنہا تیرا
جسمِ اعمال برہنہ ہے ، خُدارا اِسے ڈھانپ
کہ خطا پوش ہے دامانِ مُعلّےٰ تیرا
گھیر رکھا ہے مجھے بھی شبِ رُسوائی نے
مَیں بھی ہُوں منتظر اے صُبحِ تجلّےٰ تیرا

Marfat.com

جس نے دُنیا میں کہا غوث ہیں میرے میرے
وہ قیامت میں بھی کہلائے گا تیرا تیرا

بخت جاگا، جو تجھے خواب میں دیکھا اک بار
کیا مقدّر ہے کہ جلوہ نظر آیا تیرا

عقل دی، علم دیا، نام دیا، نسبت دی
مجھ سے ناچیز پہ احسان ہے کیا کیا تیرا

تیر بیکار ہے، گر ساتھ نہ دے زورِ کماں
نام میرا ہے، مگر کام ہے سارا تیرا

جس نے کھائی ہے ترے نام پہ مٹنے کی قسم
ہے نصیؔر ایک وہ باقاعدہ شیدا تیرا

گر نصیؔر اہلِ ستم پنجہ تُو برتابند
ہرگز از دست مدہ دامنِ آں ذاتے را

Marfat.com

مخمّس در مدحِ
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آستاں ہے یہ کس شاہِ ذیشان کا، مرحبا مرحبا
قلب ہیبت سے لرزاں ہے انسان کا، مرحبا مرحبا
ہے اثر بزم پر کس کے فیضان کا، مرحبا مرحبا
گھر بسانے مری چشمِ ویران کا، مرحبا مرحبا
چاند نکلا حسنؓ کے شبستان کا، مرحبا مرحبا

سر کی زینت عمامہ ہے عرفان کا، مرحبا مرحبا
جُبّہ تن پر محمدؐ کے اِحسان کا، مرحبا مرحبا
رنگ آنکھوں میں زہرؓا کے فیضان کا، مرحبا مرحبا
رُوپ چہرے پہ آیاتِ قرآن کا، مرحبا مرحبا
سج کے بیٹھا ہے نوشاہ جیلان کا، مرحبا مرحبا

Marfat.com

بزمِ کون و مکاں کو سجایا گیا ، آج صلِّ علیٰ

سائباں رحمتوں کا لگایا گیا ، آج صلِّ علیٰ

انبیا اولیا کو بُلایا گیا ، آج صلِّ علیٰ

ابنِ زہرؓا کو دُولہا بنایا گیا ، آج صلِّ علیٰ

عُرس ہے آج محبوبِ سُبحان کا ، مرحبا مرحبا

آسماں منزلت کس کا ایوان ہے ، واہ کیا شان ہے

آج خلقِ خدا کس کی مہمان ہے ، واہ کیا شان ہے

لَاتَخَفْ کس کا مشہور فرمان ہے ، واہ کیا شان ہے

بالیقیں وہ شہنشاہِ جیلان ہے ، واہ کیا شان ہے

حق دیا جس کو قدرت نے اعلان کا ، مرحبا مرحبا

ہر طرف آج رحمت کی برسات ہے ، واہ کیا بات ہے

آج کُھلنے پہ قُفلِ مُہمات ہے ، واہ کیا بات ہے

چار سُو جلوہ آرائیِ ذات ہے ، واہ کیا بات ہے

کوئی بھرنے پہ کشکولِ حاجات ہے ، واہ کیا بات ہے

جاگنے کو مُقدّر ہے انسان کا ، مرحبا مرحبا

Marfat.com

کوئی محوِ فغاں، کوئی خاموش ہے، اب کسے ہوش ہے
سازِ مُطرِب کی لَے نغمہ بردوش ہے، اب کسے ہوش ہے
عقل حیرت کے پردے میں رُوپوش ہے، اب کسے ہوش ہے
بزم کی بزم مستی در آغوش ہے، اب کسے ہوش ہے

پی کے ساغر علیؓ کے خُمستان کا، مرحبا مرحبا

کیا حسیں منظرِ جُود و اِکرام ہے، دعوتِ عام ہے
اہلِ دل کی نظر مستی آشام ہے، دعوتِ عام ہے
حشر تک مدّتِ گردشِ جام ہے، دعوتِ عام ہے
دستِ جبریلؑ مصروفِ اِطعام ہے، دعوتِ عام ہے

کھاؤ صدقہ علیؓ شاہِ مردان کا، مرحبا مرحبا

شمعِ توحید دل میں جلا کر پیو، دل لگا کر پیو
شاہِ بطحاؐ کی خیرات پا کر پیو، دل لگا کر پیو
نغمۂ کاسۂ[1] وصل گا کر پیو، دل لگا کر پیو
آنکھ مہرِؒ علی سے مِلا کر پیو، دل لگا کر پیو

خُود پلانے پہ ساقی ہے جیلان کا، مرحبا مرحبا

1- قصیدۂ غوثیہ کے مطلع سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ کی طرف اشارہ۔

Marfat.com

ہے عجب حُسن کا بانکپن سامنے ، اک چمن سامنے
اہلِ تطہیر ہیں خیمہ زن سامنے ، پنجتن سامنے
ہے یہ رُوئے حسنؓ کی پھبن سامنے ، یا حسنؓ سامنے
جلوہ فرما ہیں غوثِ زمن سامنے ، ضوفگن سامنے

دیکھئے کیا بنے چشمِ حیران کا ، مرحبا مرحبا

گُلشنِ مصطفٰی کی پھبن اور ہے ، یہ چمن اور ہے
شاہِ ابرار کی انجمن اور ہے ، یہ چمن اور ہے
بُوئے گلدستۂ پنجتن اور ہے ، یہ چمن اور ہے
شانِ آلِ حسینؓ و حسنؓ اور ہے ، یہ چمن اور ہے

سرمدی رنگ ہے اِس گُلستان کا ، مرحبا مرحبا

فقر کی سلطنت طُرفہ سامان ہے ، رحمت ایوان ہے
اِس کے زیرِ نگیں قلبِ انسان ہے ، عجز عنوان ہے
کس کا دستِ نظر کاسہ گردان ہے ، عقل حیران ہے
اِک ولی زیبِ اورنگِ عرفان ہے ، واہ کیا شان ہے

سر جُھکے ہے یہاں میر و سُلطان کا ، مرحبا مرحبا

Marfat.com

ہر گھڑی مہرباں ذاتِ باری رہے، فیض جاری رہے

خاک بوسی پہ بادِ بہاری رہے، فیض جاری رہے

عالمِ کیف میں بزم ساری رہے، فیض جاری رہے

بیخودی تیرے مستوں پہ طاری رہے، فیض جاری رہے

مینہ برستا رہے تیرے احسان کا، مرحبا مرحبا

عرشِ اسرار تک جس کی پرواز ہے، طُرفہ انداز ہے

علمِ لاہُوت کا حاصل اعزاز ہے، طُرفہ انداز ہے

زہد و تقوٰی میں یکتا و مُمتاز ہے، طُرفہ انداز ہے

آبروئے چمن قامتِ ناز ہے، طُرفہ انداز ہے

پیر مہرِؒ علی قُطبِ دوران کا، مرحبا مرحبا

گولڑے کی زمیں کتنی مسعود ہے، خطّہ جُود ہے

ابن مولا علیؓ جس میں موجود ہے، خطّہ جُود ہے

کیا حسیں منظرِ شانِ معبود ہے، خطّہ جُود ہے

ہر ایاز اِس کا ہمدوشِ محمود ہے، خطّہ جُود ہے

اوج پایا ہے بِرجیس و کیوان کا، مرحبا مرحبا

Marfat.com

تیرے دیوانے حاضر ہیں سرکار میں، آج دربار میں
سر جھکائے جنابِ گہربار میں ، آج دربار میں
بن کے سائل تری بزمِ انوار میں ، آج دربار میں
یُوسفِ مصرِ دل تیرے بازار میں ، آج دربار میں

جشن ہے کیا دل افروز عرفان کا ، مرحبا مرحبا

در بدر مفت کی ٹھوکریں کھائے کیوں، ہاتھ پھیلائے کیوں
مانگنے کُوئے اغیار میں جائے کیوں، ہاتھ پھیلائے کیوں
اُسکے ناموسِ غیرت پہ حرف آئے کیوں، ہاتھ پھیلائے کیوں
دل قناعت کی ضَو سے نہ چمکائے کیوں، ہاتھ پھیلائے کیوں

جو نمک خوار ہو پیرِ پیران کا ، مرحبا مرحبا

شاہِ جیلانؒ کی چوکھٹ سلامت رہے، تا قیامت رہے
نقشِ پا کا چمن پُر کرامت رہے، تا قیامت رہے
خلعتِ اِجتبا زیبِ قامت رہے، تا قیامت رہے
سر پہ ولیوں کا تاجِ امامت رہے، تا قیامت رہے

سلسلہ غوثِ اعظمؒ کے فیضان کا ، مرحبا مرحبا

Marfat.com

وارثِ خاتمُ المرسَلیں آپ ہیں، بالیقیں آپ ہیں
قصرِ زہراؓ کا نقشِ حسیں آپ ہیں، بالیقیں آپ ہیں
دینِ برحق کے مُحی و مُعیں آپ ہیں، بالیقیں آپ ہیں
بزمِ عرفاں کے مسند نشیں آپ ہیں، بالیقیں آپ ہیں

ہر ولی طفل ہے اِس دبستان کا، مرحبا مرحبا

مظہرِ ذاتِ ربِّ قدیر آپ ہیں، دستگیر آپ ہیں
کاروانِ کرم کے امیر آپ ہیں، دستگیر آپ ہیں
شاہِ بغداد پیرانِ پیر آپ ہیں، دستگیر آپ ہیں
اِس نصیرِ حزیں کے نصیر آپ ہیں، دستگیر آپ ہیں

کوئی ہمسر نہیں آپ کی شان کا، مرحبا مرحبا

Marfat.com

در مدحِ حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانیؒ

حق ادا و حق نما بغداد کی سرکار ہے
کیا تجھے بتلاؤں، کیا بغداد کی سرکار ہے
مرجعِ اہلِ صفا بغداد کی سرکار ہے
سربراہِ اولیا بغداد کی سرکار ہے
اِتباعِ اُسوۂ خیرالوریٰ میں عمر بھر
پیکرِ خوفِ خدا بغداد کی سرکار ہے
جس کی حق گوئی سے اہلِ شرک و بدعت کانپ اُٹھے
ترجماں توحید کا بغداد کی سرکار ہے
میری تیری حمد میں حرص و غرض بھی ہے شریک
لائقِ حمدِ خدا بغداد کی سرکار ہے
قاضی الحاجات کے در پر رہا جو سجدہ ریز
عجز کی وہ انتہا بغداد کی سرکار ہے

Marfat.com

شب کی تاریکی میں تنہا دست بستہ اشک بار
حاضرِ بابِ عطا بغداد کی سرکار ہے
دن کو مصروفِ عبادت شام کو سرگرمِ ذکر
شب کو محوِ التجا بغداد کی سرکار ہے
اولیا کے ساتھ اطلاقِ ولایت میں شریک
شان میں سب سے جدا بغداد کی سرکار ہے
علم و حکمت میں علیؓ مولیٰ کا سجادہ نشیں
رازدارِ ھــل اتــی بغداد کی سرکار ہے
کیا نبوّت کے جہانوں میں ہے ذاتِ مصطفیٰ
فقر کی دُنیا میں کیا بغداد کی سرکار ہے
جہل کی بنجر زمیں کو جس نے جل تھل کر دیا
علم کی ایسی گھٹا بغداد کی سرکار ہے
قُدرتیں پائیں، مگر قُدرت پہ اِترایا نہیں
شرحِ تسلیم و رضا بغداد کی سرکار ہے
ہاتھ اُٹھتے تھے مگر مولیٰ کی مرضی دیکھ کر
واقفِ سرِ دُعا بغداد کی سرکار ہے

Marfat.com

دین کو کس نے کیا زندہ جب اُٹھا یہ سوال
کہہ اُٹھی خلقِ خدا بغداد کی سرکار ہے

ذاتِ باقی پر مٹا کر اپنی فانی ذات کو
دھر میں نقشِ بقا بغداد کی سرکار ہے

منبعِ حُبِّ نبی ' سرچشمۂ مہرِ علی
وارثِ آلِ عبا بغداد کی سرکار ہے

انبیا کو ناز جس پر ' اولیا کو جس پہ فخر
صاحبِ بختِ رسا بغداد کی سرکار ہے

جس کے ہاتھوں پر ہوئیں ظاہر کراماتِ کثیر
حیرتوں کی انتہا بغداد کی سرکار ہے

عقلِ ظاہر جس کی چوکھٹ پر رگڑتی ہے جبیں
ایسی قدرت آزما بغداد کی سرکار ہے

عبدِ قادر ہے مگر قادر نے وہ بخشا مقام
مرکزِ رُشد و ہُدٰی بغداد کی سرکار ہے

آج بھی پاتے ہیں اربابِ طلب در پردہ فیض
کیا عطا کا سلسلا بغداد کی سرکار ہے

جس کی صورت دیکھنے سے یاد آ جائے خدا
ایسا عبدِ حق نُما بغداد کی سرکار ہے

Marfat.com

اُونچے اُونچوں نے سر آنکھوں پر لیا جس کا قدم
وہ انوکھا پیشوا بغداد کی سرکار ہے
جو خدا کا نام لے کر شرک سے ٹکرا گئے
کربلا والے ہیں یا بغداد کی سرکار ہے
پیر تیرا کون ہے محشر میں جب پوچھا گیا
مَیں نے برجستہ کہا بغداد کی سرکار ہے
نقشبندی سہروردی ہوں کہ چشتی سب کے سب
مقتدی ہیں مقتدی بغداد کی سرکار ہے
وعظ فرماتا رہا منبر پہ جو چالیس سال
وہ خطیبِ حق نوا بغداد کی سرکار ہے
برسرِ منبر تکلم سن کے بول اُٹھتے عرب
ہیں علیؓ یا لب کشا بغداد کی سرکار ہے
چاہنے والوں کے دل میں آنکھ میں ادراک میں
جلوہ فرما جا بجا بغداد کی سرکار ہے
دل نے پوچھا کون ہے ولیوں سے رُتبے میں بڑا
غیب سے آئی ندا بغداد کی سرکار ہے
کیا بگاڑے گی ترا سر مار لے دُنیا نصیرؔ
پُشت پر تیری سدا بغداد کی سرکار ہے

Marfat.com

بحضورِ
جگر گوشۂ بتولؓ، عطائے رسولؐ، سُلطانُ الہند، غریب نواز
حضرت سیّد **معین الدّین حسن چشتی** اجمیری قدّس سرّہٗ العزیز

ادب سے عرض ہے با چشمِ تر غریب نوازؒ !
اِدھر بھی ایک اُچٹتی نظر، غریب نوازؒ !
مِرے جُنوں میں ہو تُم مُستتر غریب نوازؒ !
مِرا جُنوں ہے تمہاری خبر، غریب نوازؒ !
بہت دنوں سے ہے ذوقِ سفر، غریب نوازؒ !
نگاہِ شوق میں ہے رہگزر، غریب نوازؒ !
جنہیں ہوس ہے اُنہیں سیم و زر، غریب نوازؒ !
اِدھر تو صرف، کرم کی نظر، غریب نوازؒ !
نوازیئے مجھے جلدی نوازیئے خواجہؒ
نہ دیکھئے مِرے عیب و ہنر، غریب نوازؒ !
معینِ دین، رسالت بھی ہے، ولایت بھی
کہ مُبتدا ہیں محمدؐ، خبر، غریب نوازؒ !

Marfat.com

تمہارے نام پہ مٹتے رہیں گے دیوانے

نہ مِٹ سکے گا تمہارا اثر، غریب نوازؒ !

جنہیں نصیب گدائی تمہارے دَر کی ہے

غنی رہیں گے وہی عُمر بھر، غریب نوازؒ !

وہ کم نظر ہیں نہ دیکھیں تمہیں جو اُلفت سے

وہ بے بصر ہیں، اُنہیں کیا خبر، غریب نوازؒ !

بہ فیضِ حضرتِ پیرانِ پیرؒ و آلِ عباؓ

تمہارے سائے میں ہے، گھر کا گھر، غریب نوازؒ !

زہے نصیب، دو گونہ عُروج حاصل ہے

اِدھر مرے شہِ جیلانؒ، اُدھر غریب نوازؒ

خبر نہیں کہ غریبوں کا حشر کیا ہوتا

خدا تمہیں نہ بناتا اگر "غریب نوازؒ"

تمہارے دَر سے قیامت ہی اب اُٹھائے گی

یہاں سے جائیں تو جائیں، کدھر غریب نوازؒ !

مرے مذاقِ طلب کی بھی لاج رہ جائے

یہ منحصر ہے کرم آپ پر، غریب نوازؒ !

Marfat.com

تمہارے لُطف و کرم سے پتا چلا مجھ کو
نہیں ہے آہ مری بے اثر، غریب نوازؒ !
سَرِ نیاز کو تُم نے بُلندیاں بخشیں
کمالِ فخر سے اُونچا ہے سَر، غریب نوازؒ !
نصیرؔ ! خواجۂ اجمیر اِس لیے ہیں کریم
کہ ہے ازل سے محمدؐ کا گھر "غریب نوازؒ"

Marfat.com

بحضورِ

سُلطانُ الہند، عطائے رسولؐ، خواجۂ خواجگان

حضرت سیّد **معینُ الدّین حسن** چشتی اجمیری قدس سرّہٗ

دل رُبا، دل نشیں، معینُ الدّینؒ
بُھولتے ہیں کہیں، معینُ الدّینؒ؟

واقفِ سرِّ دیں معینُ الدّینؒ
نازِ اہلِ یقیں، معینُ الدّینؒ

زُبدۃُ العارفیں، معینُ الدّینؒ
حق جہاں ہے وہیں، معینُ الدّینؒ

ہو گئی اُن سے دین کی تجدید
رُوحِ دینِ مُبیں، معینُ الدّینؒ

رہبرِ سالکانِ راہِ طلب
منزلِ اہلِ دیں، معینُ الدّینؒ

ہم نے ہر سُو نگاہ دوڑائی
کوئی تُم سا نہیں، معینُ الدّینؒ

جس نے چُومے ترے قدم اک بار
ہے فلک وہ زمیں، معینُ الدّینؒ

لوحِ ہستی پہ جگمگاتے ہیں
بن کے نقشِ حسیں، معینُ الدّینؒ

تُم سے روشن ہے جادۂ اُلفت
سوزِ جاں کے امیں، معینُ الدّینؒ

بات ہر اک تمہاری مثلِ گُہر
لفظ اک اک نگیں، معینُ الدّینؒ

غم و آلام نے جہاں گھیرا
یاد آئے وہیں، معینُ الدّینؒ

خادمِ آستانِ عالی ہے
یہ نصیرِؔ حزیں، معینُ الدّینؒ

Marfat.com

بحضورِ خواجۂ بزرگ

حضرت خواجہ سیّد معین الدّین حسن چشتی اجمیریؒ

مرا جہاں میں ظہور و خِفا مُعینی ہے
میں وہ ہُوں جس کی فنا و بقا مُعینی ہے
ہم اہلِ چشت ہیں خواجہؒ کے چاہنے والے
ہمارے شہر کی آب و ہَوا مُعینی ہے
کُھلا ہُوا ہے درِ غوثِ پاکؒ و خواجہ مُعیںؒ
یہ قادری تو وہ دارُالشّفا مُعینی ہے
وِلائے خواجہؒ سے سرشار ہیں تمام ولی
خدا گواہ کہ ہر با خدا مُعینی ہے
جِلو میں اپنے ہجومِ تجلّیات لیے
یہ کوئی قادری بیٹھا ہے، یا مُعینی ہے
گدائے خواجۂ اجمیرؒ ہوں بحمدِ اللہ
مِری حیات کا رنگِ غِنا مُعینی ہے

Marfat.com

مِرے طریق سے خارج ہے مصلحت کوشی
فقیر قول و عمل میں کُھلا مُعینی ہے
مثالِ آئنہ شفّاف ہے مِری فطرت
خدا کا شکر کہ جوہر مِرا مُعینی ہے
مِری سرشت میں شامل ہے خوئے بُت شکنی
مِرا مزاج بہ فضلِ خدا مُعینی ہے
مُعینیوں کا تو شیوہ ہے قُربتوں کا فروغ
جو دُوریاں نہ مٹا دے وہ کیا مُعینی ہے
یہ ناقدانہ تخاطُب بجا، مگر حضرت!
رہے خیال کہ بندہ ذرا مُعینی ہے
وہ جس نے پھول کِھلائے ہیں لفظ و معنٰی کے
وہ ایک شاعرِ رنگیں نوا مُعینی ہے

نصیرِ دینِ متیں خود کو کر دیا ثابت
نصیؔر! تُو تو بڑے کام کا مُعینی ہے

Marfat.com

بحضورِ

حضرت مولنا جلال الدّین بلخی رُومی رحمتہ اللہ علیہ

پیرِ رُومیؒ ، آں معارف دستگاہ
خضرِ منزل بہرِ ہر گم کردہ راہ

مُرشدِ پاکان و مخدومِ زَمَن
آں بہ تنہائی ، سراپا انجمن

گرمیٔ فکرش ، مثالِ آفتاب
مستفید از نفعِ اُو ہر شیخ و شاب

پیرِ رُومیؒ عکسِ حُسنِ مطلق است
اُو دلیلِ حق ، دلیلِ اُو حق است

از تقیّد گوہرِ اطلاق چید
جلوۂ تنزیہ ، در تشبیہ دید

آدمی را آگہی از خویش داد
در نہادِ عبد ، طرحِ حق نہاد

خَم سَرِ اقبالؒ پیشِ فکرِ اُو
وقفِ مستی فطرتش از ذِکرِ اُو

اعترافِ عظمتش با صد نیاز
کرد اقبالؒ ، از سرِ تحصیلِ ناز

چوں ز شعرش مستی و حال آیدم
رشک بر اقبالِ اقبالؒ آیدم

مُرشدِ خُود گفت رُومیؒ را چرا
زانکہ آید از دَمَش بُوئے خدا

اِتّباعش بندہ را عالی کند
پَیروش تا حشر اقبالی کند

شاد باش اے مظہرِ بابِ عُلُوم
آشنائے رمزِ عشق اے پیرِ رُومؒ !

Marfat.com

اے جلال الدینؒ ! امیرِ قونیہ   سیّدُ العُشّاق و پیرِ قونیہ

بایزیدؒ حُجرۂ ایمانیاں   اے جُنیدؒ و شبلیؒ رُوحانیاں

کعبۂ مستی، دو چشمِ مستِ تو   اے گُشادِ کارِ ما، از دستِ تو

سینہ ات، گنجینۂ اسرارِ ذات   اے دلت معمور، از انوارِ ذات

تشنگانِ شوق را کامے دہی   وز خُمستانِ ازل جامے دہی

سبزہ ہا اندر زمینِ مُردہ رُست   برتر از حدِّ تخیُّل مدحِ تُست

باشد ارشادِ تُرا انداز ہا   لفظ و معنیٰ را بہ فکرت، ناز ہا

من کہ باشم تا بہ دامانت رسم   یا بہ گردِ راہِ جولانت رسم

تُو سوارِ توسنِ مُلکِ بقا   من بخاک اُفتادۂ حرص و ہوا

در دو چشمت گوہرِ غلطانِ اشک   چشمِ من محروم از بارانِ اشک

سینہ ات روشن ز انوارِ خدا   سینہ ام تاریکِ محض و بے ضیا

در نگاہت، جلوۂ رُوئے کسے   در نگاہم، صورتِ خار و خسے

ذوقِ تو ذوقِ جُنیدؒ و بایزیدؒ   ذوقِ من نا معتبر، اے صُبحِ عید

دستِ تو در وجد، سُوئے آسماں   دستِ من بہرِ دُعائے آب و ناں

پائے تو در وجد و مستی جا بجا   پائے من از تنگ دستی، جا بجا

چشمِ تُو بر حُسنِ مُطلق گشتہ وا   چشمِ من از خوابِ مطلق پر گُشا

Marfat.com

السّلام اے منبعِ فیضانِ عشق ‏ السّلام اے نازشِ پاکانِ عشق
السّلام اے مرکزِ پرکارِ وجد ‏ السّلام اے گرمیٔ بازارِ وجد
السّلام اے مُرشدِ رُوحانیاں ‏ السّلام اے قبلۂ یزدانیاں
السّلام اے مُدرکِ سرِّ حیات ‏ اے حقائق آگہِ ذات و صفات
السّلام اے در عطا دستِ تو یمؔ
اے جبینت مطلعِ صُبحِ کرم

Marfat.com

در مدحِ
سُلطانُ الزّاھدین فریدالملّتِ والحق
حضرت بابا فرید الدّین مسعُود گنجِ شکر فاروقی قدس سرّہٗ

ہُوئے ہیں دیدہ و دل محوِ شانِ گنجِ شکرؒ
زہے نصیب ، مِلا آستانِ گنجِ شکرؒ

وہ بِھیڑ دیکھیے ، وہ آستانِ گنجِ شکرؒ
نظر کے سامنے ہیں ، زائرانِ گنجِ شکرؒ

فلک پہ اوجِ ثُریّا ، نشانِ گنجِ شکرؒ
کُل اولیا میں نرالی ہے شانِ گنجِ شکرؒ

مجھے ہی فخر نہیں ہے نیاز مندی کا
ہیں سارے جنّ و ملک ، مدح خوانِ گنجِ شکرؒ

سدا بہار ہیں اِس کے تمام غُنچہ و گُل
خزاں کی زد میں نہیں ، گلستانِ گنجِ شکرؒ

مٹھاس شہد کی ایک ایک حرف میں اُن کے
نبات و قند سے شیریں ، زبانِ گنجِ شکرؒ

Marfat.com

عجیب بِھیڑ ہے قصرِ جناں پہ حشر نُما
جدھر بھی دیکھو، اُدھر عاشقانِ گنجِ شکرؒ

لطیف تر ہیں عُروج و نُزول کی باتیں
سُنائے جائے کوئی، داستانِ گنجِ شکرؒ

حُصولِ قُربِ الٰہی تھی منزلِ مقصود
رُکا نہ اور کہیں، کاروانِ گنجِ شکرؒ

اِنہیں کے باغ کے گُل، صابرؒ و نظامُ الدّینؒ
بسے ہیں دل میں مِرے، دلبرانِ گنجِ شکرؒ

جو اِن کے دوست ہیں، وہ سُرخرو جہاں میں ہیں
ذلیل و خوار ہُوئے، دُشمنانِ گنجِ شکرؒ

جدھر بھی دیکھئے، ہے سامنے تجلّیِ ذات
جہانِ طُور ہے یکسر، جہانِ گنجِ شکرؒ

نصیؔر! اپنی سی کوشش قلم نے کی، لیکن
تمام ہو نہ سکی، داستانِ گنجِ شکرؒ

Marfat.com

در مدحِ

حضرت بابا فرید الدّین مسعود گنجِ شکرؒ

مُژدۂ تسکیں فزا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے
غمزدوں کا آسرا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

زُہد میں کیا دھوم ہے گنجِ شکرؒ کی چارسُو
محفلِ ہستی میں کیا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

جس کو ہو شوقِ لقا آتا ہے وہ آخر یہیں
اِس تڑپ کی انتہا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

اک بہشتِ امن ہے دروازۂ بابا فریدؒ
باعثِ دفعِ بلا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

عُمر بھر جس نے ملایا عبد کو معبود سے
آج اُس مردِ خدا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

لوگ آتے ہیں یہاں حق سے تعلّق جوڑنے
درسِ پیمانِ وفا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

Marfat.com

پاؤں دھرنے کو جگہ ملتی نہیں ہے شہر میں
بھیڑ یہ کیسی ہے، کیا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے؟

یا تو پھر بغداد میں ہے بارگاہِ دستگیرؒ
اہلِ دل کی عید یا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

کھینچتا تھا مجھ کو رضواں خُلد کی جانب نصیرؔ
وہ تو میں نے کہہ دیا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

Marfat.com

در مدحِ

حضرت بابا فرید الدّین مسعود گنجِ شکرؒ

جانشینِ قطبؒ و دلبندِ عُمرؒ کا عرس ہے
آج زُہدُ الانبیا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے

ہر طرف سے اُٹھ رہا ہے نعرۂ حق یا فریدؒ
کیا انوکھی آن، کس شانِ دگر کا عرس ہے

لوگ پلکوں کی طرح صف بستہ ہیں گِردِ مزار
خواجہ اجمیریؒ کے منظورِ نظر کا عرس ہے

چشتیو! آؤ ذرا دیکھیں اجودھن کی بہار
اوج پر ہیں رونقیں، کس کرّوفر کا عرس ہے

سج رہا ہے آج دلہن کی طرح شہرِ فریدؒ
نور کی بارش میں بھیگے بام و در کا عرس ہے

جس کی چوکھٹ پر جُھکے دیکھے شہنشاہوں کے سر
فقر کی دنیا کے ایسے تاجور کا عرس ہے

Marfat.com

غوثِ اعظمؓ کا نظر آتا ہے توحیدی جلال
سارے عُرسوں سے جدا گنجِ شکرؒ کا عرس ہے
قادری جلووں میں شامل ہیں فریدی رنگتیں
یوں لگے ہے جیسے یہ اپنے ہی گھر کا عرس ہے
مجھ سے گر پوچھے کوئی تو شمع کی لَو پر نصیرؔ
رقصِ پروانہ بھی گویا لمحہ بھر کا عرس ہے

Marfat.com

بحضورِ

مظہرِ جلال و جمالِ یزدانی، مخدومِ ابرارِ چشتیاں، سُلطانُ المشائخ

حضرت نظامُ الدّینؒ اولیاء محبوبِ الٰہی زری زر بخش بدایونی دھلوی

قدّس سرّہُ السّامی

تیرے دَر پر مَیں آیا ہُوں خواجہؒ، میرا تجھ بِن سہارا نہیں ہے
تیرے دیدار کی آرزو ہے، اور کوئی تمنّا نہیں ہے

مَیں نے دیکھے حسینانِ عالَم، کوئی تُم سا انوکھا نہیں ہے
جب سے دیکھی ہے صُورت تمہاری، کوئی نظروں میں بچتا نہیں ہے

مَیں ترے دَر کا ہُوں اک سوالی، کوئی ہے میرا وارث نہ والی
پھیرنا دَر سے سائل کو خالی، یہ کریموں کا شیوا نہیں ہے

اِن گداؤں کا کیا، یہ گدا ہیں، شاہ بھی تیرے دَر پر فدا ہیں
فیض جس پر نہ ہو تیرا خواجہؒ! کوئی دُنیا میں ایسا نہیں ہے

کیوں دُوئی کا یہاں ہو گُماں بھی، ہے بہارِ مدینہ یہاں بھی
دیکھ لے شہرِ خواجہؒ کی گلیاں، جس نے طیبہ کو دیکھا نہیں ہے

Marfat.com

اُن کی آمد کا ہُوں انتظاری ' جان و دل سے ہُوں اُن پر مَیں واری
لے اجل ! آئی اُن کی سواری ' یہ حقیقت ہے ' دھوکا نہیں ہے

اک کرشمہ ہے اُن کی نظر میں ' اک کشش چشمِ جادُو اثر میں
دیکھ لے جو بھی اک بار اُن کو ' اُس کو پھر چین مِلتا نہیں ہے

منتظر اِن کی رحمت کے رہیئے ' فیضِ رُوحانیاں اِس کو کہیئے
مانگ کر یہ بھی دیتے ہیں رب سے ' یہ عنایت ہے ' سودا نہیں ہے

میرے خواجہؒ کا یہ آستاں ہے ' بٹ رہا ہے محمدؐ کا صدقہ
کوئی دامن تو پھیلا کے دیکھے ' کون کہتا ہے ' مِلتا نہیں ہے

کیا خبر تجھ کو کیا ہے عقیدت ' جان لیوا ہے رسمِ محبّت
یار کے نام پر سَر کٹانا ' عاشقی ہے ' تماشا نہیں ہے

جام و ساغر تو اپنی جگہ ہیں ' پینے والے سمجھتے ہی کیا ہیں
جس کو وہ اک نظر سے پلا دیں ' اُس کو پھر ہوش آتا نہیں ہے

دل سے مَیں نے دُعا کی ہے اکثر ' زیست کٹ جائے خواجہؒ کے دَر پر
دُور ہُوں ' ہائے میرا مقدّر ' میری قسمت مَیں ایسا نہیں ہے

Marfat.com

میرا حصّہ یہیں ہے ازل سے، کس لیے میں کہیں اور جاؤں
میرے خواجہؒ کی چوکھٹ سلامت، اِس درِ پاک پر کیا نہیں ہے

پی لیا جامِ توحید مَیں نے، یہ کرم ہے نصیرؔ اِن کے دَر کا
مانگنے غیر کے دَر پہ جانا، میری غیرت نے سیکھا نہیں ہے

Marfat.com

بحضورِ

مظہرِ جلالِ یزدانی حضرت خواجہ علاءُ الدّین علی احمد

صابر کلیری گیلانی قدس سرہٗ

عاشقانِ ذاتِ حق کا مدّعا، کلیر میں ہے
غوثِؓ اعظم کا سجیلا دلرُبا، کلیر میں ہے
روشنی کی ایک نُورانی فضا، کلیر میں ہے
جلوہ گر صابرؒ ہے، شمعِ مصطفٰے کلیر میں ہے
صابری میخانے میں بٹتی ہے عرفاں کی شراب
واقعی پینے پلانے کا مزا کلیر میں ہے
ہے بہار افزا علاءُ الدّینؒ صابر کا جمال
یہ مدینے کا شجر، پُھولا پَھلا، کلیر میں ہے
ہر نَفَس دل پر اَلَم نَشرَح ہُوئے جاتے ہیں راز
معرفت کی ایسی پاکیزہ فضا کلیر میں ہے
دیدہ و دل حیرتی ہیں، دیکھ کر جلووں کا حال
کیا بتاؤں پُوچھنے والوں سے، کیا کلیر میں ہے

Marfat.com

کشتیٔ اہلِ صفا سے دُور ہے موجِ بلا
بحرِ عرفانِ خدا کا ناخدا، کلیر میں ہے
جا بجا دُھونی رَمائے بیٹھے ہیں اہلِ طلب
وہ مزا کاشی میں کب ہے، جو مزا کلیر میں ہے
جلوہ گر ہیں کاکیؒ و گنجؒ شکر، سُلطانؒ ہند
دہلی و اجمیر کا روشن دِیا، کلیر میں ہے
جو تلاشِ حق میں سرگرداں ہیں وہ آئیں اِدھر
جو خدا تک لے چلے، وہ باخدا کلیر میں ہے
قصرِ باطل کیوں نہ خاکستر ہو اِس کی آنچ سے
شعلۂ جاہ و جلالِ مُرتضٰیؓ، کلیر میں ہے
دیکھ لو خود اپنی آنکھوں سے وہاں جا کر نصیرؔ!
جلوۂ حق کی تجلّی جا بجا کلیر میں ہے

Marfat.com

در مدحِ

وارثِ فقرِ سُلیمانی، تاجورِ اقلیمِ رُوحانی، مخدومِ اربابِ نظر

حضرت خواجہ شمسُ الحقِّ والدّین سیالوی قدس سرہٗ السامی

حق جلوہ و حق شانی، بہ شکلِ نُورانی
قُربانِ جمالِ تُو، حواسِ انسانی
اے مرکزِ محبُوبی، بہ کنعانِ خُوبی
اقلیمِ نکوئی را، مُبارک سُلطانی
نازد بہ تو دانائی، ز فرطِ آگاہی
زیبد بہ تُو دارائی کہ شمسِ خُوبانی
تُو شمسِ سیال آستی، سُلیمانؒ تمکینی
دادند تُرا تاج، ز فقرِ سلمانیؓ
ہستند حیا طبعاں، بہ پیشت سر افگن
سُودند ادب اَصلاں، بخاکت پیشانی

Marfat.com

اسرارِ طریقت را، وجودت تشریحے
بیدار نگاہاں را، کتابِ عرفانی

ہرکس کہ دمے ورزد، خیالِ رُویت را
گردد دلِ اُو روشن، ز نُورِ ایمانی

گر بے سر و سامانم، ندارم اندوہے
کز بہرِ تہی دستاں، تُو ساز و سامانی

سطحِ کِہ و مِہ باشد، بچشمِ تو یکساں
درویش و غنی را ہم سراپا اِحسانی

ہرگز نہ ہم دستے، بدستِ ہر پستے
نازم کہ بود دستم، بدستِ لاثانی

دارد دلم از فطرت، نیازِ مقبولاں
اے خواجہؒ! قبولم کُن، برائے دربانی

در حیطۂ تحریرم، نیاید اوصافت
انگشت بدندانم، بہ کُنجِ حیرانی

چُوں مہرؒ علی جوید، نصیؔر از درگاہت
فیضے کہ بہ اُو دادی، ز شاہؒ جیلانی

Marfat.com

در رثائے رونقِ بزمِ چشت، شیخ الاسلام

حضرت خواجہ **محمد قمر الدّین** رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشینِ آستانہ عالیہ سیال شریف

عارفِ حق ، زُبدۂ اہلِ نظر — آں سپہرِ دینِ محکم را قمر
حیف، آں سرمایۂ اخیار رفت — ساقیٔ میخانۂ ابرار رفت
دامنِ دل ہا ز دردش چاک چاک — در فراقش سینہ ہا اندوہ ناک
پرتوِ رُوئے ضیاءُ العارفینؒ — افتخارِ دُودمانِ شمسؒ دیں
خوش نہاد و عُمدۃُ الاوصاف بود — در صفات، آئینۂ اسلاف بود
ذاتِ اُو آئینہ دارِ معرفت — بحرِ ناپیدا کنارِ معرفت
یادگارِ اصفیا و اتقیا — عصرِ حاضر را امام و پیشوا
عالمِ موضوع و محمول آمدہ — جامعِ معقول و منقول آمدہ
زیست مارا، زہر اندر کام ریخت — اشکِ خوں از دیدۂ ایام ریخت
آں فدائے صاحبِ شقُّ القمر — جبہہ اش بر عتبۂ خیرُ البشر
آں کہ نُورِ حق ز سیمایش جلی — در دلش حُبِّ نبیؐ ، مہرِ علیؑ

Marfat.com

سینہ اش معمور، از یادِ رسولؐ — عاشقِ اصحابؓ و اولادِ رسولؐ
آں بہ وُسعت سرحدِ امکانِ علم — آں بہ خُوبی، یُوسفِ کنعانِ علم
مردِ میداں ، عاشقِ دینِ نبیؐ — مقصدش ترویجِ آئینِ نبیؐ
آں بہ عالَم حامیؐ دستورِ حق — بر لبانش نعرہَ منشورِ حق
محورِ فکرش ، نظامِ مصطفٰے — در نگاہِ اُو مقامِ مصطفٰے
حفظِ ناموسِ نبیؐ ، ایمانِ اُو — جنگ با حق دُشمناں، اعلانِ اُو
فطرتش حق گوئی و حُسنِ عمل — بے نیاز از فکرِ اسباب و عِلل
رمز سنج و نکتہ یاب و دیدہ ور — موجِ لفظش از گُہر تابندہ تر
نو بہارِ آبرو زارِ حیات — بود تصویرِ سَلَف، اندر صفات
تمکنت رفتارِ یش، عالَم شکار — شیوہَ غم خوارِ یش، اجداد وار
مثلِ قلزم علم و حلمش بے کراں — بود ہنگامِ سخن، کوثر بیاں
صاف دل با سینہَ بے کینہ اے — رفتگانِ پیش را، آئینہ اے
بر لبش حرفے نیامد نا سزا — از زباں ہم نرم، با خَلقِ خدا
نوعِ انساں را گرامی داشتے — آدمی را ، آدمی پنداشتے
خَلق را از خُلقِ خود بنواختہ — جائے خوش در مردمک ہا ساختہ
اہلِ گیتی را نصیب از نعمتش — روز و شب اندر طوافِ حضرتش

Marfat.com

جدِّ اُو قطبِ زمیں، غوثِ زماں — خواجہ شمسؒ العارفیں، شمسِ جہاں
آستانش سالکاں را مُستقر — گردِ راہش، سُرمۂ اہلِ نظر
بُود دستِ جُودِ اُو عالَم پناہ — معرفت درگاہ و عرفاں دستگاہ
وارثِ انوارِ آں شمسِ ہُدات — شد قمرؒ در ذات وہم اندر صفات
باشد ایں قانونِ فطرت معتبر — جانشینِ شمس می باشد، قمر
شمس چوں پوشیدہ گردد از نظر — آسماں را رونق افزاید قمر
زُو فروغِ ثابت و سیّار ہست — بر زمیں ہم بارشِ انوار ہست
باشد ایں تنویر، مخصوصِ قمر — ہر دورا ربطیست باہم بیشتر
وارثِ فیضانِ شمس آمد قمر — ایں حقیقت را بداند ہر بشر
ور زمن پُرسی بگویم فاش تر — دیدنِ شمس است، دیدارِ قمر
شکرِ ایزد، کایں دو چشمم بارہا — شد ز دیدارِ قمرؒ، شمس آشنا
من ضیائے شمسؒ دیدم، در قمرؒ — گشتہ ام از جلوہ ہایش بہرہ ور

بادیارب! مطلعِ قلب و نظر
کاسبِ تنویر، از شمسؒ و قمرؒ

Marfat.com

بحضورِ

حضرت سید پیر مہرِ علی شاہ گولڑوی قدس سرہُ السامی

دلوں کے سہارے، تو آنکھوں کے تارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں
خدا اُن کو پیارا، خدا کو وہ پیارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

میسّر جسے ہو گئی اِن کی نسبت، اُسے مِل گئی مغفرت کی بشارت
خدا کے ولی، مصطفٰے کے دُلارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

نہ کیوں مَیں عقیدت کے جوہر دکھاؤں، نہ کیوں جان و دل اُن پہ اپنے لُٹاؤں
مِرا ہر نَفَس کیوں نہ اُن کو پُکارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

تجلّی نے اُن کی دکھائیں وہ راہیں کہ حق آشنا ہو گئی ہیں نگاہیں
شب و روز ہوتے ہیں مجھ کو نظارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

علیؓ اِن کا مولا، حسنؓ اِن کا جد ہے، نہیں ہے وہ دانا، جسے اِن سے کد ہے
رسولِؐ خدا، غوثِؒ اعظم کے پیارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

Marfat.com

نکل جائیں گے سارے قسمت کے چکر، نہ موجوں کا خطرہ، نہ طوفان کا ڈر
مِری ناؤ خود جا لگے گی کنارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

اُنہیں کا تصوّر مِرا رہ نُما تھا، ہر اک گام پر اُن کا ہی آسرا تھا
ہمیشہ رہے میرے وارے نیارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

کسی اور کے کس لیے در پہ جاؤں، کسی اور کو کیوں مَیں اپنا بناؤں
بہ ہر کار مردے، بہ ہر مرد کارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

کہاں تک عنایت کے قصّے سُناؤں، نصیرؔ اُن کے الطاف کیوں کر گناؤں
ہر اک سانس لیتا ہُوں اُن کے سہارے، مِرے پیشوا پیر مہرِؒ علی ہیں

Marfat.com

بحضورِ

حضرت سیّد پیر مہرِ علی شاہ گولڑوی قدس سرّہٗ السامی

جگ تُم پر بلہار خواجہ مہرِؒ علی شہ پیر ہمارو

دُکھ چنتا کی ندیا چڑھی ہے ناؤ بھنور میں آن پھنسی ہے
تورے کرم کی آس لگی ہے تُم ہو کھیون ہار
خواجہ مہرِ علیؒ شہ پیر ہمارو

زہراؓ کے تُم راج دُلارے حَسَنؓ حُسینؓ کی آنکھ کے تارے
بغدادی بنرا کے پیارے حیدرؓ کے دلدار
خواجہ مہرِ علیؒ شہ پیر ہمارو

طٰہٰ کے، یٰسین، کے صدقے بسم اللہ، آمین، کے صدقے
خواجہ معینؒ الدّین کے صدقے ہم کا دیو دیدار
خواجہ مہرِ علیؒ شہ پیر ہمارو

رُوحانی سرتاج ہمارے بگڑے سنوارو کاج ہمارے
بھاگ جگا دو آج ہمارے آئے ہیں تُمرے دُوار
خواجہ مہرِ علیؒ شہ پیر ہمارو

Marfat.com

خوشیوں سے ہے اپنی اَن بَن   سُونا سُونا دل کا آنگن
تُم پر واروں اپنا تن من   مجھ پہ کرم سرکار
خواجہ مہرِ علیؒ شہ پیر ہمارو

جیسی بھی مَیں بُری بَھلی ہُوں   تورے ہی ٹکڑوں سے پلی ہُوں
ہاتھ پکڑنا! ڈُوب چلی ہُوں   دُور بہت ہے پار
خواجہ مہرِ علیؒ شہ پیر ہمارو

من موہن، مورے بانکے سنوریا   ترپت ترپت بیتی عُمریا
اپنے نصیرؔ کی لیجو کھبریا   جیون ہے دُشوار
خواجہ مہرِ علیؒ شہ پیر ہمارو

Marfat.com

مُستزاد، در مدحِ عالمِ ربّانی قُطبِ یزدانی

حضرت سیّد پیر مہرِ علی شاہ گولڑوی قُدّس سرّہُ العزیز

کب تک رہیں محرومیٔ قسمت کے حوالے
اے گولڑے والے!
اب کون ہے جو تیرے سوا ہم کو سنبھالے
اے گولڑے والے!
مشتاقِ زیارت ہیں ترے چاہنے والے
کب تک کریں نالے؟
پوشیدہ نہ رکھ، اب رُخِ تاباں کے اُجالے
اے گولڑے والے!
زہراؓ و علیؓ، سیّدِ کونین کا صدقہ
سبطینؓ کا صدقہ

Marfat.com

بھر بھر کے پلا بادۂ عرفان کے پیالے

اے گولڑے والے !

ملّاح تو بس وہ ہے جو کشتی کو بچائے

ساحل سے لگائے

میراںؓ کی طرح تُو ہے، بھنور سے جو نکالے

اے گولڑے والے !

اندھوں کو نظر آئے ترا حُسنِ ادا کیا

اِن میں ہے دھرا کیا

جلوؤں کو ترے دیکھتے ہیں دیکھنے والے

اے گولڑے والے !

اُٹھّی جو نظر تیری تو سب لوگ کہیں گے

اب کُھل کے رہیں گے

ایقان کے دروازے سے، اوہام کے تالے

اے گولڑے والے !

ہو جائے نظر والیؒ بغداد کا صدقہ

اَجداد کا صدقہ

Marfat.com

آیا ہُوں دل و جاں سے عقیدت کو سنبھالے

اے گولڑے والے !

ہیں انفُس و آفاق میں جلوے ترے دَم کے

رحمت کے ، کرم کے

تقدیر چمک اُٹھے ، جو سینے سے لگا لے

اے گولڑے والے !

پھر ملّتِ اسلام کو ہے تیری ضرورت

اے منزلِ عزّت !

ایسا نہ ہو پڑ جائیں ہمیں جان کے لالے

اے گولڑے والے !

از خاک نشینانِ تو یک بندہ نصیرؔ است

بے چارہ فقیر است

خورشید وَشے ، لالہ رُخے ، زُہرہ جمالے

اے گولڑے والے !

Marfat.com

حضرت سید پیر مہرِ علی شاہ قدس سرہٗ العزیز
کی چادر

جمالِ مہرؒ سے، دل جگمگانے آئے ہیں
مزارِ پاک پہ، چادر چڑھانے آئے ہیں

نظر نظر میں لیے جلوہٗ شہِؒ جیلاں
چراغِ حُسنِ عقیدت، جلانے آئے ہیں

نگاہِ مہر ہو اے مہرِ آسمانِ سُلوک!
غلام آپ کے چادر چڑھانے آئے ہیں

تمہیں سے چارہ گری کی اُمید ہے ہم کو
جگر کے زخم تمہیں کو دِکھانے آئے ہیں

عطا ہو اِذنِ حُضُوری کہ آج دیوانے
حریم ناز کا پردہ اُٹھانے آئے ہیں

Marfat.com

بہ صد خلوص و عقیدتؒ ، بہ صد نیاز و ادب
ہم آج اشکِ ندامت بہانے آئے ہیں

حضورِ مہرؒ علی شاہ آ گئے ہم بھی
نثار ہونے کو ، آنکھیں بچھانے آئے ہیں

جو رُوٹھ جائے پیا تو کہاں سکوں دل کو
قریب و دُور سے ہم سب ، منانے آئے ہیں

ملے گا آپ کے دَر سے شعورِ ذات و صفات
پتہ خدا کا یہیں سے لگانے آئے ہیں

نصیرؔ ! تم بھی ذرا حالِ دل بیاں کر لو
سب اپنی اپنی حقیقت ، سنانے آئے ہیں

Marfat.com

بحضورِ

عارفِ ربّانی، جگر گوشہ غوثِ جلی، نُورِ چشم مہرِ علی، جدّی و مُرشدی

حضرت سیّد غلام محی الدّین بابُو جی گولڑوی قدس سرہٗ العزیز

یہی زندہ حقیقت ہے ، یہی سچ بات بابُو جیؒ
ہزاروں وصف ہیں اور اک تمہاری ذات بابُو جیؒ
تمہارے دَم قدم سے تھی نرالی بات بابُو جیؒ
نہ ویسے دن ہیں بابُو جیؒ ، نہ ویسی رات بابُو جیؒ
کرم گستر تمہیں ہم پر رہے دن رات بابُو جیؒ
ہماری لاج ہے اب بھی تمہارے ہات بابُو جیؒ
جو زائر آرہا ہے، کہہ رہا ہے وہ عقیدت سے
اِدھر بھی ہو عنایت کی ذرا برسات بابُو جیؒ
حقیقت ہے، سحر تک خواب میں جلوے تمہارے تھے
حُضوری میں گزاری ہم نے ساری رات بابُو جیؒ

Marfat.com

محبت کی نظر سے دوست دُشمن سب کو دیکھا ہے
رہی سب پر کرم فرما تمہاری ذات بابُو جیؒ
چلیں دُشمن نے چالیں اور سب اُلٹی پڑیں اُس پر
بھلائی سے بدی کو تُم نے دی ہے مات بابُو جیؒ
ہمیں اپنا بنایا، پھر کرم ہم سب پہ فرمایا
نگاہِ مہر سے دیکھا کیئے دن رات بابُو جیؒ
وہی سرِ حقیقت ہے، وہی رازِ طریقت ہے
اشاروں سے ہمیں سمجھا گئے جو بات، بابُو جیؒ
تمہارے درس ہی نے مجھ کو توحید آشنائی دی
وگرنہ کیا ہُوں مَیں، کیا ہے مِری اوقات، بابُو جیؒ
نصیؔر آیا ہے لے کر آج گُلدستہ عقیدت کا
یہی ہے اُس کا نذرانہ، یہی سوغات بابُو جیؒ !

Marfat.com

در رِثائے

عُمدۃُ الواصلین، وارثِ تحریکِ ختمِ نبوّت، پروانۂ شمعِ رسالت

جدّی و مُرشدی حضرت سیّد غلام محی الدّین گولڑوی

المعروف (بابُوجی) قدّس سرّہُ العزیز

سُنے کون قصّۂ دردِ دل، مِرا غم گُسار چلا گیا
جسے آشناؤں کا پاس تھا، وہ کرم شِعار چلا گیا

وہ سخن شناس، وہ دُور بیں، وہ گدا نواز، وہ مہ جبیں
وہ حسیں، وہ بحرِ عُلومِ دِیں، مِرا تاجدار چلا گیا

جسے نُورِ مہرِ علیؒ کہیں، وہی جس کا نام ہے مُحیؒ دِیں
مجھے کیا خبر، کہاں لُوٹ کر، وہ مِری بہار، چلا گیا

وہی بزم ہے، وہی دُھوم ہے، وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اُسی چاند کی، جو تہِ مزار چلا گیا

کہاں اب سخن میں وہ گرمیاں کہ نہیں رہا کوئی قدرداں
کہاں اب وہ شوق کی مستیاں کہ وہ پُر وقار چلا گیا

Marfat.com

جسے میں سُناتا تھا دردِ دل، وہ جو پُوچھتا تھا غمِ دُروں
وہ گدا نواز بچھڑ گیا ، وہ عطا شعار چلا گیا

بہیں کیوں نصیرؔ نہ اشکِ غم، رہے کیوں نہ لب پہ مرے فغاں
مجھے بے قرار وہ چھوڑ کر، سرِ رہگزار ، چلا گیا

Marfat.com

چادر بحضورِ

مظہرِ جلال و جمالِ ربانی، جگر بندِ غوثِ اعظم جیلانیؒ، عارفِ لاثانی

حضرت سیّد غلام محی الدّین گولڑوی

المعروف قبلہ (بابُوجی) قدس سرہُ السامی

گھرانہ ہے یہ اُن کا، یہ علیؓ کے گھر کی چادر ہے
مرے آقا، مرے داتا، مرے سرور کی چادر ہے

نگاہیں چُومتی ہیں اور جُھوم اُٹھتی ہیں یہ کہہ کر
یہ مُحی الدّین بابُوجیؒ، شہِ خوشتر کی چادر ہے

ہوئے دُشمن بھی جس کے معترف، اغیار بھی قائل
نظر کے سامنے اِس وقت، اُس دلبر کی چادر ہے

وہ خود زیرِ زمیں تو دُھوم اُس کی آسمانوں تک
قوی تھا عجز سے جو، ایسے زور آور کی چادر ہے

جسے دیکھو، عقیدت سے سجا لیتا ہے وہ سَر پر
سعادت کا نشاں ہے اور پھر چادر کی چادر ہے

Marfat.com

وہ جس پر اِس کا سایہ ہو قیامت تک نہیں ڈرتا
محمدؐ سے جسے نسبت ہے ، یہ اُس گھر کی چادر ہے

نہ کیوں ہو جلوۂ مہرِؒ علی ہر تار سے ظاہر
شہِؒ جیلاں کے پیارے ، دین کے محور کی چادر ہے

فرشتے چُومتے ہیں ، اپنی آنکھوں سے لگاتے ہیں
زہے اوجِ مقدر ! مرقدِ انور کی چادر ہے

چمک اُٹھے طریقت کی شعاعوں سے نقوش اُس کے
کہ یہ چادر ، شریعت آشنا پیکر کی چادر ہے

مِرے سَر پر ہے سایہ اُن کے پُر انوار دامن کا
مِری آنکھوں میں اُن کے جلوۂ اطہر کی چادر ہے

شریعت جس پہ نازاں ، تذکرہ ہے اُس کا محفل میں
یہ چادر پاسبانِ مسجد و منبر کی چادر ہے

غنی جس نے کیا ہے دولتِ کونین سے مجھ کو
مِرے دستِ طلب میں ، اُس کرم گستر کی چادر ہے

جسے دیکھو ، وہ دیوانہ ، جسے دیکھو ، وہ متوالا
نصیرؔ ! اُن کی حسیں چادر ، عجب منظر کی چادر ہے

Marfat.com

در مدحِ

جگر بندِ غوثِ جلی، فرزندِ مہرؒ علی، جامعِ شریعت و طریقت

جدّی و مُرشدی حضرت سیّد غلام محی الدّین گولڑوی

المعروف (بابُو جی) نُور اللہ ضریحہ و قدّس اللہ سرّہٗ العزیز

ضیاءُ الاولیا ہے آپ کی سرکار بابُو جیؒ !
رہے دائم سلامت، آپ کا دربار بابُو جیؒ !
جسے چاہو بنا لو یارِ خوش اطوار بابُو جیؒ !
تمہیں قُدرت نے بخشے وہ لبِ گُفتار، بابُو جیؒ !
شناساؤں نے دیکھا یُوں ہزاروں بار، بابُو جیؒ
مدینے میں تمہیں پایا ہے شب بیدار، بابُو جیؒ !
ہزاروں کے مقدّر کھُل گئے ہیں اک اشارے میں
پُکاریں گے تمہیں ہم کہہ کے پالن ہار، بابُو جیؒ !
ہمیں دُنیا کے پیچ و خَم کا خطرہ ہو نہیں سکتا
نظر میں ہیں تمہارے گیسوئے خَم دار، بابُو جیؒ !

Marfat.com

وہ شیریں دل کُشا جُملے، وہ لُطف و مہر کی باتیں
کہاں سے پائیں اب وہ لذّتِ گُفتار، بابُو جیؒ !
تمہارے چاہنے والے تُمہیں لج پال کہتے ہیں
بُھلا سکتے نہیں دل سے تمہارا پیار، بابُو جیؒ !
تمہاری رہ نمائی سے، تمہاری ناخدائی سے
ہزاروں ڈُوبتے بیڑے ہُوئے ہیں پار، بابُو جیؒ !
تمہاری شکل و صورت میں، تمہاری نیک سیرت میں
نظر آئے ہیں سب کو مہرِ یہ انوار، بابُو جیؒ !
تمہاری ذات اک گنجینۂ علم و معارف تھی
تمہارے سَر فضیلت کی بندھی دستار، بابُو جیؒ !
تمہارے سامنے ہر لمحہ، وجہِ شادمانی تھا
تمہارے بعد ہے ہر سانس اک تلوار، بابُو جیؒ !
نگاہیں دیکھنے کو مضطرب ہیں، دل تڑپتا ہے
پھر آ جاؤ نظر کے سامنے اک بار، بابُو جیؒ !
تمہارے قصرِ رُوحانی سے ہٹ کر وہ کہاں جائیں
جو آ بیٹھے ہیں زیرِ سایۂ دیوار، بابُو جیؒ !

Marfat.com

کرم کا ہے تمہارے، چار سُو چرچا زمانے میں
عنایت کا تمہاری، سب کو ہے اقرار، بابو جیؒ!
نرالے بیل بُوٹے فقر کے تُم نے اُگائے ہیں
پَھلے پُھولے تمہارے نام کا گُل زار، بابو جیؒ!
تمہیں نے ہر شرف بخشا، تمہیں پر ناز ہے اُس کو
تمہارا تھا، تمہارا ہے، نصیرِ زار، بابو جیؒ!

Marfat.com

اظہارِ عقیدت

بحضورِ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ
کوٹ مٹھن شریف

شعر گوئی میں جُدا ہے طرزِ اظہارِ فریدؒ
زندگی دیتے ہیں جان و دل کو ، افکارِ فریدؒ

مرحبا ! حاصل ہے سب کو آج ، دیدارِ فریدؒ
ہے نظر کے سامنے اِس وقت دربارِ فریدؒ

جس کے پلّے میں ہے کچھ سرمایۂ سوز و گداز
سَر کے بل وہ چل کر آتا ہے ببازارِ فریدؒ

اِس فریدی میکدے میں ہے معارف کی شراب
پی خدا کا نام لے کر او قدَح خوارِ فریدؒ!

عشق کے موتی لُٹاتی ہے بہ اندازِ سخن
رنگ پر آتی ہے جب طبعِ گُہر بارِ فریدؒ

ہر بُنِ مُو سے صدا اُٹھتی ہے ذکرِ ذات کی
دل کو تڑپاتا ہے جس دم ، سوزِ گفتارِ فریدؒ

Marfat.com

تجھ کو آئے گا نظر ہر سمت ، یُوسفؑ کا جمال
اک ذرا بن کر زُلیخا دیکھ ! بازارِ فریدؒ

چہرۂ انور کی جانب با ادب اُٹھے نگاہ
جلوہ گاہِ کبریا ہے ، چشمِ بیدارِ فریدؒ

کور چشمانِ جہاں کب دیکھ سکتے ہیں اِسے
دیدۂ عارف سے پُوچھو ، شانِ گلزارِ فریدؒ

حق یہ ہے حق پر ہیں یہ، حق اِن کا ہے یہ حق کے ہیں
طالبِ حق ، ہے تو پھر بن جا طلبگارِ فریدؒ

مطلعِ ہستی پہ چمکیں گے سدا مثلِ نجُوم
مِٹ نہیں سکتے کبھی دُنیا سے ، آثارِ فریدؒ

تاجداروں کو وہ خاطر میں کبھی لاتا نہیں
کس قدر دل کا غنی ہے ، کفش بردارِ فریدؒ

تجھ کو مِل جائیں گی پھر ، چشتی نظامی مستیاں
دیکھ تو بن کر ذرا اک روز ، میخوارِ فریدؒ

تجھ کو مِل جائے گا سب کچھ ، تُو غنی ہو جائے گا
ساری دُنیا چھوڑ کر بن جا ، خریدارِ فریدؒ

Marfat.com

جلوہ فرما دیکھ لے شاید کُسی کو بام پر
بیٹھ جا بستر لگا کر زیرِ دیوارِ فریدؒ

جھُومتے پیڑوں کو جب دیکھا تو یُوں مجھ کو لگا
جیسے خود روہی کے ہونٹوں پر ہُوں اشعارِ فریدؒ

تا ابد قائم رہے یا رب ! فریدی میکدہ
سب کو پلواتی رہے یہ چشمِ مے بارِ فریدؒ

غوثِ اعظمؒ کے حوالے سے نصیؔر آیا ہے آج
در سے پھیریں گے نہ خالی اُس کو، سرکارِ فریدؒ

نوٹ: یہ اشعار مَیں نے حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کے سالانہ عُرس مبارک پر حاضری کے وقت ملتان سے کوٹ مٹھن شریف جاتے ہوئے موٹر میں فی البدیہہ کہے۔ آپ کے سجادہ نشین حضرت خواجہ محبوب فرید صاحب نے بہ طورِ خاص مجھے حضرتؒ کے عُرس مبارک میں شرکت کے لیے یاد فرمایا تھا۔ (نصیؔر)

Marfat.com

لوحِ مزار

حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری المعروف (کرمانوالے) رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ اعظم، شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

از بزمِ فقر، صدرِ طریقت شعار رفت
دردا کہ آں سر آمدِ خیلِ کبار رفت

تاریک شد بر اہلِ محبّت فضائے دہر
واحسرتا! کہ عارفِ شب زندہ دار رفت

دلبندِ مرتضیٰؓ و جگر پارۂ بتولؓ
ز آلِ رسولؐ، سیّدِ عالی تبار رفت

آں پاکبازِ معرفت و مقتدائے عصر
باحق وصول یافتہ از روزگار رفت

Marfat.com

آں مہرِ جلوہ گُستر و آں ماہِ نُور پاش
تابید بر سپہرِ عُلا ، در مزار رفت

آں جانشینِ شیرؒ محمد ازیں جہاں
آخر بہ قربِ مُرشدِ گردوں وقار رفت

کارش ھمہ اطاعتِ دینِ حنیف بود
آں وارثِ عُلُومِ نبیؐ ، از دیار رفت

مصباحِ جُود ، حامیِ دیں ، زُبدۂ کِرام
اندر پناہِ عاطفتِ کردگار رفت

ممتازِ دُودمانِ کرم ، آسماں حَشَم
درد آشنائے بیکسی و غم گسار رفت

توقیرِ اولیائے سَلَف ، یادگارِ پیر
شاہے کہ فقرِ اُو ھمہ بُود اختیار ، رفت

ہر کس کہ شد دَمے شرف اندوزِ صُحبتش
زیں خاکدانِ سُود و زیاں ، کامگار رفت

Marfat.com

در باغِ زیست ز آمدن ورفتنش مپرس
مثلِ نسیم آمد و مثلِ بہار رفت
جُستم نصیرؔ ! چوں سَنَہ ارتحالِ شیخؒ
ہاتف ز غیب گُفت ! عبادت گزار رفت
1385ھ

Marfat.com

مہد سے لحد تک

رب کی ہر شان نرالی ہے ہر سُو اُس کی رکھوالی ہے
دُنیا کب اُس سے خالی ہے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

سب اُس کے ہیں، وہ ہے سب کا آقا، داتا، مالک، مولا
ثانی نہ کوئی اُس کا ہمتا پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

اُس تک ہی رسائی سچّی ہے اُس کی ہی بڑائی سچّی ہے
اُس کی ہی خدائی سچّی ہے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

1- دیرینہ روایات کے مطابق پنجاب میں بالخصوص جنازے کیساتھ اشعار پڑھنے کا رواج ہے۔ ہمارے پوٹھوہار کے علاقے میں بھی یہ روایت ابھی تک زندہ ہے۔ چوں کہ پڑھے جانے والے اشعار لفظی اور معنوی اعتبار سے اکثر غیر معیاری ہوتے ہیں لہٰذا اِن اشعار میں حمد، نعت، مرثیہ، بے ثباتیٔ دُنیا اور مناقب کو مخصوص پیرائے میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خدا کرے یہ روایتِ حسنہ ایسے مواقع پر قبولِ عام پائے۔ (نصیر)

Marfat.com

ہر پھول میں اُس کی رنگینی   خُوشبو اُس کی بھینی بھینی
اُس کو زیبا ہے خود بینی   پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

کونین میں پیارا سب کا ہے   اُس پر ہی گُزارا سب کا ہے
خالق وہ ہمارا، سب کا ہے   پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

ہر زہر کا ہے تریاق وہی   آقا بھی وہی ، خلّاق وہی
اِس عالَم کا رزّاق وہی   پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

شاہِ بطحا، کیا کہنا ہے   اُن کا جلوا ، کیا کہنا ہے
ایسا آقا، کیا کہنا ہے   پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

ایمان مِلا ، اُن کے صدقے   عرفان مِلا، اُن کے صدقے
قرآن مِلا، اُن کے صدقے   پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

Marfat.com

قبضہ ہر شے پر ہے اُن کا　　قصرِ جنّت، گھر ہے اُن کا
سَر ہے اپنا، دَر ہے اُن کا　　پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ
یا سرؔوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

ہر سُو جن کے اُجیالے ہیں　　ہم سب جن کے متوالے ہیں
وہ کالی کملیؐ والے ہیں　　پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ
یا سرؔوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

منجدھار میں اپنا سفینہ ہے　　یہ جینا بھی کیا جینا ہے
ہم سب کی آس، مدینہ ہے　　پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ
یا سرؔوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

وہ شمعِ شبستانِ عالَم　　وہ خاورِ کنعانِ عالَم
وہ ناسخِ ادیانِ عالَم　　پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ
یا سرؔوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

احوال اُنہیں سے جا کہنا　　سُنتا ہے خدا، اُن کا کہنا
مکّی مدَنی کا، کیا کہنا　　پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ
یا سرؔوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

Marfat.com

سرتاجِ رسُولاں، صلِّ علیٰ کامل، اکمل، محبوبِ خدا
کونین میں ہے اُن کا چرچا پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
یا سرّورِ عالَم صلِّ علیٰ

صدقے اُن کے میخانے پر ہر دَم رحمت برسانے پر
ہے مُہرِ نبوّت، شانے پر پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
یا سرّورِ عالَم صلِّ علیٰ

وہ نُورِ حریم عبدُاللّٰہ وہ ابنِ کریم عبدُاللّٰہ
وہ دُرِّ یتیم عبدُاللّٰہ پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
یا سرّورِ عالَم صلِّ علیٰ

وہ دائی حلیمہؓ کا پالا جبریلؑ ہے جس کا متوالا
وہ ختمِ رُسل، کملی والا پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
یا سرّورِ عالَم صلِّ علیٰ

سرخیلِ رسُولانِ زَمَنی میموں قدمی، نوریں بدنی
محبوبِ خدا، مکّی مدنی پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
یا سرّورِ عالَم صلِّ علیٰ

Marfat.com

اُس نے ہی جگایا ہے سب کو   دِین اُس نے بتایا ہے سب کو
اُس نے ہی سکھایا ہے سب کو   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

قرآن و حدیث میں آیا ہے   اُمّت کا یہی سرمایا ہے
سرکارؐ نے بھی فرمایا ہے   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

بہتر، برتر، یارانِ نبیؐ   بُوبکرؓ و عُمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہر سُو عزّت اِن چاروں کی   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

سرکارِؐ مدینہ کو پیارے   ہیں نُورِ مُجسّم، یہ سارے
تکتے ہیں گردوں سے تارے   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

رنگِ حَسنیؓ اے، صَلِّ علیٰ   اندازِ حُسینیؓ، کیا کہنا
ماں اِن کی، فاطمۃُ الزّہرؓا   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

Marfat.com

سردارِ جوانانِ جنّت دونوں سے بڑھی، شانِ جنّت
ہیں شمعِ شبستانِ جنّت پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سرّوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

بے مثل شہادت میں دونوں مشہور سیادت میں دونوں
یکتا ہیں قیادت میں دونوں پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سرّوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

یہ دُنیا، رام کہانی ہے جو چیز ہے، آنی جانی ہے
اک رسمِ فنا، لافانی ہے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سرّوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

ہر سانس قضا کا ڈیرا ہے یہ دُنیا رَین بسیرا ہے
یہ جسم، جنازہ تیرا ہے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سرّوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

دل کو غم سے سُلگائیں گے جا کر نہ یہ واپس آئیں گے
نازوں کے پلے بھی جائیں گے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سرّوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

Marfat.com

جب دَور خزاں کا آئے گا گُل چیں تکتا رہ جائے گا
غُنچہ غُنچہ، مُرجھائے گا پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

زد میں تو قضا کے آنا ہے ایمان تو اِس پر لانا ہے
دُنیا سے ہر اک کو جانا ہے پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

یہ علم نہیں، کب جائیں گے تنہا ہوں گے، جب جائیں گے
جو آئے ہیں، سب جائیں گے پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

ہر شے سے دل بیزار ہے اب آرام و سکوں، دُشوار ہے اب
اپنا جینا بیکار ہے اب پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

مَرقد میں اُتارے تُم بھی گئے اک تُم تھے سہارے، تُم بھی گئے
ہاتھوں سے ہمارے، تُم بھی گئے پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

Marfat.com

کیا آگ لگا کر تُم اُٹھے   اپنوں کو رُلا کر تم اُٹھے
اک حشر اُٹھا کر تُم اُٹھے   پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

آنکھیں پُرنم، دل روتا ہے   سینوں میں قیامت برپا ہے
اب جینے میں کیا رکھا ہے   پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

سینے میں چُھری سی مار گئے   منجدھار میں ہم، تُم پار گئے
تُم جیت گئے، ہم ہار گئے   پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

اُٹھنے کے لیے پَر تولو تو   یہ بند کفن کے کھولو تو
چُپ چُپ کیوں ہو، کچھ بولو تو   پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

اشکوں کے لیے، گجرے گہنے   تن پر کپڑے غم کے پہنے
آئے ہیں خدا حافظ کہنے   پڑھو لا اِلٰہ اِلاَّ اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

Marfat.com

یُوں کیسے اکیلے جاؤ گے   تنہائی سے گھبراؤ گے
رہ رہ کے ہمیں یاد آؤ گے   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

مَرقد میں نُورِ نبیؐ ہو گا   میت کو شُعورِ نبیؐ ہو گا
جاتے ہی ظہورِ نبیؐ ہو گا   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

اک شکل دِکھائی جائے گی   تصدیق کرائی جائے گی
تقدیر بنائی جائے گی   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

چھائے گی لحد میں تابانی   آئے گی وہ ذاتِ نُورانی
ہو جائے گی دُور پریشانی   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

انوار کا مرکز، دل ہو گا   یُوں لُطفِ خدا شامل ہو گا
دیدارِ نبیؐ حاصل ہو گا   پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

Marfat.com

اللہ سے ہے اُلفت کتنی کس دل میں ہے کتنا عشقِ نبیؐ
دیکھیں گے نکیرین آ کے یہی پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

اعجازِ نظر دِکھلائیں گے گھبراؤ نہیں، وہ آئیں گے
سرکارؐ، کرم فرمائیں گے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

وہ ذاتِ جلیلہ کافی ہے بخشش کو یہ حیلہ کافی ہے
حضرتؐ کا وسیلہ کافی ہے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

باہم ملتے سبطینؓ ابرو ہیں آبروئے دارین ابرو
مازاغ نظر، قوسین ابرو پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

دُنیا کے رشتے سب جھوٹے آنکھیں بھر آئیں، دل ٹوٹے
ماں باپ بہن بھائی چھوٹے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صلِّ علیٰ

Marfat.com

سب رشتے ناطے، کچے ہیں ۔ کیا بھائی بہن، کیا بچے ہیں
اللہ کے وعدے، سچے ہیں پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرورِ عالَم صلِّ علیٰ

دامن اشکوں سے بھگونا تھا قسمت میں ہماری رونا تھا
وہ ہو کے رہا، جو ہونا تھا پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرورِ عالَم صلِّ علیٰ

کیا روگ لگایا قسمت نے رہ رہ کے رُلایا قسمت نے
یہ دن بھی دِکھایا قسمت نے پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرورِ عالَم صلِّ علیٰ

ہر سُو ہے کرم کا آوازہ دُنیا کو غلط ہے اندازہ
ہر اک پہ کُھلا ہے دروازہ پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرورِ عالَم صلِّ علیٰ

رحمت کی گھٹائیں چھائی ہیں پیغامِ عنایت لائی ہیں
طیبہ سے ہوائیں آئی ہیں پڑھو لا اِلٰہ اِلّا اللہ
یا سَرورِ عالَم صلِّ علیٰ

Marfat.com

کیا اُس کو غمِ آئندہ ہے
تاروں کی طرح تابندہ ہے
جو اُن پہ مَرا، وہ زندہ ہے
پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

ممکن نہیں مدحِ شاہِ ہُدیٰ
گیلانی پیرؒ نے خُوب کہا
"کتھے مہرِؒعلی، کتھے تیری ثنا"
پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

دل اُن کے صدقے، سَر قُرباں
ماں باپ تصدّق گھر قُرباں
سو جاں سے نصیرؔ اُن پر قُرباں
پڑھو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
یا سَرْوَرِ عالَم صَلِّ علیٰ

Marfat.com

ابنِ آدم سے خطاب

اے کہ تُو رگ ہائے ہستی میں ہے مثلِ خُوں رواں
شہپرِ اندیشہ سے اُڑ! سُوئے کاخِ لامکاں
ورطہ جہلِ مُرکّب سے نکل اے بدگماں!
تابہ کَے یہ امتیازِ نسل و آہنگ و زباں

عرش کا دل بند ہو کر، فرش پر اُفتادہ ہے
تُو کہ ہے شہکارِ قدرت اور آدم زادہ ہے

Marfat.com

ماسوا کی گرد سے جب دل ہُوا تیرا مَلُول
تیری جانب خالقِ کونین نے بھیجے رَسول
تیری خاطر ہی بنے سارے تمدُّن کے اُصول
ہاں نہ بُھول اے نائبِ حق ! اپنی عظمت کو نہ بُھول

نُطق کی شمشیر میں تیرے ہی دَم سے آب ہے
عرض ہے امکاں، تُو اُس کا جوہرِ نایاب ہے

امتزاجِ آب و گِل ہر چند ہے تیرا جہاں
تیرے نقشِ پا کے ذرّے ہیں جواہر کی دُکاں
تیری صَولت سے لرزتے ہیں زمین و آسماں
کانپتا ہے عجز سے تیرے، غُرورِ آسماں

اپنے دل سے دُور کر دے زَعمِ نسل و رنگ کو
صاف کر آئینۂ کردار سے، اِس زنگ کو

Marfat.com

تیرے ادراک و تخیل میں ہیں اسرارِ اَلَست
تُو ہے دانائے رُموز و آشنائے بُود و ہست
حق پسند و حق نگاہ و حق پناہ و حق پرست
ماہ بر دوش و صبا در دامن و گُلشن بدست

تُو اُجالا دہر کا ہے، تُو دیا قُطبین کا
تُو اگر چاہے، تو پھر سکتا ہے رُخ کونین کا

مَرد بن کر جادۂ شبیرؓ پر ہو گام زن
سیکھ فقرِ بُوذرؓ و سلمانؓ سے جینے کا چلن
ہاں گرا دے قلعۂ دارائیِ اہلِ فِتن
اے فدائے پنج تنؑ! اے عاشقِ خیبرؓ شکن!

مانگ شانِ حیدریؓ سے دولتِ عزم و وقار
لا فَتیٰ اِلّا علیؓ لا سَیفَ اِلّا ذُوالفِقار

Marfat.com

پیروی کر اپنے پیغمبرؐ کی اے نوعِ بشر!
وہ پیمبرؐ، جس کی رحمت ہے محیطِ بحر و بر
فرش جس کا بوریا ہے، عرش پر جس کی نظر
جس کے نقشِ پا سے روشن ہے رُخِ شمس و قمر

جس نے ضربِ فقر سے، شاہی کی گردن توڑ دی
عجز نے جس کے، تکبّر کی کلائی موڑ دی

مہبطِ رُوحُ الامین و حاملِ اُمُّ الکتاب
جان و ایمانِ بلاغت، جس کا اندازِ خطاب
جس کی آمد سے وُجودِ زیست پر آیا شباب
جس کی بعثت نے اُٹھایا رُوئے معنیٰ سے نقاب

واسطہ جس کا شفاعت کا مِری سامان ہے
جس کی اُلفت میرا مذہب ہے، مِرا ایمان ہے

Marfat.com

افتخارِ انبیاء و آبروئے مرسلیں
رونقِ ارض و سما، زینتِ دہِ دُنیا و دیں
مصدرِ خُلقِ عظیم و مطلعِ عزم و یقیں
خسروِ مُلکِ بقا، مخدومِ جبریلِ امیں

خُلق ایسا، خون کے پیاسے بھی دَم بھرنے لگے
گفتگو ایسی، کہ دُشمن دوستی کرنے لگے

جس نے مظلوموں کو اُن کا حق دلایا وہ رسولؐ
جس نے محروموں کو سینے سے لگایا وہ رسولؐ
جس نے زانو پر یتیموں کو بٹھایا وہ رسولؐ
دُشمنوں کے جور پر، جو مسکرایا وہ رسولؐ

پیر زن کی آہ، جس کی رُوح کو تڑپا گئی
جس کی رحمت کی گھٹا، سارے جہاں پر چھا گئی

Marfat.com

سُوئے اسرارِ ازل جس دَم اُٹھی اُس کی نگاہ
فکرِ انساں پر کُھلی قُربِ خداوندی کی راہ
مِٹ گئی تفریقِ سُلطان و گدا و کوہ و کاہ
گونج اُٹّھی صحنِ عالَم میں صدائے لا الٰہ

عقل و دانش کی اداؤں میں روانی آ گئی
پیکرِ تہذیبِ انساں پر، جوانی آ گئی

زندگی کے باغ میں چلنے لگی بادِ بہار
اوڑھ لی سلمائے فطرت نے قبائے زر نگار
جُھوم اُٹّھا یہ مناظر دیکھ کر ہر دلفگار
دل کِھلے، سَنکی ہَوا، مہکے چمن، چہکے ہزار

آ گیا وہ، ذات جس کی مُوجبِ توقیر ہے
جس کے دستِ پاک میں، کونین کی تقدیر ہے

Marfat.com

جس کے طرزِ زندگی پر آج تک دُنیا ہے دنگ
جس کی حکمت نے مِٹایا امتیازِ نسل و رنگ
جس نے سمجھائے زمانے کو اُصولِ امن و جنگ
دین کی نعمت سے بخشا زندگی کو نیک ڈھنگ

جس کی دارائی نے، ناداروں کو، دارا کر دیا
ذرۂ ناچیز تھے، آنکھوں کا تارا کر دیا

بد کلامی پر بھی دی جس نے، دُعائے مُستجاب
جس نے بدخواہوں کو اپنایا، بہ لُطفِ بے حساب
کس مرّوت سے کیا ہے اُس نے اعدا سے خطاب
"ماو تُو از یک گلستانیم، از ما رُو متاب"

محو ہو سکتا نہیں، تاریخ کے اوراق سے
درس جو مِلتا ہے اُس کے مکتبِ اخلاق سے

Marfat.com

ابرِ وحدت جھوم کر اُٹھا فلک پر ناگہاں
شرک کے ایوان پر، برسیں ہزاروں بجلیاں
ہو گیا خونِ جواں، پھر جسمِ پیری میں رواں
جہل کے سینے میں کی پیوست، انساں نے سِناں

چار سُوئے خانۂ باطل، اندھیرا ہو گیا
خاورِ حق سے کِرن پھوٹی، سویرا ہو گیا

اے محمدؐ! اے خدیوِ جُود و سُلطانِ کرم
دیدہ و دل پر ہمارے ہیں، ترے نقشِ قدم
خم ہے تیرے آستانے پر سرِ لوح و قلم
اے ہدایت کی سرافرازی! رسالت کے بھرم!

آج اُمت مبتلائے پستیٔ افکار ہے
اوج کی خیرات مِل جائے، تو بیڑا پار ہے

Marfat.com

بد دُعائے درویشاں

مَن عادٰی لِی وَلیًّا فقد اٰذَنتُہٗ بالحرب

ترجمہ

جس نے میرے کسی ولی کے ساتھ عداوت کی
پس میرا اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے

(الحدیث)

مفہومِ منظوم از نصیر

ممکن ہے، جی اُٹھے قضا کا مارا
شاید بچ جائے، اژدہا کا مارا
مت اُلجھیے اللہ کے درویشوں سے
اُٹھتا نہیں اِن کی بد دُعا کا مارا

Marfat.com

بحضورِ سیّدہ عائشہؓ

اللہ اللہ جلوۂ زیبائے بامِ عائشہؓ
ہے ہلالِ آمنہؓ ' ماہِ تمامِ عائشہؓ
مرحبا یہ جلوۂ زیبائے بامِ عائشہ
ہے ہلالِ آمنہ ، ماہِ تمامِ عائشہ
روز و شب پیشِ نظر وہ زلف و رخسارِ رسول
رشکِ صد خلدِ بریں وہ صبح و شامِ عائشہؓ
دخترِ صدیقِ اکبرؓ ' زوجۂ شاہِؐ اُمم
ہے دو گونہ اوج کا حامل ' مقامِ عائشہؓ
ثلثِ دیں اُن کے توسّط سے ہُوا حاصل ہمیں
تا ابد جاری رہے گا فیضِ عامِ عائشہؓ
نام لے کر عائشہؓ کا رب نے بھیجا تھا سلام
ضَو فشاں ہے عرش پر قِندیلِ نامِ عائشہؓ
تجھ کو کیا معلوم ' تُو چھوٹا ' تری محدود سوچ
پُوچھ اُمّت کے بزرگوں سے مقامِ عائشہؓ
مل نہیں سکتا خدا جز دولتِ حُبِّ نبیؐ
مل نہیں سکتے نبیؐ ' بے احترامِ عائشہؓ

Marfat.com

دیکھنا کل خود پہ اُس آقائے اُمّت کا کرم
آج ہو کر دیکھ تو دل سے غلامِ عائشہؓ

آ نہ جائے سُن کے زہراؓ کی طبیعت پر ملال
لیجیو مت بے ادب لہجے میں نامِ عائشہؓ

اُن کی عصمت کی ہیں آیاتِ براَت پہرہ دار
سورۃالنّور تیغ بے نیامِ عائشہؓ

قبرِ اطہر پر نہ دیں کیوں حاضری جنّ و بشر
جب اُترتے ہیں مَلک بہرِ سلامِ عائشہؓ

وار کر سکتا نہیں مجھ پر کبھی طاغوتِ شرک
لوحِ دل پر ثبت ہے نقشِ دوامِ عائشہؓ

اپنا اندر صاف رکھنے کے لئے ہر مَیل سے
سانس کی تسبیح پر لیتا ہوں نامِ عائشہؓ

جب نکیرین آئیں گے کہہ دوں گا اُن سے قبر میں
مجھ سے کچھ مت پوچھیے مَیں ہوں غلامِ عائشہؓ

چھب وہی ہیبت وہی ندرت وہی قُدرت وہی
پرتُوِ نُطقِ نبوت ہے کلامِ عائشہ

کوئی اوچھا وار مت کر عائشہ کی ذات پر
ورنہ قُدرت تجھ سے لے گی انتقامِ عائشہ

Marfat.com

تو اگر ماں کا رہا گستاخ ، توبہ کر ابھی
ہے کھلا تیرے لیے دارُالسّلامِ عائشہ

عائشہ کے اس شرف کو بھی ذرا ملحوظ رکھ
اپنے منہ سے مُصطفٰی لیتے تھے نامِ عائشہ

عائشہ کے ساتھ رُخصت ہو گیا اُن کا مقام
ہو سکا کوئی نہ پھر قائم مقامِ عائشہ

جن کے علم و فضل کے آگے سرِ اُمت ہے خم
ہے وہ اِک شخصیتِ ذِی احترامِ عائشہ

یاد سے جن کی دلِ مضطر کو ملتا ہے قرار
ایک نامِ فاطمہ ہے ایک نامِ عائشہ

یہ تُجھے معلوم تو پیتا ہے کس مشرب کی مے
اہلِ سُنّت کے تو ہاں چلتا ہے جامِ عائشہ

ذہن میں لا کر تصورِ عظمتِ بوبکر کا
ایک نعرہ اے علی مستو! بنامِ عائشہ

مجھ کو ہے خُلدِ سماعت ذکرِ خیر اُن کا نصیرؔ
سُرمہ میری آنکھ کا گردِ خرامِ عائشہؓ

Marfat.com

بحضورِ
سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا سلام اللہِ علیہا

ہے جب سے وردِ زباں تیرا نام یا زہرا
رُکا کبھی نہ مرا کوئی کام یا زہرا

ملائکہ تری عظمت کے گیت گاتے ہیں
ہے انبیا میں ترا احترام یا زہرا

ازل سے لکھ دیا خالق نے دستِ قدرت سے
جبینِ وقت پہ تیرا دوام یا زہرا

مقامِ مریم و حوا بھی ہے بجا، لیکن
ترا مقام ہے تیرا مقام یا زہرا

تری زبان ہے اُمّ الکتاب کی کُنجی
ترا کلام ہے اُمّ الکلام یا زہرا

تری جناب سے ولیوں کو بھیک ملتی ہے
ہیں اولیا ترے در کے غلام یا زہرا

ہر ایک سانس سے آتی تھی مصطفٰی کی مہک
تری حیات پہ لاکھوں سلام یا زہرا

Marfat.com

نہ آئے گا کوئی دنیا میں اب نبی ہو کر
چلے گا اب ترے بابا کا نام یا زھرا
حسَن حُسین کی صورت میں ہو گیا جاری
زمانے بھر میں ترا فیضِ عام یا زھرا
ملے مجھے بھی حُسین و حسَن کے صدقے میں
چلے جو حشر میں کوثر کا جام یا زھرا
غروب ہو کے بھی اک چاندنی سی چھوڑ گیا
حُسین ، وہ ترا ماہِ تمام یا زھرا
حضور آئیں لحد میں تو بہرِ استقبال
اُٹھوں میں لیتے ہوئے تیرا نام یا زھرا
زباں پہ ذکر ہے تیرا نبی کے ذکر کے ساتھ
درود اُن پہ ہو، تجھ پر سلام یا زھرا
وہ تیری بنتِ غریبُ الوطن دکھی زینب
وہ خوف راہزناں گام گام یا زھرا
وہ حیدری لب و لہجہ وہ خطبۂ عالی
وہ منظرِ سرِ دربارِ شام یا زھرا

Marfat.com

ہے فرطِ شرم سے خم آج بھی سرِ انساں
جو کربلا میں ہوا قتلِ عام یا زھرا
حسَن سے لے کر ظہورِ امام مہدی تک
ہیں تیری آل یہ گیارہ امام یا زھرا
تری جناب تک آنا تو کام تھا میرا
سنبھال اب کہ یہ ہے تیرا کام یا زھرا
میں خود میں ٹوٹ چکا ہوں مجھے سہارا دے
میں گر چلا ہوں، مُجھے بڑھ کے تھام یا زھرا
ہو میرے ساتھ کرم کی نگاہ اِن پر بھی
ہیں میرے بھائی جلال و حسام یا زھرا

نصیؔر بہرِ تخاطب اگر غلط ہے ندا
تو کیوں پکارتے خیرالانام ''یازھرا''

Marfat.com

بحضورِ
سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا سلام اللہِ علیہا

پڑا ہوں در پہ ترے مثلِ کاہ یا زہراؑ
ملے فقیر کو خیراتِ جاہ یا زہراؑ

تیرا وجود ہے لاریب مرجعِ سادات
ہے تیری ذات سیادت پناہ یا زہراؑ

ہیں مرتضٰی! ترے شوہر تو مصطفٰی بابا
زہے یہ اوج و شرفِ عزّوجاہ یا زہرا

ملے جو اِس کی اجازت مجھے شریعت سے
تو تیرا در ہو مری سجدہ گاہ یا زہراؑ

خدا کو میں نے سدا لاشریک جانا ہے
خدا کے سامنے رہنا گواہ یا زہرا

ہیں جن کے نور سے اُمت کے روز وشب روشن
حسنؑ حسینؑ ترے مہر و ماہ یا زہراؑ

ترے حسینؑ کا کردار دیکھ کر اب تک
پکارتے ہیں ملک واہ واہ یا زہراؑ

Marfat.com

دُرود تجھ پہ ہو مصداقِ بضعۃٌ مِنّیِ
سلام تجھ پہ ہو گیتی پناہ یا زھرا

ہیں تیری آل سے پیرانِ پیر مُحی الدّیں
جو اولیا کے ہوئے سربراہ یا زھرا

بھروں تو کیسے بھروں دم تری غلامی کا
بہت بڑی ہے تری بارگاہ یا زھراؓ

کہاں تُو ایک نجیبہ' عفیفہ' پاک نظر
کہاں مَیں ایک اَسیرِ گناہ یا زھراؓ

تُو بادشاہِ دو عالم کی ایک شہزادی
میں اک غریب تری گردِ راہ یا زھراؓ

اُجڑ چکا ہوں غمِ زندگی کے ہاتھوں سے
کھڑا ہوں در پہ بحالِ تباہ یا زھراؓ

ہُوں معصیت کی سیاہی مَلے ہوئے مُنہ پر
کسے دکھاؤں یہ رُوئے سیاہ یا زھراؓ

مَیں گو بُرا ہوں' مگر تیرا وہ گھرانہ ہے
کیا بُروں سے بھی جس نے نباہ یا زھراؓ

Marfat.com

بھری ہیں در سے ہزاروں نے جھولیاں اپنی
مِری طرف بھی کرم کی نگاہ یا زہراؑ
نہ پھیر آج مجھے اپنے در سے تُو خالی
کہ تیرے بابا ہیں شاہوں کے شاہ یا زہراؑ

جِیوں تو لے کے جیوں تیری دولتِ نسبت
مَروں تو لے کے مَروں تیری چاہ یا زہراؑ
قدم بہ کلبہ ما گر نہی ز روئے کرم
کنیم دیدہ و دل فرشِ راہ یا زہراؑ
فتادہ ایم بہ اُمیدِ یک نظر بہ درت
بحالِ غم نم زدگاں کن نگاہ یا زہراؑ

بروزِ حشر نہ پُرساں ہو جب کوئی اُس کا
ملے نصیؔر کو تیری پناہ یا زہراؑ

Marfat.com

بحضورِ
سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا سلام اللہِ علیہا

روئے احمد کی شباہت چہرۂ انور میں ہے
جوہرِ پیغمبری زہرا! تیرے پیکر میں ہے

تُو ہوئی ہے مُصطفٰی کی گود میں پل کر جواں
لمحہ لمحہ تیرا چشمِ ساقیِ کوثر میں ہے

تیرا جوڑا خُلد سے لائے تھے جبریلِ امیں
رُخصتی تیری حیا و شرم کے زیور میں ہے

کربلا و طیبہ و مشہد ہو یا ارضِ نجف
تیرے پاکیزہ لہو کا رنگ ہر منظر میں ہے

پا سکا کوئی نہ انسانوں میں بعداز انبیاء
جو فضلیت علم کی زہرا ترے شوہر میں ہے

نوعِ انساں کو نہ حاصل ہو سکے گی تا ابد
اِک وہ تخصیصِ شرف جو آلِ پیغمبر میں ہے

مریم و حوّا کو بھی رشک آئے شاید دیکھ کر
جو نجابت اس نبی کی لاڈلی دُختر میں ہے

Marfat.com

اُن کے در سے بھرنے آیا ہوں میں کشکولِ مراد
دھوم جن کے لطف و احساں کی زمانے بھر میں ہے
ہاتھ خالی آج بھی جو در سے لوٹاتے نہیں
اِک عجب دریا دلی طبعِ گدا پرور میں ہے
یہ وہ گھر ہے جس کا اِک اِک فرد ہے طبعاً غنی
فقر ہے گھٹی میں داخل خسروی ٹھوکر میں ہے
مَیں رہوں گا پَر فشاں سوئے ضریحِ فاطمہ
طاقتِ پرواز جب تک میرے بال و پر میں ہے
صورت و سیرت میں ہیں یک رنگ زہرا و رسول
شان جو مُظہر نے پائی ہے، وہی مظہر میں ہے
شکر کی جا ہے کہ اپنے دونوں گھر آباد ہیں
دل میں ہے اُن کی تمنا، اُن کا سودا سر میں ہے
آج کی عورت ہو پردے سے مبرّا کس لیے
فاطمہ زہرا سی ہستی بھی اگر چادر میں ہے
آلِ زہرا سے کہا شبّیر نے، رکھیے گا یاد
صبر کا جو درس شاملِ اُسوۂ مادر میں ہے
آج شاید کربلا میں لُٹ گیا زہرا کا گھر
قریہ قریہ ماتمی، بزمِ عزا گھر گھر میں ہے

Marfat.com

کربلا میں ہو چکے چھوٹے بڑے کیا سب شہید
کیوں یہ ہلچل سی بپا مہر و مہ و اختر میں ہے
سیّدہ زہرا ! خدا سے مانگ اس کی عافیت
تیرے بابا کی یہ اُمّت حالتِ ابتر میں ہے
ہر طرف خود کش دھماکے، چار سو لاشوں کے ڈھیر
آج کا انسان از خود ساختہ محشر میں ہے
اے خوشا قسمت، مرا سیّارۂ نسبت نصیّر
محوِ گردش پنجتن کے سرمدی محور میں ہے

Marfat.com

در مدحِ پیرانِ پیر حضرت محبوبِ سبحانی الشیخ

سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ السامی

تری شان سب سے جدا غوثِ اعظمؓ   نہ پہنچے تجھے اولیا غوثِ اعظمؓ
جمالِ رسولِ خدا غوثِ اعظمؓ   جلالِ علیؓ مرتضٰی غوثِ اعظم
مزاجِ حسینؓ ابنِ زہراؓ کے وارث   شبیہِ حسینؓ مجتبیٰ غوثِ اعظمؓ
اجابت بڑے پیشوائی کو آگے   اُٹھائیں جو دستِ دعا غوثِ اعظمؓ
نہ کیوں حل ہوں مُشکل سے مُشکل مسائل   کہ ہیں ابنِ مُشکل کُشا غوثِ اعظمؓ
رسولوں کے انداز نبیوں کے تیور   ودیعت ہوئے تجھ کو یا غوثِ اعظمؓ
زمانے کا ہر پیر زیرِ قدم ہے   ہیں ایسے جگت پیشوا غوثِ اعظمؓ
پہنچتی ہے پھر کیسے نصرت خدا کی   ذرا کہہ کے تو دیکھ یا غوثِ اعظمؓ
نہیں ہے کوئی اور سارے جہاں میں   مرا پیر تیرے سوا غوثِ اعظمؓ
ذرا جلوۂ مصطفیٰ مَیں بھی دیکھوں   ذرا صورت اپنی دکھا غوثِ اعظمؓ
ترا دور افسوس پایا نہ میں نے   کبھی خواب ہی میں تُو آ غوثِ اعظمؓ
نہ اُٹھے ہیں خالی نہ اُٹھیں گے خالی   ترے در سے تیرے گدا غوثِ اعظمؓ
عنایت سے بھر دیجیے مری جھولی   کرم کیجیے آج یا غوثِ اعظمؓ

Marfat.com

مصائب کے طوفاں سے ٹکرا رہا ہوں   مَیں لے کر ترا آسرا غوثِ اعظمؒ
ہوا ہے نہ ہوگا نہ ہے اِس جہاں میں   کوئی اور تیرے سوا "غوثِ اعظمؒ"
کجا یک گدا و کجا شاہؒ جیلاں   کجا یک فقیر و کجا غوثِ اعظمؒ
سناؤں نہ کیوں اِن کو افسانۂ دل   کہ ہیں میرے درد آشنا غوثِ اعظمؒ
اگر اِن سے لو درسِ توحید تُم بھی   تو کر دیں اُسے کیا سے کیا غوثِ اعظمؒ
دُرستی عقائد کی کر لوں یہاں پر   کہ ہیں قبلۂ حق نُما غوثِ اعظمؒ

نصؔیر آج آیا ہے بن کر سوالی
اِسے بھی ملے بھیک یا غوثِ اعظمؒ

☆☆☆

Marfat.com

شجرہ مہریہ معینیہ

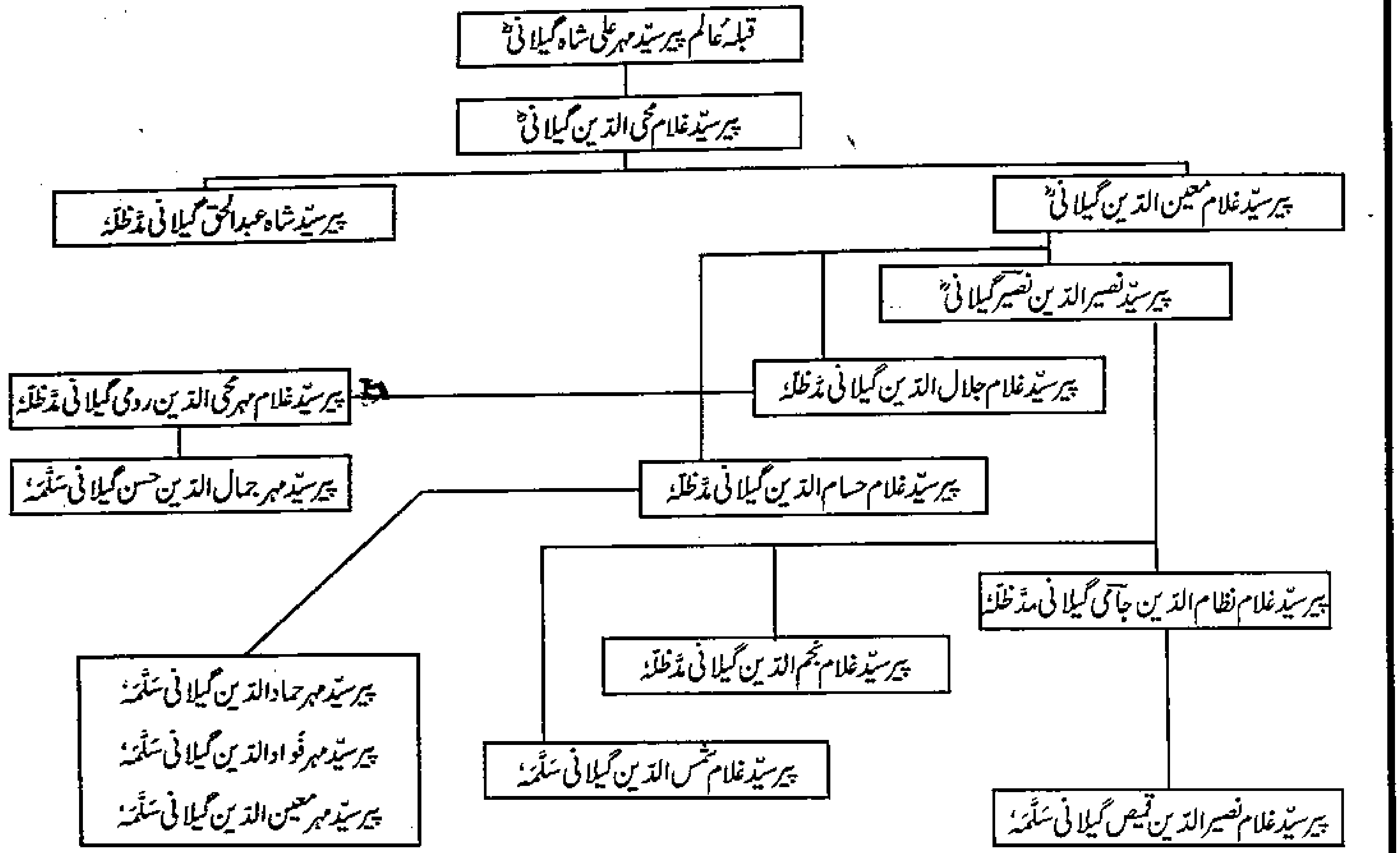

Marfat.com

گولڑہ شریف میں انعقاد پذیر اعراس کی تواریخ

بترتیب اسلامی مہینے

حضرت پیر
سیّد نصیر الدین نصیر گیلانیؒ
17-18
صفر المظفر

حضرت پیر
سیّد مہر علی شاہ گولڑویؒ
29-30
صفر المظفر

شیخ المشائخ پیرانِ پیر
حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانیؓ
9-10-11
ربیع الثانی

حضرت پیر
سیّد غلام محی الدین
المعروف بابو جیؒ
1-2
جمادی الثانی

حضرت پیر
سیّد غلام معین الدین
المعروف لالہ جیؒ
2-3
ذیقعد

Marfat.com

مقالاتِ نصیر

1:- لفظِ اللہ کی تحقیق	(متلاشیانِ راہِ حق کے لیے سامانِ تحقیق)	مطبوعہ
2:- قرآنِ مجید کے آدابِ تلاوت	(قرآن مجید کی رفعت و عظمت، قلوب واذہان میں جاگزیں کرنے والا رسالہ)	مطبوعہ
3:- آئینۂ شریعت میں پیری مریدی کی حیثیت	(فلسفۂ بیعت پر مبنی ایک دلچسپ مقالہ)	مطبوعہ
4:- پیرانِ پیرؒ کی شخصیت، سیرت اور تعلیمات	(ایک ایمان افروز اور شرک سوز مقالہ)	مطبوعہ
5:- الجواہر التوحیدیہ فی تعلیمات الغوثیہ	شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی تعلیمات کی روشنی میں عقیدۂ توحید پر سیر حاصل بحث	مطبوعہ
6:- موازنۂ علم و کرامت	(مقامِ علم گھٹانے والوں کے لیے تازیانۂ عبرت)	مطبوعہ
7:- کیا ابلیس عالم تھا؟	(اربابِ علم و اصحابِ تحقیق کے لیے پیغامِ مباہات)	مطبوعہ
8:- اسلام میں شاعری کی حیثیت	(ایک انوکھا اور اچھوتا تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
9:- مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب		مطبوعہ
10:- پاکستان میں زلزلے کی تباہ کاریاں	(اسباب اور تجاویز)	مطبوعہ
11:- فتویٰ نویسی کے آداب	(طالبانِ تحقیق کے افادہ کے لیے ایک تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
12:- پنجابی کلام	(ورنگِ ابیات - حضرت سلطان باھوؒ)	مطبوعہ

Marfat.com

تصانیفِ نصیر

1:-	نام ونسب	(سیادتِ غوثِ پاکؒ کے تحقیقی ثبوت، نکاحِ سیدہ کی شرعی حیثیت اور شیعہ وخوارج کے عقائد کا تفصیلی جائزہ)	مطبوعہ
2:-	راہ ورسمِ منزل ہا	(تصوف اور عصری مسائل پر سیر حاصل بحث)	مطبوعہ
3:-	امام ابوحنیفہؒ اور اُن کا طرزِ استدلال	(امام الائمہ، سراج الامہ، کے علمی وفقہی مقام ومرتبہ کا بیان)	زیرِ طبع
4:-	اِعانت واِستعانت کی شرعی حیثیت	(اِثباتِ توحید وردِ شرک کے لیے دلائلِ قاطعہ)	مطبوعہ
5:-	لطمۃ الغیب علیٰ ازالۃ الرّیب	(حضرت پیرانِ پیرؒ کے گستاخوں کے منہ پر غیبی طمانچہ)	مطبوعہ
6:-	رنگِ نظام	(قرآن وحدیث کی روشنی میں اُردو مجموعہ رُباعیات)	مطبوعہ
7:-	دیں ہمہ اُوست	(عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی نعتیں)	مطبوعہ
8:-	فیضِ نسبت	(عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں مناقب)	مطبوعہ
9:-	آغوشِ حیرت	(فارسی رُباعیات)	مطبوعہ
10:-	پیمانِ شب	(اُردو غزلیات کا پہلا مجموعہ)	مطبوعہ
11:-	دستِ نظر	(اُردو غزلیات کا دوسرا مجموعہ)	مطبوعہ
12:-	عرشِ ناز	(فارسی، اُردو، پوربی، پنجابی اور سرائیکی میں متفرق کلام)	مطبوعہ
13:-	الرُّباعیاتُ المدحیہ فی حضرۃِ القادریہ	(فارسی رُباعیات درشانِ حضرت پیرانِ پیرؒ)	مطبوعہ
14:-	طَرِیْقُ الْفَلاح فِی مَسْئَلَۃِ الْکُفُوِ لِلنِّکاح	(نکاحِ سیّدہ با غیر سیّد کی شرعی حیثیت)	مطبوعہ
15:-	**متاعِ زیست** آخری متفرق کلام	(حمدیہ، نعتیہ، مناقب، غزلیات، رباعیات)	مطبوعہ